اردو ترجمہ

القراءة الراشدة

حصہ سوم

مع حلِّ لغات

تالیف

مولانا ابوالحسن علی الحسنی الندوی

ترجمہ

مولانا محمد اسلام قاسمی

مکتبہ فیض القرآن دیوبند

اُردو ترجمہ

القِراءَة الرّاشِدَة

مع حلّ لغات

حصّہ سوم



تالیف: مولانا ابو الحسن علی الحسنی الندوی

ترجمہ: مولانا محمّد اسلام قاسمی

ناشر:

مکتبہ فیض القرآن دیوبند

ضلع سہارنپور، یوپی



نام کتاب:۔ اردو ترجمہ القراءۃ الراشدۃ

مترجم:۔ مولانا محمد اسلام قاسمی استاد حدیث وقف دارالعلوم دیوبند

کمپیوٹر کتابت:۔ شاد کمپیوٹر مکتبہ فیض القران دیوبند (یوپی)

ناشر:۔ مکتبہ فیض القران دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

Ph.No.01336-(O)222401,(R)224601,Fax.223951.

فہرست کتاب



اَلْحَيَاةُ فِيْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم

(شہر رسول ﷺ کی زندگی)

حل لغات: الحياة: زندگی، أسفر: روشن ہونا، سكينة: وقار، سنجیدگی۔ خفّة: ہلکا پن، سكة: راستہ، سڑک، (ج) سكك: حفّ: گھیرنا، احاطہ کرنا (ن) رشاء: ڈول کی رسی۔ اندفع في الامر: مشغول ہونا، ہمہ تن مصروف ہونا۔ الهى۔ يلهى: غافل بنانا، توجہ ہٹانا: دويّ: تہلکہ، گونج، أزيز: ہر قسم کی گونجدار آواز، مرجل: بائلر، سوق، بازار، (ج) اسواق. جناح: بازو، پر، (ج) اجنحة۔ الشاؤب: باری باری نمبر وار، رُسُوخًا: جماؤ، ٹھہراؤ، مضبوطی۔ مُحَرِّف: پیشہ ور، صَخَب: چیخ وپکار، شور وغل۔ السباحة: تیراکی، تلاطم: تصادم، موجوں کا باہم ٹکراؤ۔ حانوت: (ج) حوانيت۔ اسٹال، دوکان۔ مَسَامَحَة: معاف کرنا چشم پوشی۔

هَاهُوَ ذَا قَدْ اسْفَرَ النَّهَارُ وَالنَّاسُ رَاجِعُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ النَّبوِيِّ فِيْ سَكِيْنَةٍ و وَقَارٍ وَلٰكِنْ فِيْ خِفَّةٍ وَنَشَاطٍ، وَهُنَا دُكَّانٌ يَفْتَحُ فِيْ السُّوْقِ وَهُنَالِكَ سِكَّةٌ تَمْشِيْ فِيْ الْحَقْلِ وَهٰذَا بُسْتَانٌ مِنْ نَخِيْلٍ يُسْقٰى،وَذٰلِكَ اَجِيْرٌ يَشْتَغِلُ فِيْ حَائِطٍ عَلٰى أُجْرَةٍ يَاخُذُهَا فِيْ الْمَسَاءِ، قَدِ انْدَفَعُوْا إِلٰى أَشْغَالِهِمْ بِمَا سَمِعُوْا مِنْ فَضِيْلَةِ كَسْبِ الْحَلَالِ وَطَلْبِ مَرْضَاةِ اللّٰهِ بِالْمَالِ، تَرَوْنَهُمْ خِفَافَ الْأَيْدِيْ فِيْ الْعَمَلِ، ذُلَلَ اللِّسَانِ بِذِكْرِاللّٰهِ عَامِرِيْ الْقُلُوْبِ بِالْحَسبةِوَطَلَبِ الْأَجْرِ، يَحْتَسِبُوْنَ فِيْ أَشْغَالِهِمْ مَالاَ يَحتَسِبُ الْمُصَلِّيْ الْيَوْمَ فِيْ صَلَاتِهٖ، مُقْبِلِيْنَ بِقُلُوْبِهِمْ إِلٰى اللّٰهِ وَبِقَالِبِهِمْ إِلٰى شُغْلِهِمْ، وَهَا هُوَ ذَا قَدْ أَذَّنَ المؤَذِّنُ فَاذَا بِهِمْ يَنْفضُوْنَ أَيْدِيْهِمْ مِمَّا كَانُوْا فِيْهِ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ بِه عَهْدٌ،

وَخَفَّ إِلَى الْمَسْجِدِ، رِجَالٌ لَاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْأَبْصَارُ.

وَهَاهُوَ ذَا قَدْ قَضَوْا صَلَاتَهُمْ وَانْتَشَرُوْا فِيْ الْأَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ، وَقَدْ مَالَتِ الشَّمْسُ إِلَى الْغُرُوْبِ. فَرَجَعُوْا إِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَقَابَلُوْا أَهْلَهُمْ وَجَلَسُوْا إِلَيْهِمْ يَتَحَدَّثُوْنَ مَعَهُمْ، يُلَاطِفُوْنَهُمْ وَيُؤْنِسُوْنَهُمْ طَمْعًا فِيْ أَجْرٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ، وَنَامُوا بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَإِذَا بِهِمْ قَائِمُوْنَ أَمَامَ رَبِّهِمْ فِيْ الْأَسْحَارِ، لَهُمْ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ وَفِيْ صُدُوْرِهِمْ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ، وَيَنْصَرِفُوْنَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلٰى أَشْغَالِهِمْ فِيْ نَشَاطِ الْجُنْدِيِّ وَقُوَّتِهِ كَأَنْ لَمْ يَتْعَبُوْا فِيْ النَّهَارِ وَلَمْ يَسْهَرُوْا فِيْ اللَّيْلِ.

ترجمہ: یہ وہ شہر رسول جس میں صبح روشن ہو رہی ہے اور لوگ مسجد نبویؐ سے اطمینان وسکون کے ساتھ واپس ہو رہے ہیں لیکن وہ چستی میں ہیں، اور یہاں بازار میں ایک دکان کھل رہی ہے یہاں ایک گلی ہے جو کھیت کی طرف کو جا رہی ہے اور ایک کھجور کا باغ ہے جو سیراب کیا جا رہا ہے، اور ایک مزدور ہے جو اجرت پر ایک دیوار کی مرمت میں لگا ہوا ہے اپنی اجرت شام کو لے لے گا، وہ تمام کے تمام اپنے اپنے کاموں میں مشغول ومنہمک ہیں کیوں کہ انہوں نے حلال کمائی کی فضیلت سن رکھی ہے اور مال کے ذریعہ جو رضاء الٰہی ہوتی ہے اس کی طلب میں مشغول ہیں، تم ان کی مہارت کو دیکھ رہے ہو اور ان کی زبان ذکر اللہ سے تر اور دل قناعت اور طلب اجرت سے پر ہیں، وہ اپنے کاموں میں ایسی راحت محسوس کرتے تھے جو آج نمازی اپنی نماز میں محسوس نہیں کرتا ان کے دل اللہ کی طرف لگے ہوئے ہیں اور جسم کام میں، یہ وہ شہر مبارک ہے جب مؤذن اذان دیتا ہے تو لوگ جس کام میں بھی مشغول ہوں اس سے رک جاتے ہیں گویا کہ وہ اس کام کے ذمہ دار ہی نہیں ہیں اور مسجد کی طرف دوڑ پڑتے ہیں "وہ مرد کہ نہیں غافل ہوتے سودا کرنے میں اور بیچنے میں اللہ کی یاد سے اور نماز قائم رکھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے رہتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں" وہ نماز پوری کرنے کے بعد روزی کی تلاش میں اور ذکر الٰہی کے لیے زمین پر منتشر ہو جاتے ہیں۔ اور جب سورج غروب ہونے لگتا ہے تو اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں

اور اپنے اہل و عیال سے ملتے ہیں اور ان کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں رضائے الٰہی اور طلب ثواب کے لالچ میں ان سے محبت واخوت کا معاملہ کرتے ہیں اور عشاء کی نماز کے بعد سو جاتے ہیں، اور صبح سویرے جب اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی آواز میں شہد کی مکھیوں کے مانند بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور ان کے سینوں میں دیگ کی سی سنسناہٹ ہوتی ہے صبح کی نماز کے بعد وہ اپنے کاموں میں لشکر کی طرح چست و پھرتیلے ہو کر نکلتے ہیں گویا کہ وہ دن میں تھکے ہی نہیں اور رات میں شب بیداری نہیں کی۔

أُنْظُرُوْا إِلٰى مَجَالِسِ الذِّكْرِ وَالْعِلْمِ فِيْ الْمَسْجِدِ وَقَدْ ضَمَّتْ صُنُوْفًا وَأَنْوَاعًا مِنَ النَّاسِ فَهٰذَا وهُوَ الْفَلَاحُ الَّذِيْ رَأَيْتَهُ فِيْ النَّهَارِ فِيْ حَقْلِهِ، وَهٰذَا هُوَ الْأَجِيْرُ الَّذِيْ رَأَيْتَهُ يَنْزِعُ الدَّلَاءَ وَيَسْقِيْ النَّخِيْلَ فِيْ بُسْتَانِ يَهُوْدِيٍ، وَهٰذَا هُوَ التَّاجِرُ الَّذِيْ رَأَيْتَهُ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ يَبِيْعُ، وهٰذَا هُوَ الصُّنَّاعَ الَّذِيْ وَجَدْتَهُ مُشْتَغِلاً بِصَنَاعَتِهِ، وَلَيْسُوْا الآنَ إِلَّا طَلَبَةَ عِلْمٍ، وَقَدْ هَجَرُوا رَاحَتَهُمْ- وَهُمْ فِيْ حَاجَةٍ إِلَيْهَا بَعْدَ شُغْلِ النَّهَارِ وَتَرَكُوْا أَهْلَهُمْ وَهُمْ فِيْ حَنِيْنٍ إِلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ سَمِعُوْا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنَحَتِهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رَضًا بِمَا صَنَعَ، وَلِأَنَّهُمْ سَمِعُوْا. "لَايُقْعَدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهِ إِلَّا حَفَتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيْتَهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذِكْرُهُمْ اللّٰهُ فِيْ مَنْ عِنْدَهُ" تَرَاهُمْ سَاكِنِيْنَ كَأَنَّ عَلٰى رُؤُسِهِمْ الطَّيْرَ، خَاشِعِيْنَ كَأَنَّ الْوَحْىَ يَنْزِلُ "حَتّٰى إِذَا فَزِعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ" يُتَسَابِقَ العِلْمُ وَالْخُشُوْعُ فَلَا يَدْرِيْ أَيُّهُمَا أَسْبَقَ، وَتَبْتَدِرُ الْمَعَانِيْ إِلَى الْقُلُوْبِ وَالْكَلِمَاتُ إِلَى الْأَذَانِ فَلَا يَدْرِيْ أَيُّهُمَا أَسْرَعُ.

ترجمہ: مسجد نبوی میں ذکر الٰہی اور علم دین کی ان مجلسوں میں غور و فکر کرو جو مختلف النوع لوگوں پر مشتمل ہوتیں، وہ کسان جس کو تم اپنے کھیت میں مشغول دیکھ رہے تھے اور وہ مزدور جس کو تم ایک یہودی کے باغ میں کھجور کے درختوں کو سیراب کرتے دیکھ رہے تھے اور وہ تاجر جس کو تم مدینہ کے بازار میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے اور وہ کاریگر

جن کو اپنی صنعت و حرفت میں مشغول پا رہے تھے آج وہ سب کے سب طلب علم میں منہمک ہیں، اس کی خاطر انہوں نے اپنی راحتوں کو تج دیا۔ (حالانکہ وہ دن میں کام کاج کرنیکی وجہ سے طلب راحت کے محتاج ہیں) اور انہوں نے اہل و عیال کو چھوڑ دیا در انحالیکہ انہیں ان سے محبت ہے۔ اس لیے کہ وہ سن چکے تھے کہ طالب علم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اور اس لیے بھی کہ وہ سن چکے تھے "جب کوئی قوم ذکر الٰہی میں مشغول ہوتی ہے تو فرشتے اپنی پناہ میں لے لیتے ہیں اور رحمت خداوندی ان کو پناہ میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ اللہ اپنے پاس رہنے والوں کے درمیان انہیں یاد کرتے ہیں" تم ان کو خاموش پاؤ گے گویا کہ انکے سروں پر پرندے ہیں ان کو ڈرنے والے پاؤ گے گویا کہ ان پر وحی نازل ہو رہی ہے "یہاں تک کہ جب گھبراہٹ دور ہو جائے ان کے دل سے کہیں کیا فرمایا تمہارے رب نے وہ کہیں جو واجبی ہے اور وہی ہے، سب سے اوپر بڑا" وہ لوگ علم اور خشوع میں مقابلہ کرتے ہیں تو معلوم نہیں ہو پاتا کہ ان میں کون آگے ہے، معانی دل کی طرف اور کلمات کانوں کی طرف سبقت کرتے ہیں تو معلوم نہیں ہو تا کہ ان دونوں میں اسبق کون ہے۔

وَقَدْ اتَّفَقَ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ عَلَى التَّنَاوُبِ فَإذَا غَابَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَجْلِسِ الرَّسُوْلِ حَضَرَ جَارُه أوْ أَخُوهُ فَيُخْبِرُ الأوَّل بِمَا دَارَ فِيْ الْمَجْلِسْ مِنْ حَدِيْثٍ وَمَا نَزَلَ مِنْ آيَةٍ ۔

ترجمہ: بہت سے لوگوں نے باری مقرر کر رکھی ہے ان میں سے جب کوئی رسول اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر نہیں ہو پاتا ہے تو ان کا مسلم بھائی یا پڑوسی مجلس میں حاضر ہوتا اور مجلس میں جو کوئی بات ہوتی یا کوئی آیت نازل ہوتی تو حاضر باش اپنے غیر حاضر بھائیوں کو اس سے مطلع کرتا۔

وَهٰؤُلَاءِ هُم الْقُرَّاء قَدْ انقَطَعُوْا اِلَى الْعِلْمِ فَاِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ انْطَلَقُوْا اِلَى مُعَلِّمٍ لَهُمْ فِيْ الْمَدِيْنَةِ فَيَدْرُسُوْنَ اللَّيْلَ حَتَّى يُصْبِحُوْا، فَإذَا أَصْبَحُوْا فَمَنْ كَانَتْ لَهُ قُوَّة اسْتَعْذَبَ مِنْ الْمَاءِ وَأَصَابَ مِنَ الحَطَبِ، وَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ سَعَةٌ اِجْتَمَعُوْا فَاشْتَرُوا الشَّاةَ وَأَصْلَحُوْهَا فَيُصْبِحُ ذٰلِكَ مُعَلَّقًا بِحُجَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

ترجمہ: اور یہ وہ طالبان علوم نبویؐ ہیں جن کو علم سے خاص لگاؤ ہے جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو مدینہ میں اپنے استاذ مکرم کی خدمت میں چل پڑتے اور پوری رات پڑھتے رہتے جب صبح کر لیتے تو ان میں سے جن کو قوت ہوتی میٹھا پانی پیتے اور آگ سینکتے جن کے پاس استطاعت ہوتی بکریاں خریدتے اور اسکو ذبح کر کے کھاتے، اور آنحضور ﷺ کی آغوش سے لپٹے رہتے

وَمَا مِنْ اَحَدٍ فِیْ الْمَدِیْنَةِ اِلَّا وَیَعْرِفُ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِحَیَاتِهٖ وَحِرْفَتِهٖ وَشُغْلِهٖ مِنَ الأَحْكَامِ، وَیَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا یَقُوْمُ فِیْ صَلَاتِهٖ، ثُمَّ هُوَ مُسْتَمِرٌّ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ یَزْدَادُ كُلَّ یَوْمٍ فِقْهًا فِیْ الأَحْكَامِ وَرُسُوْخًا فِی الدِّیْنِ وَحِرْصًا عَلَى الْعَمَلِ وَشَوْقًا إِلَى الآخِرَةِ وَرَغْبَةً فِیْ الثَّوَابِ، وَعِلْمُهُمْ بِالْفَضَائِلِ اكْثَرَ مِنْ عِلْمِهِمْ بِالْمَسَائِلِ، وَ بِأُصُوْلِ الدِّیْنِ أَكْثَرَ مِنْ عِلْمِهِمْ بِفُرُوْعِهٖ، أَبَرَّ النَّاسُ قُلُوْبًا وَأَعْمَقَهُمْ عِلْمًا وَأَقَلَّهُمْ تَكَلُّفًا.

ترجمہ: مدینہ میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو حلال و حرام نہ جانتا ہو اور ان احکامات سے واقف نہ ہو جو اس کی زندگی، اس کے پیشے اور کام سے متعلق ہیں۔ اور وہ بقدر ضرورت کلام الٰہی حفظ نہ کرتے ہوں، وہ مسلسل طلب علم میں لگے رہتے اور ہر دن احکام شرعیہ کی تفقہ، رسوخ فی الدین، عمل میں آگے بڑھنے کی خواہش، آخرت کے اشتیاق اور ثواب کی رغبت میں زیادتی ہوتی رہتی اور مسائل کے مقابلہ میں فضائل کا علم زیادہ رکھتے اور فروعات کے مقابلہ میں اصول دین کا علم زیادہ رکھتے، دل کے اعتبار سے نہایت نیک باعتبار علم گیرائی و گہرائی رکھتے اور تکلف بہت کم کرتے تھے۔

وَإِذَا تَعَلَّمَ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَیْئًا مِنَ الدِّیْنِ أَسْرَعَ اِلٰی إِخْوَانِهٖ یُعَلِّمُهُمْ لِأَنَّه سَمِعَ "أَلَا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ، وَسَمِعُوْا نَبِیَّهُمْ یَقُوْلُ، إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا، وَسَمِعُوْهُ یَقُوْلُ "لَا حَسَدَ إِلَّا فِیْ اثْنَیْنِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَكَتِهٖ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا" وَهٰكَذَا انْقَسَمَ الْمُسْلِمُوْنَ فِیْ الْمَدِیْنَةِ بَیْنَ طَالِبٍ وَمُعَلِّمٍ فَإِمَّا طَالِبٌ وَإِمَّا مُعَلِّمٌ، بَلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ

طَالِبٌ وَمُعَلِّمٌ فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ يَأْخُذُ مِنْ مَكَانٍ وَيَدْفَعُ إِلَى مَكَانٍ؛

ترجمہ: جب ان میں کوئی دین کی بات جان لیتا تو فوراً اپنے بھائیوں کو سکھاتا اس کے لیے کہ وہ سن چکا تھا "کہ حاضر باش غائبین تک اس چیز کو ضرور پہنچاتے اس لیے کہ پہنچانے والا سامع سے زیادہ باشعور ہوتا ہے" نیز انہوں نے اپنے نبی کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا "بلاشبہ میں معلم بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں" نیز یہ بھی فرماتے ہوئے سنا "حسد دو معاملوں میں کیا جا سکتا ہے۔ ایک ایسا شخص جس کو اللہ رب العزت نے مال عطا کیا اور وہ اس کو راہ خدا میں خرچ کرتا ہے، ایک ایسا شخص جس کو اللہ نے حکمت و دانائی عطا کی اور وہ اس کے ذریعہ فیصلے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے، اسی طرح مسلمان مدینہ میں طالب علم اور معلم کے درمیان بٹ گئے یا تو طالب علم ہو یا معلم ان میں کا ہر ایک ایک ہی وقت میں ایک جگہ سے لیتا ہے اور دوسری جگہ منتقل کر دیتا ہے۔

هَلْ عَرَفَ التَّارِيْخُ مَدْرَسَةً أَوْسَعَ مِنْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ النَّبَوِيَّةِ الَّتِيْ يَقْرَأُ فِيْهَا التَّاجِرُ وَالْفَلَّاحُ وَالْأَجِيْرُ وَالصُّنَّاعُ وَالْمُحْتَرِفُ وَالْمَشْغُوْلُ وَالشَّابُّ النَّاهِضُ وَالشَّيْخُ الْفَانِيُّ؟ يَتَعَلَّمُوْنَ فِيْهَا بِجَمِيْعِ قُوَاهُمْ، فَالْأُذُنُ تَسْمَعُ، وَالْعَيْنُ تَبْصُرُ وَالْقَلْبُ يَشْعُرُ وَالْعَقْلُ يُفَكِّرُ وَالْجَوَارِحُ تَعْمَلُ؛

ترجمہ: کیا تاریخ کسی ایسے مدرسہ کو جانتی ہے جو مسجد نبوی کے مدرسہ سے زیادہ وسیع ہو جس میں تاجر، کاشت کار، مزدور، صنعت کار، نوجوان اور بوڑھے تعلیم حاصل کرتے ہوں؟ وہ تمام اعضاء کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں کان سنتے ہیں، آنکھیں دیکھتی ہیں، دل محسوس کرتا ہے اور عقل سوچتی ہے اور اعضاء کام کرتے ہیں۔

عَرَفُوْا أَحْكَامَ الإِجْتِمَاعِ فِيْ الْاِجْتِمَاعِ وأَحْكَامَ الإِخْتِلَاطِ فِيْ الْإِخْتِلَاطِ وَأَحْكَامَ التِّجَارَةِ فِيْ التِّجَارَةِ وَأَحْكَامَ الْمُعَاشَرَةِ فِيْ الْمُعَاشَرَةِ فَاسْتَطَاعُوْا أَنْ يُحَافِظُوْا عَلٰى دِيْنِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَخُشُوْعِهِمْ وَذِكْرِهِمْ فِيْ الْمَجَامِعِ وَالْمَجَالِسِ وَفِيْ صَخَبِ الْأَسْوَاقِ وَفِتْنَةِ الْبُيُوْتِ، فَإِذَا خَاضُوْا فِيْ الْحَيَاةِ لَمْ يَغْلِبُوْا عَلٰى أَمْرِهِمْ، شَأْنُ الَّذِيْ

يَتَعَلَّمُ السِّبَاحَةَ فِيْ بَحْرٍ مُتَلَاطِمٍ وَفِيْ نَهْرٍ فَيَّاضٍ. فَكَانُوْا فِي الْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ وَفِي الصَّلَاةِ إِذَا انْصَرَفُوْا مِنَ الصَّلَاةِ ، بَرَرَةَ الْقُلُوْبِ، صَادِقِيْ الْوَعْدِ، سَدِيْدِيْ الْقَوْلِ فِي الْمَسَاجِدِ وَالْأَسْوَاقِ مَعًا، وَفِي الْمُعْتَكِفِ وَالْحَانُوْتِ مَعًا، وَفِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ مَعًا. وَمَعَ الصَّدِيْقِ وَالْعَدُوِّ مَعًا؛

ترجمہ: انہوں نے اجتماع واختلاط کے آداب اجتماع واختلاط میں تجارت کے احکام تجارت میں اور معاشرہ سے متعلق آداب واحکام معاشرہ میں جان لئے تو وہ اس بات پر قادر ہو گئے کہ وہ اپنے دین اور نیت، خشوع اور خضوع اور مجامع و مجالس میں ذکر کی حفاظت کریں نیز بازاروں کے شور وغل اور گھروں کے ہنگاموں میں ان چیزوں کا خیال رکھیں جب وہ زندگی میں گھسے تو وہ اپنے معاملات پر غالب آتے، ان کی حالت موج مارتے سمندر اور بہنے والی ندی میں تیراکی سیکھنے والے کے مانند ہے۔ جب مسجد میں ہوتے اور مسجد سے نکلتے نماز میں ہوتے جب اپنی نماز پوری کر چکتے تو دلوں کے صاف، وعدہ کے پکے اور قول کے سچے ہوتے خواہ مساجد میں ہوں یا بازار میں معتکف ہوں یا دوکان میں، سفر میں ہو یا حضر میں، دوست ہو یا دشمن تمام کے ساتھ ان کا یہی معاملہ رہتا۔

حَتّٰى إِذَا نَادٰى مُنَادِيْ الْجِهَادِ "اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَهَتَفَ هَاتِفُ الْجَنَّةِ، وَسَارِعُوْا إِلٰى مُغْفِرَةٍ مِن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ، أَقْفَلَ التَّاجِرُ دُكَّانَهُ وَتَرَكَ الْفَلَاحُ سِكَّتَهُ وَرَمَى الصُّنَّاعُ آلَاتَهُ، وَتَرَكَ الْأَجِيْرُ رَشَاءَ دَلْوِهِ، وَخَرَجُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَلْوُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ كَأَنَّهُمْ كَانُوْا مَنْ ذٰلِكَ عَلٰى مِيْعَادٍ، وَفِيْ دِيَارِهِمْ وَأَهْلِهِمْ عَلٰى مُسَامَحَةٍ وَرُخْصَةٍ؛

ترجمہ: جب جہاد کا منادی آواز لگاتا "نکلو ہلکے اور بوجھل اور لڑو اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ میں......، اور جنت کے داعی آواز دیتے۔ اپنے رب سے مغفرت کے لیے جلدی کرو اور جنت کے لیے......" تو تاجر اپنی دوکان بند کر دیتا، کسان اپنا ہل چھوڑ دیتا، کاریگر اپنے آلات کو پھینک دیتا اور مزدور اپنی ڈول کی رسی کو چھوڑ دیتا اور اللہ کے راستے

میں بغیر کسی چیز کی پرواہ کئے نکل پڑتے۔ گویا کہ ان کے لیے یہ وقت مقرر ہے اور اپنے گھروں اور اہل وعیال کی طرف سے رخصت پر ہوں۔

وَتَرَوْنَهُمْ يَتَجَوَّلُوْنَ فِيْ الْبِلَادِ وَيَسِيْحُوْنَ فِيْ الأَرْضِ كَأَنَّهُمْ خُلِقُوْا عَلٰى ظُهُوْرِ الْخَلِيْلِ وَوُلِدُوْا عَلٰى مُتُوْنِ الْإبِلِ، يَغدُوْنَ غُدْوَةً أَوْ رَوْحَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، يُصَلُّوْنَ النَّهَارَ بِاللَّيْلِ وَالشِّتَاءِ بِالصَّيْفِ، وَهُمْ أَيْنَمَا رَحَلُوْا وَنَزَلُوْا مَدَارِسَ سَيَّارَةٍ وَمَسَاجِدَ مُتَنَقِّلَةٍ، وَهٰكَذَا نَشَرُوْا الدِّيْنَ مِنْ أَقْصَى الأَرْضِ إِلٰى أَقْصَاهَا وَمِنْ شَرْقِهَا إِلٰى غَرْبِهَا۔

(من رسالة "إلى ممثلى البلاد الاسلامية" المؤلف)

ترجمہ: تم ان کو ملکوں ملکوں سیر کرتے ہوئے اور زمین پر سیاحت کرتے ہوئے پاؤ گے گویا کہ وہ گھوڑوں کی پیٹھوں پر پیدا ہوئے اور اونٹوں کی پیٹھ پر جنم لیا، اللہ کے راستے میں صبح وشام نکلنے کو دنیا ومافیہا سے افضل سمجھتے ہیں، دن سے لے کر رات تک، ٹھنڈی سے لے کر گرمی تک وہ عبادت میں مصروف ہوتے۔ وہ جہاں بھی سفر کرتے اور جہاں بھی ٹھہرتے چلتے پھرتے مدارس اور مساجد ہوتے! اسی طور پر انہوں نے ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے اور مشرق سے مغرب تک دین اسلام کی نشر واشاعت کی۔

☆☆☆

اَلْمَنَارَةُ تَتَحَدَّثُ

﴿۱﴾ مینار محو گفتگو

حل لغات: صخب: شوروغل، عناء: تکلیف، تھکان۔ شامخة: بلند وبالا۔ الصلبة: مضبوط، ٹھوس، قصور، قصر: محل، دَوّخ: گھومنا، چکر لگانا۔ فريدة: تنہا۔ سعر (ج۔) اسعار: قیمت، بھاؤ، حَوّل: بدلنا تبدیل کرنا۔ البنيان: عمارت۔ اغمض: آنکھ بند کرنا۔ قطب: محور، مدار۔ رحى: (ج۔) ارحاء۔ چکی۔ عجائب، وعجيبة: انوکھی بات۔

رسخ:(ن) جم جانا گڑ جانا۔ راسخ ہونا۔ قائم ہونا۔ العاصمة: راجدھانی۔ دار السلطنت۔
شوارع: سڑک، راستہ، سَنَّ: سنة، طریقہ جاری کرنا۔ زاوية: کار گوشہ، نقطہ نظر (ج۔)
زوايا، عامر: آباد، پر رونق۔ امارة: ریاست، اسٹیٹ، (ج۔) امارات: علامت، نشان،
بساط: (ج۔) بُسُط: فرش، دری، اِزْدِھَار: فروغ پانا، روشن ہونا، ترقی، عروج۔

خَرَجْتُ يَوْمًا مِنْ مَدِيْنَةِ دِهْلِيْ أُرَوِّحُ نَفْسِيْ مِنْ صَخَبِ الْأَسْوَاقِ وَعَنَاءِ الْأَشْغَالِ، وَذَهَبْتُ إِلٰى مَنَارَةِ قُطْبِ الدِّيْنِ خَارِجَ دِهْلِيْ۔

ترجمہ: میں ایک دن بازاروں کے شوروغل اور کاموں کی تکان سے سکون حاصل کرنے کے لیے دہلی سے باہر قطب مینار کی طرف گیا۔

وَرَأَيْتُ هٰذِهِ الْمَنَارَةَ الشَّامِخَةَ فَإِذَا هِيَ آيَةٌ فِيْ الْهِنْدَسَةِ وَالْبِنَاءِ، مَبْنِيَّةٌ مِنَ الْحِجَارَةِ الصَّلِبَةِ الْحَمْرَاءِ تَنْطِقُ بِعَظْمَةِ الْقُدَمَاءِ؛

ترجمہ: میں نے اس بلند و بالا مینار کو دیکھا جو تعمیر اور نقشہ کی ایک خاص نشانی ہے جو مضبوط سرخ پتھر سے بنی ہوئی ہے، اور پرانے لوگوں کی شان کو بتا رہی ہے۔

وَبَيْنَمَا أَنَا أَدُوْرُ حَوْلَ هٰذِهِ الْمَنَارَةَ بَيْنَ قُبُوْرٍ وَقُصُوْرٍ وَأُفَكِّرُ فِيْ ضُعْفِ الْإِنْسَانِ وَقُوَّةِ الْبُنْيَانِ، إِذًا صَوْتٌ يَرِنُّ فِيْ أُذُنَيَّ وَيَقُوْلُ: أَيُّهَا الرَّجُلُ اِسْمَعْ ۔

وَالْتَفَتُّ فَلَمْ أَرَأَحَدًا وَسَرَحْتُ طَرَفِيْ فَإِذَا الْمَكَانُ هَادِئٌ لَيْسَ هُنَا دَاعٍ وَلَا مُجِيْبٌ، وَلَيْسَ هُنَا إِلَّا الْحِجَارَةَ الصَّمَاءَ الْبُكْمَاءَ.

ترجمہ: میں اس مینار کے ارگرد قبروں اور محلات کے درمیان چکر لگا رہا تھا انسان کی کمزور اور عمارت کی مضبوطی کے متعلق سوچ رہا تھا کہ اچانک میرے کان سے ایک آواز ٹکرائی وہ آواز یہ تھی اے آدم زادے سن! میں متوجہ ہوا تو کسی کو نہیں پایا میں نے نظر دوڑائی تو پرسکون مکان دیکھا وہاں نہ کوئی پکارنے والا نہ ہی کوئی سننے والا تھا وہاں سوائے خاموش پتھر کے کچھ بھی نہ تھا۔

وَإِذَا صَوْتٌ يَتَرَدَّدُ "أَيُّهَا الرَّجُلُ اِسْمَعْ" فَأَصْغَيْتُ إِلٰى هٰذَا الصَّوْتِ وَقَدْ دَنَوْتُ مِنَ الْمَنَارَةِ، فَرَأَيْتُ عَجَبًا؛

رَأَيْتُ عَجبًا إِذَا سَمِعْتُ الْمَنَارَةَ يَتَكَلَّمُ، فَقُلْتُ لَمْ أَرَكَالْيَوْمِ حِجَارَةً تَنْطِقُ، وَمَنَارَةً تَتَحَدَّثُ،

وَإِذَا صَوْتٌ أَجْهَرَ وَأَوْضَحَ مِنْ قَبْلُ، اسْمِعْ اَيُّهَا الرَّجُلُ وَلَا تَخَفْ، فَقَدْ أَنْطَقَنِيَ اللّٰهُ الَّذِيْ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْئٍ،

هُنَالِكَ وَقَفْتُ أَسْتَمِعُ لِهٰذَا الصَّوْتِ فَاِذَا الْمَنَارَةُ؛ نَقُوْلُ:

أَنَا وَاقِفَةٌ هُنَا مُنْذُ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةِ قُرُوْنٍ لَمْ اَبْرَحْ مَكَانِيْ سَاعَةً وَلَمْ اَغْمَضْ عَيْنِيْ طَرْفَةً، أُشَاهِدَ تَقَلُّبَاتِ الزَّمَانِ وَتَحَوَّلَ الْمُلْكِ وَالسُّلْطَانِ، كَأَنِّيْ قُطَبٌ يَدُوْرُ حَوْلِيْ رَحِيَ الْحَوَادِثِ؛

ترجمہ: پھر دوبارہ آواز آئی "اے آدم زادے سن!" تو میں نے اس آواز کی طرف کان لگائے اور منارہ سے قریب ہوا تو میں نے عجیب وغریب منظر دیکھا۔جب میں نے مینار کو بات کرتے دیکھا تو میں متعجب ہوااور میں نے کہاکہ آج کی طرح پتھر کو بولتے ہوئے اور مینارہ کوگفتگو کرتے ہوئے نہیں دیکھا پہلے سے زیادہ تیز اور صاف آواز آئی:اے آدم زادہ سن!خوف نہ کھاکیونکہ مجھے اس ذات نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو بولنے کی قدرت بخشی۔میں وہاں اس آواز کو سننے کیلئے ٹھہر گیا تو مینارہ یہ کہہ رہا تھا۔میں یہاں سات صدیوں سے زیادہ سے قائم ہوں تھوڑی دیر کے لیے بھی میں اپنی جگہ سے نہیں ہٹا،زمانے کے الٹ پھیر اور بادشاہوں کی تبدیلی کا مشاہدہ کررہاہوں گویاکہ میں ایک محور ہوں حوادثات کی چکی میرے اردگرد گھوم رہی ہے۔

وَقَدْ رَأَيْتُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ مِنَ الْعَجَائِبِ مَااَضْحَكَنِيْ قَلِيْلًا، وَمِنَ الْمُحْزِنَاتِ مَا اَبْكَانِيْ طَوِيْلًا، وَلَوْ لَا اَنَّ قَلْبِيْ مِنْ حَجَرٍ لَاَنْشَقَّ حُزْنًا؛

ترجمہ: میں نے اس مدت کے دوران بہت سے عجائبات دیکھے جس نے مجھے ہنسایا کم اورحزن وملال والی چیزوں نے مجھے زیادہ رلایا،اگر میرادل پتھر کانہ ہوتاتوغم کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہوجاتا۔

وَلَا أَنْكُرِ أَنِّيْ رَأَيْتُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ مُلُوْكًا عَادِلِيْنَ، وَرِجَالًا مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ، قَرَّتْ بِهِمْ عَيْنِى وَزَالَتْ بِهِمْ أَحْزَانِيْ؛

وَهَا اَنَا ذَا اَقُصُّ عَلَيْكَ خَبَرِیْ، وَمَا جَرٰی فِیْ هٰذِهِ الْبِلَادِ بَيْنَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ؛

ترجمہ: میں اس کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نے اس مدت میں انصاف پسند بادشاہوں علماء اور صلحاء کو دیکھا جن کی وجہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک ملی اور میرے غم دور ہو گئے۔ عنقریب میں تمہارے سامنے اپنے حالات بیان کروں گا اور اس ملک میں میرے سامنے کیا کیا حالات پیش آئے۔

سَمِعْتُ أَنَّ السُّلْطَانَ مَحْمُوْدَ اَلْغَزْنَوِیْ هُوَ الَّذِیْ فَتَحَ هٰذِهِ الْبِلَادِ لِلْإِسْلَامِ وَدَوَّخَهَا مِنَ الشِّمَالِ إِلَى الْجُنُوْبِ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَالْجُنُوْدَ الْمُجَنَّدَةَ لِمُلُوْكِ الْهِنْدِ فَكَانَ بُرْهَانًا عَلٰی أَنَّ الْإِيْمَانَ يَغْلِبُ الْعَدَدَ، وَذٰلِكَ فِیْ فَجْرِ الْقَرْنِ الْخَامِسِ الْهِجْرِیِّ؛

وَبَعدَقَرْنٍ وَنِصْفٍ غَزَا الْهِنْدُ السُّلْطَانَ شَهَابُ الدِّيْنِ الْغَوْرِیُّ وَهُوَ الَّذِیْ رَسَخَتْ بِهٖ قَدَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِیْ هٰذِهِ الْبِلَادِ وَقَامَتْ لَهُمْ دَوْلَةَ مُسْتَقَلَّةٌ؛

ترجمہ: میں نے سنا کہ سلطان محمود غزنویؒ وہ ہیں جنہوں نے اس ملک کو اسلام کی خاطر فتح کیا اور شمال سے لے کر جنوب تک روند ڈالا، بادشاہان ہند کی مسلح افواج اور جماعتوں کو شکست فاش دی گویا کہ وہ ایک دلیل تھی اس بات کی کہ ایمان عدد پر غالب آجاتا ہے اور وہ پانچویں صدی ہجری کا آغاز تھا۔ ڈیڑھ صدی کے بعد سلطان شہاب الدین غوری نے ہندوستان پر حملہ کیا اور انہوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کے قدم کو جمایا اور ان کی مستقل حکومت قائم ہوئی۔

وَلٰكِنِ الَّذِیْ فَتَحَ هٰذِهِ الْبِلَادَ فِیْ الْحَقِيْقَةِ وَأَخْضَعَهَا لِلْاِسْلَامِ هُوَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ الشَّيْخِ مُعِيْنُ الدِّيْنَ الْجِشْتِیْ الَّذِیْ اهْتَدیٰ بِهٖ إِلٰی الْاِسْلَامِ اُلُوْفٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ دُعَاؤُهٗ سَلَاحًا لِلْغَوْرِیْ وَجُنَّةً؛

ترجمہ: لیکن درحقیقت اس کو فتح کرنے والے صالح و نیکوکار شیخ معین الدین چشتیؒ ہیں

جن کی وجہ سے ہزاروں مشرکین مشرف باسلام ہوئے اور ان کی دعائیں غوری کے لیے ہتھیار اور ڈھال ثابت ہوئیں۔

أَنَا أَقُوْلُ "سَمِعْتُ" لِأَنِّیْ لَمْ أَكُنْ فِیْ تِلْكَ الْأَيَّامِ فَأَنَا وَلِيْدَةُ الْقُرْآنَ السَّابِعِ فَقَدْ بَنَانِیْ قُطْبُ الدِّيْن مَنَارَةً لِجَامِعِ "قُوَّةِ الإِسْلَامِ" وَتَمَّ بَنَائِیْ عَلٰى يَدَ شَمْسِ الدِّيْن وَبَقِيتُ فريدة منذَ ولدت؛

ترجمہ: میں کہہ رہا ہوں کہ "میں نے سنا" اس لیے کہ میں ان دنوں نہیں تھا۔ کیونکہ میں ساتویں صدی کی پیداوار ہوں مجھے قطب الدین نے جامع "قوت الاسلام" کے لیے منارہ کی شکل بنایا اور میری تکمیل تعمیر شمس الدین کے ہاتھوں ہوئی اور اپنی ابتدا سے اب تک تنہا ہوں۔

وَمِنْ حَسَنَاتِ الإِسْلَامِ اَنَّهُ جَعَلَ الْعَبِيْدَسَادَة وَالْمِمَالِيْك مُلُوْكًا؛ فَقَدْ خَلَفَ الْغَوْرِیُّ مَمْلُوْكَهٗ قُطْبُ الدِّيْنَ وَخَلَفَهٗ مَمْلُوْكَهٗ شَمْسُ الدِّيْنَ،واستمرت دَوْلَةَ الْمَمَالَيْك ٨٧ سَنَةً جَاءَ فِیْ خِلَالِهَا مُلُوْكٌ يَتَجَمَّلُ تَارِيْخَكُمْ بِهِمْ كَالْعَقَائِدِ قُطُبِ الدِّيْنَ اَيْبَك، وَالْمَلِكُ الصَّالِحُ نَاصِرُ الدِّيْنَ مَحْمُوْدَ بْنَ اَلْتَمِشْ وَالْمَلِكُ الْعَادِلُ غَيَاثُ الدِّيْنَ بَلْبَنَ؛

وَفِیْ عَصْرِ السُّلْطَانِ شَمْسُ الدِّيْنَ كَانَ فِیْ دِهْلِیْ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ قُطُبُ الدِّيْنَ بَخْتَيَارِ الْكَعْكَیْ، وَطَالِمَا رَأَيْتُ السُّلْطَانَ شَمْسُ الدِّيْنَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِیْ اللَّيْلِ وَيَخْدِمُهٗ وَ يَغْمِزُ رِجْلَيْهِ وَيَبْكِیْ؛

ترجمہ: اسلام کی خوبیوں میں سے ہے کہ اس نے غلام کو سردار اور نوکروں کو بادشاہ بنایا، اس لیے غوری نے اپنے مملوک قطب الدین کو خلیفہ بنایا اور اس نے اپنے مملوک شمس الدین کو خلیفہ بنایا ۸۷ سال تک مملوک کی حکومت رہی اس درمیان چند بادشاہ آئے تمہاری تاریخ جن سے مزین ہے جیسے قائد قطب الدین ایبکؒ اور سلطان صالح ناصر الدین محمود بن التمشؒ اور عادل بادشاہ غیاث الدین بلبنؒ دہلی میں سلطان شمس الدین کے عہد حکومت میں شیخ کبیر حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ تھے۔ سلطان شمس الدین کو بارہا میں نے دیکھا کہ رات میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے ان کی خدمت کرتے ان کے پیر

دباتے اور روتے۔

وَانْقَرَضَتْ دَوْلَةُ سَادَتِيْ اَلْمَمَالِيْكِ وَالأَرْضُ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَشَاءُ، وَجَاءَ الْخَلْجُ وَرَأَيْتُ مِنْ غَرَائِبَ الْإِنْسَانِ، عَمًّا كَرِيْمًا يَقْتُلُهُ ابْنُ أَخِيْهِ وَخَتْنِهِ؛

وَلٰكِنْ عَلَاءُ الدِّيْنِ بَعْدَ مَاقُتِلَ عَمّه جَلَالُ الدِّيْنِ ضَبَطَ الْبِلَادَ، وَسَنَّ الْقَوَانِيْنَ وَعَيَّنَ الأَسْعَارَ وَبَسَطَ الأَمْنَ وأَوْغَلَ فِيْ الْهِنْدِ؛

وَقَضٰى عَلَى الخِلْجِيِّيْنِ بِالزَّوَالِ بَعْدَ ۳۱ سنة، سُنَّةَ اللّٰهِ فِيْ الأَرْضِ، وَ وَرَّثَهُمْ آلَ تُغْلَقِ، وَكَانَ مِنْهُمْ مَلِكٌ غَرِيْبُ الأَخْلَاقِ أَعْنٰى مُحَمَّدَ تُغْلَقِ، اَلْمَلِكُ الْعَاقِلُ اَلْمَجْنُوْنَ الَّذِيْ أَرَادَ أَنْ يُحَوِّلَ الْعَاصِمَةَ إِلٰى دَوْلَتَ آبَاد وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَحِمَ وَحْشَتِيْ وَلَمْ يَفْلَحِ الْمَلِكُ؛

وَخَلَّفَهُ شَابٌّ صَالِحٌ مِنْ بَيْتِهِ اِسْمُهُ فِيْرُوْزُ الَّذِيْ بَنَى الْمَسَاجِدَ وَالْمَدَارِسَ؛ وَأَنْشَأَ الشَّوَارِعَ وَالرَّبَاطَاتَ، وَرَدَّ الْمَظَالِمَ.

ترجمہ: مملوکوں کی حکومت ختم ہو گئی ساری زمین اللہ رب العزت جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے خلجی آئے تو میں نے ان کو عجیب وغریب پایا ایک شریف چچا کو اس کا بھتیجا قتل کر رہا ہے لیکن علاء الدینؒ جب اس نے اپنے چچا کو قتل کر دیا تو اس نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی، قوانین بنائے قیمتیں متعین کیں اور امن وامان قائم کئے اور پوری طرح ہندوستان میں گھس گئے۔ ۳۱ر سال کے بعد خلجی زوال پذیر ہو گئے روئے زمین پر اللہ کا یہی طریقہ ہے، اور انہوں نے تغلق کی آل واولاد کو وارث بنایا، ان میں محمد تغلق ایک عجیب اخلاق کا بادشاہ تھا، مجنوں بادشاہ جو دولت آباد کو دار السلطنت بنانا چاہ رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے رحم وکرم کا معاملہ فرمایا بادشاہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے گھر سے ایک صالح نوجوان فیروز اس کا جانشیں بنا جس نے مساجد ومدارس کی تعمیر کروائی اور سڑکیں اور گلیاں بنوائیں اور ظلم وزیادتی کا خاتمہ کیا۔

وَفِيْ هٰذَا الْعَهْدِ كَانَ اَلْعَبْدُ الصَّالِحُ الشَّيْخَ نِظَامُ الدِّيْنَ اَلْبَدَايُوْنِيْ، وَكَانَتْ لَهُ زَاوِيَةٌ عَامِرَةٌ يَؤُمُّهَا مِآتٌ مِنَ الطَّالِبِيْنَ

فَكَانَتْ إِمَارَةٌ رُوْحِيَةٌ فِيْ جَنْبِ إِمَارَةٍ مَادِّيَةٍ تَفُوْقُهَا فِيْ السُّلْطَانِ عَلَى الْقُلُوْبِ.

حَكَمَ آلُ تُغْلَقَ ١٣٥ سنَةً،مُدَّةً طَوِيْلَةً؛ ثُمَّ طَوَىٰ بِسَاطَهُمْ- وَ الْحُكمِ لِلّٰهِ- وَآلَ الْأَمْرُ إِلَى اللُّوْدِهِّيِيْنَ، وَكَانَ أَوْسَطَهُمْ سِكَنْدَرَ اللُّوْدِهِيْ، وَكَانَ عَادِلًا فَاضِلًا يُحَبُّ الْعِلْمَ وَالْعُلَمَاءَ.

وَفِيْ هذَا الْعَهْدِ اِزْدَهَرَتْ مَدِيْنَةُ جَوْنَ بُوْرْ وَبَلَغَتْ أَوْجَهَا فِيْ عَهْدِ اِبْرَاهِيْمَ شَاه الشَّرْقِي(٨٠٤-٨٤٤)وَكُنْتُ أَسْمَعُ أَحَادِيْثَ مُلْكِهَا وَأَخْبَارِ عُلْمَائِهَا كَملك الْعُلَمَاءِ الْقَاضِيْ شَهَابِ الدِّيْنِ اَلدَّوْلَتْ آبَادِيْ وَالشَّيْخُ أَبِيْ الْفَتْحِ بْنِ عَبدِ الْمُقْتَدِرِ الدَّهْلَوِيِّ، وَقَصَصَ جَوَامِعَهَا وَمَدَارِسِهَا.

ترجمہ:اسی زمانے میں عابد وزاہد شیخ نظام الدین بدایوئیؒ تھے جن کا ایک خاص نقطۂ نظر تھا جس نے سینکڑوں طالبین وعاشقین کی رہنمائی کی،مادی حکومت کے مقابل میں ایک روحانی حکومت تھی جو بادشاہ کے دل پر غالب تھی۔ آل تغلق نے ۱۳۵ر سال تک حکومت کی جو ایک مدت مدیدہ تھی پھر اس کے بعد ان کی حکومت ختم ہو گئی (حکومت تو اللہ ہی کی ہے) حکومت کی باگ ڈور لودھیوں کے ہاتھ چلی گئی جن کا درمیانی سکندر لودی تھا وہ ایک انصاف پسند اور باکمال بادشاہ تھا جس کو علم اور اہل علم سے محبت تھی۔اس دور میں شہر ”جونپور“ ترقی پذیر ہوا اور اس کی یہ ترقی ابراہیم شاہ شرقی کے دور میں بھی رہی (۸۰۴، ۸۴۴)اور میں اس شہر کے بادشاہ کی گفتگو۔ قاضی شہاب الدین دولت آبادی، شیخ ابو الفتح بن عبد المقتدر دہلوی جیسے علماء کی خبروں اور ان کے مدرسوں اور جامعات کے واقعات سنا کرتا تھا۔

وَازْدَهَرَتْ كَذٰلِكَ مَدِيْنَةُ أَحْمَدَ آبَاد وَفَاقَتِ الْهِنْدُ بِمُلُوْكِهَا الرَّاشِدِيْنَ وَعُلَمَائِهَا الْمُحَدِّثِيْنَ وَبُصَنَائِعِهَا وَكَثْرَةِ جِنَانِهَا وَحَدَائِقِهَا وَحُسْنِ نِظَامِهَا، وَكُنْتُ أَسْمَعُ أَخْبَارَ مَحْمُوْدِ شَاهِ وَابْنَهُ مُظَفَر شَاه الْحَلِيْمُ(٨٦٢-٩٣٢) فَكَأَنِّيْ أَسْمَعُ أَخْبَارِ رِجَالِ خَيْرِ الْقُرُوْنِ.

ترجمہ: اسی طرح شہر احمد آباد ترقی پذیر ہوا، اور ہندوستان اپنے نیکو کار بادشاہ، محدثین علماء کاریگروں، کثیر باغیچوں بہترین نظام کی وجہ سے دوسرے ملکوں پر سبقت کرگیا، اور جب میں محمود شاہ اور ان کے صاحبزادہ شاہ حلیم کی خبروں کو سنا کرتا تھا تو مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میں خیر القرون کے افراد واشخاص کی خبریں سن رہا ہوں۔



اَلْمَنَارَةُ تَتَحَدَّثُ (۲)

مینار محو گفتگو

حل لغات: **مقاتل**: جنگجو، سپاہی، **ساحة**: آنگن، ایریا (ج) ساحات۔ **ساحة القتال**: میدان جنگ۔ **عزیمة**: پختہ ارادہ۔ **نهض**: اٹھنا، ترقی کرنا (ف) **طارد**: تعاقب کرنا۔ **مرق**: مروقا (ن) گذرنا۔ آرپار ہونا، نکلنا۔ **اختراع**: ایجاد کرنا، نئی چیز بنانا، **اضمحلال**: ناپید ہونا کمزور پڑنا۔ **انحطاط**: **آثار**: نشانات، پرانی یادگاریں۔ **التیّار**: رخ، رجحان، **المبتدعين**: جدت پسند، موجد۔ **ابطل**: **ابطالا**: فاسد کرنا، بیکار کرنا، ختم کرنا۔ **المكوس**: محصول، ٹیکس۔ **كفءٌ**: (ج) **اكفاء**: باصلاحیت، اہل، **هزلا**: مذاق۔ **العوبة** (ج) **الاعيب**: کھلونا۔ **الفارغة**: خالی، بے فائدہ۔ **الملاهي**: کھیل، تماشہ۔ **عقیم**: ناقابل اولاد۔ بے نتیجہ۔ **انجب**: پیدا کرنا۔ **نجيب** (ج) **نجباء**۔ ہونہار، شریف الاصل۔ **ذكى**: **شمرّ**: تیار ہونا۔

وَفِيْ عَهْدِ اِبْرَاهِيْمَ اَللُّوْدِيَ سَنَةَ ٩٣٣ جَاءَ بَابَرَ وَهُوَ مِنْ آلِ تَيْمُوْرِ مِنْ كَابُلِ وَكَسَرَ جُنُوْدَ اللُّوْدهيَ وَهِيَ مِاْةُ اَلْفُ مُقَاتِلٌ فِيْ سَاحَةِ بانى بتُ بِاَثْنَيْ عَشَرَ الف مُقَاتِل فَكَانَ بُرْهَاناً عَلىٰ أنَ الْعَزِيْمَةَ تَغْلُبُ الْكَثْرَةَ وَأَسَّسَ دَوْلَةَ الْمَغُوْلِ الَّتِيْ لَهَا دَوِيٌّ فِيْ الْعَالَمِ وَآثَارٌ خَالِدَةٌ فِيْ الْهِنْدِ۔

ترجمہ: سن ۹۳۳ھ میں ابراہیم لودی کے زمانہ میں بابر جو تیمور کی اولاد میں سے تھا کابل سے آیا، اور لودی کے لشکروں کو منتشر کردیا جس کی تعداد پانی پت کے میدان میں ۱۲ ہزار

ہزار مقابل میں ایک لاکھ تھی جو اس بات کی دلیل تھی کہ عزیمت کثرت پر غالب آتی ہے۔ اس نے مغلیہ حکومت قائم کی جس کی آواز دنیا میں گونجی اور ہندوستان میں ہمیشہ رہنے والے نشانات ہیں۔

وَفِيْ عَهْدِ اِبْنِهٖ هُمَايُوْن نَهَضَ شِيْرْ شَاه السُّوْرِيُّ فَطَارَدَ هُمَايُوْنَ إِلَى إِيْرَانَ وَأَسَّسَ دَوْلَةً مُنَظَّمَةً لَمْ تَسْبِقْ، وَعَمِلَ أَعْمَالاً جَلِيْلَةً لَوْ وُزِّعَتْ عَلٰى عِدَّةِ مُلُوْكٍ لَوَسِعَتْهُم فَأَنْشَأَ شَارِعاً مَسِيْرَتُهٗ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَغَرَسَ عَلَيْهِ الْأَشْجَارَ، وَبَنٰى عَلَيْهِ الْمَنَازِلَ وَالْمَسَاجِدَ وَذٰلِكَ كُلُّهٗ فِيْ خَمْسِ سَنَوَاتٍ، وَلَا أَزَالُ أَغْبِطُ "سَهَسْرَام" إِذْ كَانَتْ عَاصِمَتَهٗ وَمَدْفَنَهٗ، وَهُنَا تَخَلَّفَتْ دِهْلِيْ وَسَبَقَتْهَا مَدِيْنَةٌ صَغِيْرَةٌ۔

ترجمہ: اس کے بیٹے ہمایوںؒ کے دور حکومت میں شیر شاہ سوریؒ نمودار ہوا اور ہمایوں کا ایران تک تعاقب کیا، اور اس نے ایک ایسی منظم حکومت قائم کی جو اس سے قبل کسی نے نہیں کی اور انہوں نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے اگر ان کو چند بادشاہوں پر تقسیم کیا جائے تو وہ تمام پر فائق ہوں گے، انہوں نے ایک ایسی سڑک بنوائی جس کی مسافت چار مہینے ہے اور اس کے ارد گرد درخت لگوائے اور اس کے اطراف میں مساجد و عمارتیں بنوائیں اور یہ سب کارنامے صرف پانچ ماہ کی مختصر سی مدت میں انجام دیئے، میں ہمیشہ "سہسرام" پر رشک کرتا رہوں گا کیوں کہ وہ اس کا دار السلطنت تھا اور مدفن ہے، دہلی پیچھے رہ گیا اور ایک چھوٹا سا شہر سبقت لے گیا۔

وَخَلَفَ هُمَايُوْنَ الَّذِيْ اِسْتَرَدَّ مُلْكَهٗ بِمُسَاعَدَةِ شَاه اِيْرَان اِبْنُهُ الْأُمِّيُّ أَكْبَرُ۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَقَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَاخْتَرَعَ دِيْنًا جَدِيْدًا، وَعَانَدَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَقَدْ أَنْجَانِيَ اللّٰهُ مِنْ مُصَاحَبَتِهٖ إِذَا اتَّخَذَ أَكْرَهَ عَاصِمَةً۔

ترجمہ: ہمایوںؒ جس نے شاہ ایران کی مدد سے اپنے ملک کو واپس لیا اس نے اپنے ان پڑھ بیٹے اکبر کو اپنا جانشیں بنایا۔ وہ (اکبر) دین اسلام سے خارج ہو گیا اور ایک نیا دین (دین الٰہی) ایجاد کیا اور مسلمانوں سے دشمنی مول لی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی صحبت سے بچالیا۔

اس نے آگرہ کو اپنا دار السلطنت بنایا۔ اس کا بیٹا جہانگیرؒ اس کا جانشیں بنا وہ اپنے باپ سے بہتر تھا اور اپنے بیٹے وپوتے کے مقابلے کم درجہ اسی کے دور حکومت میں اکبر کے آثار مضمحل ہو گئے۔

اسی زمانے میں مجدد ملت مصلح کبیر حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانیؒ نمودار ہوئے اور حالات کا رخ پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ دن اور رات کو تبدیل کر دیا۔ اور دین غالب آگیا اور انہی کے ذریعہ مبتدعین کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ اور اسی زمانے میں ہندوستان نے ایک عالم کبیر کو پاکر سعادت مندی حاصل کی جنھوں نے علم حدیث کی خدمت اور تصنیف و تالیف کی۔ اور وہ علامہ عبد الحق بخاریؒ (١٠٥٢) میں جنہوں نے طویل مدت تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا میں سعادت مند ہوں اس لیے کہ وہ ہمیشہ میرے پڑوس میں رہیں گے۔

وَخَلَفَهُ ابْنُهُ جَهَانگِير، وَكَانَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيْهِ وَدُوْنَ ابْنِهِ وَحَفِيْدِهِ، وَاضْمَحَلَتْ آثَارُ أَكْبَرَ فِيْ عَهْدِهِ.

وَفِي هٰذَا الْعَصْرِ نَهَضَ الْمُصْلِحُ الْكَبِيْرُ الشَّيْخُ أَحْمَدُ السَّرهِنْدِيُّ الْمُجَدِّدُ (م ١٠٣٤هـ) فَقَلَّبَ التَّيَارَ، وَغَيَّرَ اللّٰهُ بِهِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَ انْتَصَرَ بِهِ الدِّيْنُ، وَزَالَتْ بِهِ دَوْلَةُ الْمُبْتَدِعِيْنَ.

وَفِيْ هَذَا الْعَصْرِ سَعَدَتِ الْهِنْدُ أَيْضًا بِوُجُوْدِ عَالِمٍ كَبِيْرٍ خَدَمَ عِلْمَ الْحَدِيْثِ وَصَنَّفَ، وَدَرَسَ طَوِيْلًا وَهُوَ الْعَلَامَةُ عَبْدُ الْحَقِّ الْبُخَارِيُّ (م١٠٥٢هـ) وَأَنَا سَعِيْدٌ بِأَنَّهُ لَا يَزَالُ فِيْ جِوَارِيْ.

وَخَلَفَ جَهَانگِيرَ إِبْنُهُ شَاه جَهَانُ وَهُوَ صَاحِبُ الْآثَارِ الْجَمِيلَةِ فِي الْهِنْدِ بَنَى جَامِعاً فِيْ دِهْلِي مِنْ أَجْمَلِ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ فِى الْعَالَمِ، وَبَنَى الْقِلْعَةَ الْحَمْرَاءَ وَبَنَى عَلٰى قَبْرِزَوْجِهِ التَّاجَ مَحَل وَهِيَ الدُّرَّةُ الْيَتِيمَةُ فِيْ الْبِنَاءِ، وَمَاوَدِدْتُ أَنْ أَبْرَحَ مِنْ مَكَانِى إِلا لأَرَاهُ، وَخَلَفَ شَاه جَهَان ابْنُهُ السُّلْطَانُ اوْرَنگ زِيْب عَالمْ گِيْر وَهو رَجلٌ هٰذا الْبيْتِ الرشيْدَ، فأَمرَ بتدوِيْنِ الفقه وَأبطلَ الْمَكوس وَالْمَظَالِمَ عَن الْمُسلِمِينَ وضرَبَ الجزْيَةَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ ونصَبَ الْمُحْتَسِبِيْنَ وَأَقَامَ دَوْلَةَ الْعِلْمِ وَالدِيْنِ.

ترجمہ: جہانگیرؒ نے اپنے بیٹے شاہ جہاںؒ کو اپنا جانشین بنایا جو ہندوستان کی خوبصورت تاریخی آثار کے مالک ہیں۔ انہوں نے ایک جامع مسجد دہلی میں بنوائی جو عالم اسلام کی تمام مساجد سے خوبصورت ہے اور لال قلعہ بنوایا اور اپنی بیوی (ممتاز جہاں) کی قبر پر تاج محل بنوایا جو تعمیر میں انوکھا ہے۔ میں نے وہاں سے کہیں ہٹنے کی خواہش نہیں کی سوائے اس کے دیکھنے کے پھر شاہ جہاں کے بیٹے سلطان اورنگ زیب جانشیں بنے وہ اس مبارک گھر کا ایک فرد تھا، اس نے فقہ کی تدوین کا حکم دیا اور مسلمانوں سے محصول اور ظلم و زیادتی کو ختم کیا مشرکین پر جزیہ متعین کیے، حساب لینے والوں کو بھی متعین کیا علم اور دین کی حکومت قائم کی۔

وَمِنْ سُوءِ حَظِّ الْمُسْلِمِينَ فِيْ هٰذِهِ الْبِلَادِ أَنَّ خُلَفَاءَ اَوْرَنگ زِيْبِ لَمْ يَكُونُوا رِجَالًا أَكْفَاءً فِيْ الدِّيْنِ وَالسِّيَاسَةِ فَأَصْبَحَتِ السِّيَاسَةُ هَزْلًا وَالدَّوْلَةُ الْعُوْبَةً، مُلُوكٌ يَحْكُمُوْنَ صَبَاحاً وَيَقْتُلُوْنَ مَسَاءً وَيَسْتَبْدِلُوْنَ كَالْخِلْقَانِ مِنَ الثِّيَابِ۔

وَلَا أُضَيِّعُ وَقْتَكَ الثَّمِيْنَ فِي سَرْدِ أَسْمَائِهِمِ الْفَارِغَةِ۔

وَهُنَا رَأَيْتُ مَا أَبْكَانِي، فَقَدْ فَسَدَتْ أَخْلَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي هٰذَا الْعَصْرِ، فَشَافِيْهِمُ الْفُجُوْرُ، وَعَمَّتِ الْخُمُوْرُ وَكَثُرَتِ الْمَلَاهِيْ، وَأَقْبَلَ النَّاسُ عَلَى اللَّهْوِ وَاللَّعَبِ وَالرَّقْصِ وَالْغِنَاءِ فَكَأَنَّ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ وَلَمْ يُنْزَلْ كِتَابٌ وَالنَّاسُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ۔

ترجمہ: اس ملک میں مسلمانوں کی بدقسمتی کہ اورنگ زیبؒ کے جانشیں دین اور سیاست میں ماہر نہیں تھے اس لیے سیاست مذاق بن گئی اور حکومت کھلونا، بادشاہ صبح حکومت کرتے اور شام میں قتل کر دیئے جاتے وہ ایسے بدلے جانے لگے جیسے پھٹے پرانے کپڑے۔ تمہارا قیمتی وقت ان کے ناموں کو بیان کرنے میں ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے جو وہاں تکلیف دہ چیز دیکھی وہ یہ تھی کہ اس زمانے میں مسلمانوں کے اخلاق بگڑ چکے تھے، فسق و فجور پھیل چکا تھا شراب نوشی عام ہو چکی تھی لغویات زیادہ ہونے لگے۔ لوگ کھیل کود، ناچ و گانا میں مصروف ہو چکے تھے گویا کہ کوئی نبی مبعوث ہی نہیں ہوئے اور نہ ہی کوئی کتاب نازل ہوئی لگتا کہ لوگ اب بھی دور جاہلیت میں ہیں۔

وَكُنْتُ أَذْكُرُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى "وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا" وَأَخَافُ بَطْشَهُ۔

وَفِي عَهْدِ مُحمّد شَاهْ (م۱۱۶۱ھ) بَلَغَ السَّيْلُ الزُّبٰى وَطَمَّ الْوَادِيُ عَلَى الْقُرىٰ ،فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ دِهْلِي عِبَادًا لَهُ أُولِي بَأْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ۔

ترجمہ: میں قول باری تعالیٰ کو یاد کیا کرتا تھا "اور جب ہم نے چاہا کہ غارت کریں کسی بستی کو حکم بھیج دیا اس کے عیش کرنے والوں کو پھر انہوں نے نافرمانی کی کہ اس میں ثابت ہوگئی ان پر بات پھر اکھاڑ مارا ہم نے اٹھا کر" اور اس کی پکڑ سے ڈرتا رہتا تھا۔ محمد شاہؒ کے عہد حکومت میں (۱۱۶۱) پانی سر سے اونچا ہوگیا اور خرابی عام ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے اہل دہلی کے لیے باہمت وحوصلہ رکھنے والے لوگوں کو بھیجا جنہوں نے ان خرافات کو اندرون ملک سے مٹادیا۔

جَاءَ نَا دِرْشَاهُ سَنَةَ ١١٥١ھ مِنْ اِيْرَانَ فَوَضَعَ فِيهِمِ السَّيْفَ، وَبَلَغَ الْقَتْلىٰ مِنَ الْهِنْدِيِيْنَ فِي دِهْلِي مِأَةَ الفٍ وَنيفاً وَسَالَتْ بِدِمَائِهِمُ الشَّوَارِعُ،وَلَمْ يعتمد السيد إلا بَعدَ ثلاثة أَيَّامٍ۔

وَلَمْ يَفِقْ أَهْلُ دِهْلِي وَالْمُسْلِمُوْنَ مِنْ سُكْرَتِهِمْ فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِمِ الْمَرْهَتَةُ وَالسِّكَّهُ اِجْتِمَاعَ الْأَكَلَةِ عَلَى الْقَصْعَةِ وَفِي كُلِّ يَوْمٍ غَارَةٌ وَّنُهْبٌ وَسَلْبٌ،وَإِهَانَةٌ وَجَلَاءٌ فَخَرِبَتْ قُرىٰ كَثِيْرَةٌ،وَهُدِمَتْ مَسَاجِدُ ذُكِرَ فِيهَا اِسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ،وَعَجَزَ الْمُسْلِمُوْنَ عَنْ مُقَاوَمَتِهِمْ وَدَخَلَ فِي قُلُوْبِهِمُ الْجُبْنُ وَالْخَوْفُ۔

ترجمہ: ۱۱۵۱ھ میں نادر شاہ ایران سے آیا اور قتل و قتال شروع کردیا جس میں ہندوستانی مقتولین کی تعداد تقریباً ایک لاکھ کے قریب پہنچ گئی جن کے خون سے سڑکیں لبالب ہوگئیں، تین دن تک مسلسل لڑائی چلتی رہی۔ ان کی ظلم وزیادتی سے اہالیان دہلی اور مسلمانوں کو سکون بھی نہ ملا تھا کہ سکھ اور مراٹھی کھانے کے پیالے پر ٹوٹ پڑنے والوں کی طرح

ان پر ٹوٹ پڑے اور ہر دن قتل وغارت گری لوٹ کھسوٹ، اہانت اور جلاوطنی کا بازار گرم ہوگیا جس سے بہت ساری بستیاں تہس نہس ہوگئیں جس خانۂ خدا میں ذکر الٰہی ہوا کرتا تھا منہدم ہوگئے اور مسلمانوں میں ان سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رہی (عاجز آگئے) اور ان کے دلوں میں خوف و بزدلی داخل ہوگئی۔

هُنَالِكَ رَحِمَ اللّٰهُ هٰذِهِ الأُمَّةَ الهِندِيَّةَ فَبعَثَ لَهَا أَحمَدُ شَاهُ الأَبدَالِيُ مِنْ أَفغَانِستَانَ سَنةَ ١١٧٤ھ فَنَازَلَ المَرهَتَةَ فِي سَاحَةِ پَانِي پَتَ، وَقَتل مِنهُمْ نَحوَ مِأتَيْ أَلفٍ وَهَزَمَهُمْ هَزِيمَةً لَمْ تَقُمْ لَهُمْ بَعدَهَا قَائِمَةٌ۔

ترجمہ: ان پر خطر حالات میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلم ہندیہ پر رحم و کرم کا معاملہ فرمایا اور ۱۱۷۴ھ میں افغانستان سے احمد شاہ ابدالیؒ کو ان کے لیے بھیجا، انہوں نے پانی پت کے میدان میں مراٹھیوں کا مقابلہ کیا اور ان میں سے تقریباً دو لاکھ لوگوں کو موت کی نیند سلا دیا اور انہیں ایسی شکست فاش دی کہ پھر اس کے بعد انہوں نے سر نہیں ابھارا۔

وَفِي هٰذِهِ الأَيَّامِ العَقِيمَةِ أَنجَبَتْ دِهْلِي رَجُلًا عَظِيمًا وَهُوَ الشَّيخُ وَلِيُّ اللّٰهِ بنُ عَبدُ الرَّحِيم، فَنَادَى بِالمُسْلِمِينَ إِلىٰ الدِّينِ وَانْتَقَدَ الأُمَرَاءَ الجَائِرِينَ وَالشُّيُوخَ المُبتَدِعِينَ، وَخَرَجَ العُلَمَاءَ الرَّاسِخِينَ وَالدُّعَاةَ المُخْلِصِينَ، وَصَنَّفَ الكُتُبَ البَدِيعَةَ فِيْ عُلُومِ الدِّينِ۔

ترجمہ: ان کٹھن دنوں میں دہلی نے ایک عظیم شخصیت شیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم کو جنم دیا، جنہوں نے مسلمانوں کو دین پر جمایا اور ظالم و جابر امراء و بدعتی شیوخ کی مخالفت کی، اور باکمال علماء مخلص داعیوں کو تیار کیا۔ اور علم دین کی انوکھی کتابیں تصنیف کیں۔

وَشَمَّرَ هُوَ وَأَبنَاؤُهُ النُّجَبَاءُ الشَّيخُ عَبدُ العَزِيزِ وَالشَّيخُ رَفِيعُ الدِّينِ وَالشَّيخُ عَبدُ القَادِرِ وَابنُ ابنِهِ الشَّيخُ إِسمٰعِيلُ دَفِينَ بَالَاكُوتَ عَنْ سَاقِ الجد فِي خدمة الدين، فَمِنْ مُتَرجِم لِلقُرآنِ، وَمِنْ شَارِح لِلحَدِيث، وَمن فقيه يَضربُ إليه أَكبَادُ الابل، وَمِنْ مُزك لِلنفوس، وَمن مدرس للحديث الشريف، وَمِنْ مُجاهد بِالسَّيفِ

وَشَهِيدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمِنْ مُهَاجِرٍ إِلَىٰ بِيْتِ اللّٰهِ، وَالهِنْدُ تَبَاهِيْ بِهٰذَ الْبَيْتِ الشَّرِيْفِ الأَقْطَارُ الأُخْرَىٰ وَتَنْشِدُ:

أُولَائِكَ أَبْنَائِي فَجِئْنِيْ بِمِثْلِهِمْ ☆ إِذَا جَمَعَتْنَا يَاجَرِيْرُ المَجَامِعُ

ترجمہ: انہوں نے اور ان کے ہونہار صاحبزادوں حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، وہ حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے پوتے حضرت اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ (مدفون بالاکوٹ) نے دین کی بھرپور خدمت انجام دی کوئی قرآن کریم کا مترجم ہوا تو کوئی حدیث کا شارح، کوئی فقیہ ہوا تو کوئی مصلح اعظم، کوئی حدیث نبوی کا بے لوث خادم تو کوئی اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور شہید ہونے والا اور کوئی بیت اللہ کی طرف ہجرت کرنے والا اور ہندوستان اس مبارک گھر کی آخری نسل پر فخر کرتے ہوئے گارہا ہے۔

یہ سب میرے سپوت ہیں، لے آؤ ان جیسے! اے جریر جب بھی ہم کسی مجمع میں اکٹھے ہوں۔

☆☆☆

اَلْمَنَارَةُ تَتَحَدَّثُ ﴿۳﴾

مینار محو گفتگو

حل لغات: سَئِمَ: سَآمَةً وسَامًا۔ (س) اکتانا، طبیعت اچاٹ ہونا، آزردہ ہونا۔ شِرَكَة تجارية: تجارتی فرم کمپنی (ج) شرکات: بذرة: بیج، نسل، گٹھلی، (ج) بذور، طمح: آنکھیں لگنا، توقع کی نگاہ سے دینا (ف) حرَّش تحريشا: فساد پر آمادہ کرنا، اشتعال دلانا۔ انتهز الفرصة: موقع پانا۔ موقع سے فائدہ اٹھانا۔ شَهْم: روشن ضمیر۔ شریف، خوددار۔ وَقْعة: صدمہ، حملہ۔ لڑائی۔ عِصَابة، وعُصبة: جماعت۔ تَهَافَتَ على: گر پڑنا۔ ٹوٹ پڑنا۔ ثغور: حدود، سرحدیں، فَتَكَ: فتكا (ض) حملہ کرنا ہلاک کرنا۔ گرفت میں لینا۔ ذُلّ: بے عزتی، ذلت وخواری۔

أَرَاكَ يَاسَيِّدِيْ قَدْ سَئِمْتَ حَدِيْثِيْ وَطُوْلَ القَيَام هُنَا فَاصْبِرْ قَلِيْلاً لَعَلِّيْ أُخَفِّفُ عَنْ نَفْسِيْ بَعْضَ مَاأَجِدُهُ مِنَ الْحُزْنِ۔

نَسِيتُ أَنْ أَذْكُرَ لَكَ أَنَّ الْانكليزَ قَدْ دَخلُوا فِي الْهِنْدِ فِيْ الْقَرْنِ السَّادِسِ عَشَرَ الْمَسِيْحِيْ تُجَّارًا وَأَسَّسُوا شَرِكَةً تِجَارِيَّةً سَمَّوهَا الشَّرِكَةَ الهِنْدِيَّةَ الشَّرْقِيَّةَ، وَكَانَتْ بِذرَةَ فَسَادٍ أَغْفَلَهَا الْمُلُوكُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ بَسَاطِتِهِمْ وَحُسْنِ ظَنِّهِمْ، وَبَقِيَتْ هٰذِهِ الشَّرِكَةُ تَشْتَغِلُ بِالتِّجَارَةِ حَتّٰى اضْطَرَبَ حَبلُ الدَّوْلَةَ الْمُغُوْلِيَّةِ، فَطَمَحَ رِجَالُهَا إِلَى الْمُلْكِ وَالسِّيَاسَةِ، وَصَارُوا يَتَدَخَّلُوْنَ فِيْ الأُمُور، وَيُحَرِّشُونَ بَيْنَ الأُمَرَاءِ وَيُضْرِبُوْنَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ، وَيَنْتَهِزُوْنَ فُرْصَةً بَعْدَ فُرْصَةٍ حَتّٰى أَصْبَحُوا قُوَّةً فِي الْهِنْدِ۔

ترجمہ: جناب! میرا خیال ہے کہ آپ میری گفتگو اور طول قیام سے اکتا گئے ہیں تھوڑا صبر سے کام لیجئے تاکہ میں اپنے آپ سے حزن وملال کو کم کرلوں، میں آپ سے یہ بیان کرنا بھول گیا کہ انگریز تاجر سولہویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں داخل ہوئے اور انہوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے ایک تجارتی فرم کی بنیاد رکھی، وہ فساد کی بنیاد قرار پائی جس سے مسلم حکمراں کو ان کی سادگی اور حسن ظن کی وجہ سے غافل کردیا۔ اور یہ کمپنی تجارت میں مشغول رہی یہاں تک کہ مغلیہ حکومت کی باگ ڈور خطرے میں پڑگئی، کمپنی کے کارکن ملک اور سیاست میں گھس آئے اور معاملہ میں مداخلت کرنے لگے، امراء کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانے لگے اور ان میں لڑائی کرانے لگے موقع موقع سے فائدہ اٹھاتے رہے یہاں تک کہ ہندوستان میں ان کی ایک طاقت بن گئی۔

وَلَمْ يَزَلْ أَمْرُ الإِنكلِيزِ يَقْوَىْ وَأَمْرُ الهِنْدِيِّيْنَ يَضْعُفُ حَتّٰى أَخَذُوا فِي الْجُنُوْبِ كَرْنَاتَكَ وَفِي الشَّرْقِ كَلْكَتَهْ وَذٰلِكَ كُلُّهُ بِمَالِ الْهِنْدِ وَرِجَالِهَا، لَمْ يَبْذِلُوْا فِي سَبِيْلِ ذٰلِكَ دِرْهَماً وَلَا دَماً مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِهِمْ۔

وَقَدْعَنَى بِأَمْرِ الانكلِيزِفَتَىً شَهمٌ وَهُوَ النَّوابُ سِرَاجُ الدَّوْلَةِ أَمِيرُ مُرْشِدَ آبَاد، وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الإِنكلِيزِوَقْعَةٌ فِي بَلاسِىْ سَنَةَ ١١٧١ھ ١٧٥٧م غَدَرَ فِيهَا الْوَزِيْرُمِيْر جعفر، وَانْسَلَّ إِلىٰ الإِنكلِيزِ فَانْهَزَمَ سِرَاجَ الدَّوْلَةِ وَانْتَقَلَتْ مُقَاطَعَةِ بنكالَ إِلَى الإِنكلِيزِ۔

ترجمہ: انگریزوں کی طاقت مسلسل مضبوط ہوتی گئی اور ہندوستانیوں کی اتھارٹی کمزور پڑتی گئی، یہاں تک کہ انہوں نے جنوب میں کرناٹک کو اور مشرق میں کلکتہ کو اپنا لیا اور یہ سب انہوں نے ہندوستان کے اثاثہ اور افراد کے ذریعہ حاصل کیا انہوں نے اپنی جانب سے کوئی درہم اور نہ خون اس معاملہ میں صرف کیا ایک خوددار جوان نواب سراج الدولہ (امیر مرشدآباد) نے انگریز کے معاملہ پر توجہ دی اس کے اور انگریزوں کے درمیان پلاسی میں ۱۱۷۱ھ ۱۷۵۷ء میں لڑائی ہوئی تھی جس میں وزیر میر جعفر نے بے وفائی کی اور چپکے سے انگریزوں میں گھس گیا، سراج الدولہ نے شکست کھائی اور صوبہ بنگال انگریزوں کے قبضے میں آگیا۔

وَاجْتَهَدَ الأُمَرَاءُ مَرَّةً ثَانِيَةً وَاجْتَمَعَ مِيرْ قَاسِمَ خَتَنُ مِيرْ جَعْفَرَ أَمِيرُ مُرْشِدَ آباد، وَشَاهُ عَالَمُ مَلِكُ دِهْلِي وَالنَّوَّابُ شُجَاعُ الدَّوْلَةَ أَمِيرُ أَوَدَهْ بِجُنُودِهِمِ الكَثِيفَةِ وَقَاتَلُوا الإِنْكِلِيزَ وَهُمْ أَقَلُّ مِنْهُمْ عَدَداً، وَلٰكِنْ أَحْسَنُ مِنْهُمْ نِظَاماً فَانْهَزَمَ الهِنْدِيُّوْنَ وَانْكَسَرُوا فِي سَاحَةِ بَكْسَر سَنَةَ ۱۱۷۸ھ ۱۷۶٤م فَكَانَ بُرْهَانَاً عَلٰى أَنَّ النِّظَامَ يَغْلِبُ الزِّحَامَ، وَكَانَتْ لِلْإِنْكِلِيزِ اليَدُ العُلْيَا وَالكَلِمَةُ النَّافِذَةُ مَابَيْنَ كَلْكَتَّةَ وَ دِهْلِي۔

ثُمَّ قَامَ الفَتَى الأَبِي الغَيُورُ السُّلْطَانُ ٹِيپُو أَمِيرُ مَيْسُورَ وَقَاتَلَ الإِنْكِلِيزَ قِتَالاً شَدِيداً، وَهَزَمَهُ الإِنْكِلِيزُ بِقُوَّةِ المُسْلِمِيْنَ وَالمُرْهَتَةَ سَنَةَ ۱۲۱٤ھ ۱۷۹۹م وَغَدَرَ الوَزِيرُ مِيرْ صَادِقَ وَانْسَلَّ إِلَى الإِنْكِلِيزِ، وَمَاتَ السُّلْطَانُ الشَّهِيدُ فِي سَاحَةِ القِتَالِ مَوْتَ الأَحْرَارِ الأَبْطَالِ مُدَافِعاً عَنْ دِيْنِهِ وَوَطَنِهِ۔

ترجمہ: دوبارہ حکمرانوں نے کوشش کی، میر جعفر امیر مرشدآباد کے داماد میر قاسم اور بادشاہ دہلی شاہ عالم اور نواب شجاع الدین امیر اودھ اپنی زبردست فوجوں کو لے کر جمع ہوئے اور انگریزوں سے جنگ لڑی حالاں کہ وہ تعداد کے اعتبار سے بہت تھوڑے تھے لیکن نظم ونسق کے اعتبار سے بہت اچھے تھے (مضبوط) ۱۱۷۸ھ م ۱۷۶٤ء میں بکسر کے میدان میں ہندوستانیوں نے ان کو شکست دی جو دلیل ثابت ہوئی اس بات پر کہ نظام بھیڑ پر غالب آجاتا ہے۔ حالاں کہ دہلی اور کلکتہ کے درمیان انگریز کی حکومت چل رہی تھی۔

پھر خوددار اور غیرتمند جوان ٹیپو سلطان امیر میسور تیار ہوئے اور انگریزوں سے سخت لڑائی لڑی، مسلمانوں اور مراٹھیوں کی مدد سے ۱۲۱۴ھ م ۱۷۹۹ء میں انگریزوں کو شکست دی میر صادق نے بغاوت کی اور انگریزوں کے ساتھ ہو گئے سلطان شہید میدان جنگ میں دین اور وطن کی خاطر بہادر سپاہی کی موت مرے۔

وَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَ أَهْلَ الْهِنْدِ فَمَنَحَهُمْ فُرْصَةً أُخْرَىٰ فَنَهَضَتْ عِصَابَةٌ مِنَ الشُّبَّانِ الْمُخْلِصِينَ يَقُودُهَا فَتًى مِنْ أَهْلِ بَيْتِ الرَّسُولِ ﷺ قَدْ جَاءَ مِنَ الشَّرْقِ كُنْتُ أَرَاهُ كَثِيرًا فِي مَدْرَسَةِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَمَسْجِدُ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ وَاشْتَهَرَ سَرِيعًا بِاسْمِ السَّيِّدِ أَحْمَدَ وَتَهَافَتَ عَلَيْهِ النَّاسُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَبَايَعَهُ مُحَمَّدُ إِسْمٰعِيلُ ابْنُ أَخِي الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَعَبْدُ الْحَيِّ خَتَنُ الشَّيْخِ وَعَالِمُ دِهْلِي الْكَبِيرُ وَالْعُلَمَاءُ وَالصُّلَحَاءُ وَطَافَ هٰؤُلَاءِ فِي الْبُلْدَانِ وَالْقُرَىٰ وَبَثُّوا دَعْوَةَ الرُّجُوعِ إِلَى الدِّينِ وَالتَّمَسُّكِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَأَشْعَلُوا فِي الصُّدُورِ شُعْلَةَ الْجِهَادِ، وَاجْتَمَعَ حَوْلَهُمْ أُنَاسٌ هُمْ خَيْرُ مَنْ وَقَعَتْ عَلَيْهِمْ عَيْنِي دِينًا وَعِبَادَةً وَخُلُقًا وَمُعَاشَرَةً وَغَيْرَةً وَحَمَاسَةً، فَكَانُوا بِاللَّيْلِ رُهْبَانًا وَبِالنَّهَارِ فُرْسَانًا وَفِي الدِّينِ أَبْدَالًا وَفِي الْقُوَّةِ أَبْطَالًا۔

ترجمہ: اللہ رب العزت نے ہندوستانیوں کو آزمانا چاہا تو دوسری مرتبہ انہیں موقع دیا تو مخلص جوانوں کی ایک جماعت نمودار ہوئی جس کی قیادت اہل بیت رسول ﷺ کا ایک نوجوان کر رہا تھا جو مشرق سے آیا تھا، میں ان کو اکثر حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں دیکھا کرتا تھا، اور وہ بہت جلد سید احمد کے نام سے مشہور ہو گئے، اور ہر طرف سے لوگ ان پر ٹوٹ پڑے انہوں نے اپنے شیخ حضرت عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے برادر زادہ، محمد اسمٰعیل، عبد الحی شیخ کے داماد اور دہلی کے بڑے بڑے علماء و صلحاء سے معاہدہ کیا جنہوں نے گاؤں گاؤں اور شہر شہر کا چکر لگایا، انہوں نے دین کی طرف لوٹنے کی دعوت اور کتاب و سنت پر جمع رہنے کی دعوت کو عام کیا اور ان کے دلوں میں جہاد

کا جذبہ پیدا کیا انہوں نے اپنے اردگرد نیک لوگوں کو جمع کیا جس پڑھی دین، عبادت، اخلاق و معاشرہ غیرت و حمیت کے اعتبار سے نظر کی، وہ رات میں عبادت گذار، دن میں گھوڑ سوار، دین میں ابدال اور قوت میں بہادر تھے۔

وَهَاجَرَ هٰؤُلَاءِ سَنَةَ ١٢٤١ إِلٰى ثُغُوْرِ الْهِنْدِ وَرَفَعُوْا رَأْيَةَ الْجِهَادِ ضِدَّ السِّكَهْ، وَبَايَعَ النَّاسَ إِمَامُهُمُ السَّيِّدُ أَحْمَدُ، وَكَانَتِ الْحَرْبُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السِّكَهْ سَجَالًا، وَسَمِعْتُ بَعْدَ قَلِيْلٍ أَنَّهُمْ فَتَحُوْا أَرْضًا وَاسِعَةً وَأَسَّسُوْا إِمَارَةً عَلٰى مِنْهَاجِ الْخِلَافَةِ الرَّاشِدَةِ وَنَفَذُوْا فِيْهَا أَحْكَامَ الشَّرْعِ، وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، وَفَتَحُوْا بِشَاوَرَ عَاصِمَةَ الثُّغُوْرِ فَعَظُمَ شَأْنُهُمْ وَكَاتَبُوْا أَمِيْرَ بُخَارَا وَچِتْرَالَ وَأُمَرَاءَ أَفْغَانِسْتَانَ، وَكَانُوْا يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُقِيْمُوْا دَوْلَةً شَرْعِيَّةً مُسْتَقِلَّةً فِي الْهِنْدِ۔

ترجمہ: ان لوگوں نے ہندوستان کی سرحدوں کی طرف ہجرت کی اور سکھوں کے خلاف جہاد کا علم بلند کیا، لوگوں نے ان کے قائد سید احمد پر بیعت کی، ان کے درمیان اور سکھوں کے درمیان لڑائی جاری رہی، تھوڑی دیر کے بعد میں نے سنا کہ انہوں نے ایک وسیع و عریض زمین فتح کر لی اور خلافت راشدہ کے طریقہ پر حکومت قائم کر دی اور احکام شرعیہ نافذ کر دیئے نماز ادا کی اور زکواۃ دلوائی بھلائیوں کا حکم دیا اور منہیات سے رک گئے مزید برآں انہوں نے سرحد کی راجدھانی پشاور کو فتح کر لیا جس کی وجہ سے ان کی شان اور بڑھ گئی، بخارا اور چترال کے حاکم اور افغانستان کے حکمرانوں سے خط و کتابت کی۔ وہ ہندوستان میں مستقل شرعی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔

كُنْتُ أَسْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَالنَّاسُ يَفْرَحُوْنَ وَأَنَا أَخَافُ لِأَنِّيْ لَمْ أَكُنْ آمِنْ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْغَدْرَ وَالْخِيَانَةَ، وَهُمَا مِنْ أَمْرَاضِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَمْ تَذْهَبْ دَوْلَتُهُمْ إِلَّا بِغَدْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَخِيَانَتِهِمْ، نِفَاقِهِمْ- وَ سَامِحْنِيْ يَا سَيِّدِيْ فِيْ هٰذَا لِعِتَابِ المؤفلى العذر- وَكُنْتُ أَخَافُ ذٰلِكَ خَاصَّةً فِيْ تِلْكَ الْبِلَادِ، وَلَمْ تَمْضِ يَا سَيِّدِيْ أَيَّامٌ قَلِيْلَةٌ

حَتّٰى وَقَعَ مَا كُنْتُ أُحَذِّرُهُ، فَقَدْ سَمِعْتُ أَنَّهُ غَدَرَ بِهِمُ الْأُمَرَاءُ الْأَفْغَانُ وَقَتَلُوا نُوَّابَهُمْ وَعُمَّالَهُمْ سُجَّداً وَقِيَاماً وَسَمِعْتُ أَنَّهُمُ الْآنَ فِيْ طَرِيْقِهِمْ إِلٰى كَشْمِيْرَ۔

ترجمہ: میں یہ سب سنا کرتا تھا، لوگ خوشی مناتے تھے اور میں ڈرتا تھا کیوں کہ میں مسلمانوں میں بغاوت اور خیانت سے مطمئن نہیں تھا، مسلمانوں میں یہ مرض تھا، مسلمانوں کی حکومت مسلمانوں کی ہی بغاوت وخیانت اور نفاق کی وجہ سے چلی گئی۔ جناب عالی! مجھے اس تلخ نوائی پر معاف فرمائیں۔ میں اس چیز سے بالخصوص اس کے بارے میں ڈرا کرتا تھا۔ اے سردار تھوڑے دن بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ جس چیز سے میں خوف کھارہا تھا وہ چیز واقع ہوئی میں نے سنا کہ افغانستان کے حکمرانوں نے ان کے ساتھ غدر کا معاملہ کیا انہوں نے ان کے ممبران اور کارکنوں کو سجدے اور قیام کی حالت میں قتل کردیا مزید میں نے سنا کہ وہ اب کشمیر کا ارادہ کر چکے ہیں۔

ثُمَّ سَمِعْتُ بَعْدَ أَيَّامٍ أَنَّهُمْ دَهَمَهُمُ الْعَدُوُّ فِيْ وَادِيْ بَالَاكُوْتَ فِيْ جِبَالِ هَزَارَا، وَذٰلِكَ بِدَسِيْسَةِ بَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ أَيْضاً۔ وَقَتَلَ أَكْثَرَهُمْ وَلَمْ يَنْجُ مِنْهُمْ إِلَّا الْقَلِيْلُ وَكَانَتْ هٰذِهِ الْحَادِثَةُ الْأَلِيْمَةُ سَنَةَ ١٢٤٦ھ وَهٰكَذَا ضَاعَتْ هٰذِهِ الْفُرْصَةُ الثَّمِيْنَةُ وَلِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔

ترجمہ: پھر چند دنوں کے بعد سنا کہ جبل ہزارا کی وادی بالاکوٹ میں دشمنوں نے ان پر دھاوا بول دیا، ایسا بعض مسلمانوں کی مکاری وعیاری کی وجہ سے ہوا، ان کی اکثریت ماری گئی اور سوائے چند افراد کے کوئی بھی نہ بچ سکا۔ یہ حادثۂ فاجعہ ۱۲۴۶ھ میں پیش آیا۔ اسی طرح یہ مبارک وقیمتی موقع ضائع ہوا اور اللہ کی ہی حکومت ہمیشہ رہنے والی ہے۔

وَأَعُوْدُ إِلٰى حَدِيْثِ الْإِنْكِلِيْزِ وَأَقُوْلُ إِنَّهُمْ اخْتَلَقُوْا ذُنُوْباً عَلَى الْأُمَرَاءِ كَمَا سَمِعْتُ فِيْ قِصَّةِ الذِّئْبِ وَالنَّعْجَةِ وَانْتَزَعُوا بَنْجَابَ وَالسِّنْدَهْ، وَبُوْرْمَا وَأُوْدَهْ وَامْتَلَكُوْهَا۔

وَانْتَبَهَ الْهِنْدِيُّوْنَ مِنْ سُبَاتِهِمْ وَاجْتَهَدُوْا أَنْ يَتَخَلَّصُوْا مِنَ الْإِنْكِلِيْزِ سَنَةَ ١٨٥٧م۔

فَكَانَتْ ثَوْرَةً كَبِيْرَةً وَلٰكِنْ فَشَلَتْ أَيْضاً بِسُوءِ نِظَامِ الْهِنْدِيِّيْنَ، وَرَسَخَتْ قَدَمُ الانْكِلِيزِ وَعَاقَبُوا الْهِنْدِيِّيْنَ عِقَاباً شَدِيْداً، وَعَذَّبُوْهُم عَذَاباً أَلِيْماً، وَفَتَكُوا بِالْبَيْتِ الْمُلْكِي فَتْكاً شَدِيْداً، وَأَسَرُوا بَهَادُر شَاهْ وَنَفَوْهُ إِلٰى رَنْگُونَ.

ترجمہ: انگریز کے واقعہ کی طرف لوٹتا ہوں اور کہتا ہوں کہ انہوں نے حکمرانوں پر عجیب مظالم ڈھائے جیسا کہ میں بھیڑیے اور بکری کے قصہ میں سن چکا تھا۔ انہوں نے پنجاب، سندھ، بورما، اودھ پر قبضہ کرلیا پھر ہندوستانی اپنی غفلت سے بیدار ہوئے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے انگریز سے آزاد کرانے کی کوشش کی۔ بہت بڑا انقلاب تھا لیکن ہندوستانی اپنی بدنظمی کی وجہ سے ناکام رہے، اور انگریزوں کے قدم جم گئے تو انہوں نے ہندوستانیوں کو سخت سے سخت سزائیں اور تکالیف دیں اور دربار شاہی پر سخت حملہ آور ہوئے اور بہادر شاہ ظفر کو قید کر کے رنگون بھیج دیا۔

وَمِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَفَلَ نَجْمُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي هٰذِهِ الدِّيَارِ وَانْحَطُّوْا فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ وَرَضَوا بِالذُّلِّ وَالْعُبُوْدِيَّةِ، وَفَسَدَتِ الْأَخْلَاقُ وَسَقَطَتِ الْهِمَمُ، وَضَاقَتِ الْأَرْزَاقُ، وَغَلَتِ الْأَسْعَارُ وَعَمَّتِ الْمَجَاعَاتُ، وَعَطَلَتِ الْمَدَارِسُ، وَأَقْفَرَتِ الزَّوَايَا، وَأَوْحَشَتِ الْمَسَاجِدُ۔

ترجمہ: اس دن سے ہندوستان میں مسلمانوں کا ستارہ غروب ہو گیا دین و دنیا دونوں انحطاط پذیر ہو گئے، ذلت و خواری اور غلامی قبول کر لی، اخلاق بگڑ گئے ہمتیں پست ہو گئیں روزی تنگ پڑ گئی، نرخ زیادہ ہو گیا، بھکمری عام ہو گئی، مدارس مقفل ہو گئے خانقاہیں اجڑ گئیں اور معابد مساجد خالی ہو گئیں۔

فِي سَنَةِ ١٩٤٧ء تَحَرَّرَتِ الْبِلَادُ مِنَ الْإِنْكِلِيْزِ وَوَقَعَتْ اِضْطِرَابَاتٌ هَائِلَةٌ وَهَاجَرَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ بِلَادِهِمْ وَقَامَتْ لَهُمْ دَوْلَةٌ فِي شِمَالِي الْهِنْدِ الْغَرْبِيِّ، وَبَقِيَ سَائِرُهُمْ حَوْلَىٰ فِي الْحُكُوْمَةِ الْهِنْدِيَّةِ وَقَدْ فَقَدُوْا نَشَاطَهُمْ وَاسْتَوْلَىٰ عَلَيْهِمُ الْيَاسُ۔

وَلَسْتُ قَانِطاً يَاسَيِّدِيْ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، "وَهَلْ يَقْنَطُ مِنْ

رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ"

وَلَمْ أَيْئَسْ مِنْ نَهْضَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنِّي رَأَيْتُهُمْ طُولَ هٰذِهِ الْمُدَّةِ كَالشَّمْسِ إِذَا غَرَبَتْ فِي جِهَةٍ طَلَعَتْ فِي جِهَةٍ أُخْرىٰ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَغِبْ لَهُمْ نَجْمٌ إِلَّا وَطَلَعَ لَهُمْ نَجْمٌ آخَرُ، فَإِنَّ مُسْتَقْبَلَ الْعَالَمِ مَعْقُودٌ بِنَاصِيَتِهِمْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يَرْضىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ۔

ترجمہ: ۱۹۴۷ء میں ملک انگریز سے آزاد ہوااور ہنگامے برپا ہوئے بہت سے مسلمان اپنے ملک سے ہجرت کر گئے اور شمالی ہند میں ایک حکومت قائم کی مابقیہ لوگ ہندوستان حکومت کے تحت میرے ارد گرد رہنے لگے جب کہ ان کا جوش ولولہ ختم ہو چکا تھا، اور ناامیدی کے بادل چھا چکے تھے۔ اے میرے سردار میں اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوا (اللہ کی رحمت سے گمراہ لوگ ناامید ہوتے ہیں) اور نہ ہی میں مسلمانوں کی ترقی سے مایوس ہوا اس لیے کہ میں ان کو اس طویل مدت میں سورج کی طرح جب ایک طرف غروب ہوجاتا ہے تو دوسری طرف طلوع ہوتا ہے دیکھ رہا تھا، ان کا ایک ستارہ ڈوبنے نہیں پاتا کہ دوسرا نکل آتا ہے۔ اس لیے کہ عالم کا مستقبل ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین میں فساد کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی اپنے بندوں سے کفر پر رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔

اِقْرَأْ عَلىٰ أُمَّتِكَ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهَا إِنِّي أَشْهَدُ اللّٰهَ أَنَّ هٰذِهِ لأُمَّةَ مَا أَفْلَحَتْ إِلَّا بِالتَّمَسُّكِ بِالدِّينِ وَمَا خَسِرَتْ إِلَّا بِالْغَفْلَةِ عَنِ الدِّينِ، وَلَنْ يَصْلُحَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا مَا أَصْلَحَ أَوَّلَهَا، هٰذَا الَّذِي شَهِدْتُهُ وَاخْتَبَرْتُهُ فِي هٰذِهِ الْقُرُونِ الْمُتَطَاوِلَةِ "وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ".

وَلَمَّا انْتَهَتِ الْمَنَارَةُ مِنْ كَلَامِهَا انْصَرَفْتُ عَنْهَا وَرَجَعْتُ إِلىٰ مَكَانِي وَبِتُّ لَيْلَتِي أُفَكِّرُ فِي مَا سَمِعْتُ وَبَادَرْتُ فِي الصَّبَاحِ فَقَيَّدْتُ حَدِيثَ الْمَسَاءِ۔

ترجمہ: اپنی قوم سے آپ میرا سلام عرض کیجئے اور ان کو میرا یہ پیغام پہونچا دیجئے میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ قوم دین کو مضبوطی سے پکڑے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتی دین سے غفلت برتنے پر کبھی کامیاب وکامران نہیں ہوسکتی دوسری قوم درست نہیں (راہ راست

پر) ہوسکتی جب تک کہ پہلی قوم راہ یاب نہ ہو جائے یہی وہ چیز ہے جس کو میں نے ان طویل صدیوں میں دیکھا اور آزمایا "مجھ جیسا کوئی خبر دینے والا نہیں ہو گا" جب مینار اپنی گفتگو ختم کر چکا تو میں اپنے مستقر کی طرف لوٹا اور میں نے جو سنا اس میں غور وفکر کرنے میں رات گذار دی اور صبح جلدی اٹھ کر شام کی گفتگو کو نوٹ کیا۔

☆☆☆

عُمَرُبنُ الخَطَّابْ وَأم البَنِينْ

حضرت عمر بن الخطابؓ اور بچوں کی ماں

حل لغات: وقفة: ٹھہراؤ۔ مليك: بادشاہ، مالک، مآثر: کارنامے۔ قابل تحسین کام۔ جولة: دورہ، گشت، سفر، شعب: (ج) شعوب: قوم، بڑا قبیلہ۔ جماعت۔ عوام۔ شئون: معاملات، حالات، خیام وخیمہ۔ ٹینٹ: خیمہ: رهط: (ج) ارهاط وارْهطُ: جماعت۔ عجوز: بوڑھا۔ بوڑھی۔ يعلونا: گریہ وزاری کرنا۔ واویلا مچانا۔ قدرٌ: دیگچی، پکانے کا برتن (ج) قدور۔ قصر: عاجز ہونا (ن) عفت۔ تعفية: مٹا دینا۔ وهن من الليل: آدھی رات یا اس کے بعد کا حصہ۔ خدينا: دوست، پیارا ساتھی، هان: نرم اور آسان ہونا (ن) تنكر: الوجل: اچھی حالت سے نکل کر بدحال ہونا۔ زوىَ: گوشہ نشین ہونا۔ اثاف: چولہے کا پایہ۔ (واحد) اثفية: علل: کھیل کود میں لگانا۔ مشغول کرنا، بہلا۔ توجس: احساس کرنا۔ محار: آنکھ کا خانہ (واحد) محجر: ساور، مساورة: غالب کرنا، تعيل: کفالت کرنا، پرورش کرنا، مدنفين: قریب الهلاکت: مرنے کے قریب ہونا۔ تغاضی عنه: غفلت برتنا۔ محتذيا: نقش قدم پر چلنا، اتباع کرنا۔ وطر: حاجت ضرورت (ج) اوطار۔ الدياج: اندھیرا۔ نيود: مشکل سے اٹھنا (ن) نبال (واحد) نبل حوادث زمانہ۔ ثمل: جھاگ، تلچھٹ۔

لَدَىٰ عُمَرَ أَمِيرَ الْمُؤمِنِينَا ☆	قفوْابِىَ وَقفَةَ الْمُتَهَيِّبِينَا
مَلِيكٌ ذُومَآثِرِ بَاسِقَاتٍ ☆	يَقْصُرُ عَنْ مَدَاهَا السَابِقُونَا

خَوَالِدُ مَاعَفَتْ قِدَمًا وَلٰكِنْ	☆	يُعَطِّرُ نَشْرَ ذِكْرَاهَا القُرُونَا
فَمَنْ يَمْدَحْ لِمَكْرُمَةٍ فَإِنِّيْ	☆	نَظَمْتُ بِمَدْحِهٖ عِقْدًا ثَمِينًا
وَهَاكُمْ مَارَوَى العَبَّاسُ عَنْهُ	☆	أَرَاهُ بِانْتِبَاهِكُمْ قَمِينًا
يُمَثِّلُ صُوْرَةً لِلْبُؤْسِ فِيْنَا	☆	وَيُمْلِيْ عِبْرَةً لِلْحَاكِمِيْنَا

ترجمہ: ہمارے پاس امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کارنامے ہیں اے مخاطب تم لوگ جمع ہو جاؤ گھبرائی ہوئی جماعت کی مانند۔

- وہ ایسے بلند پایہ کارنامہ کے مالک ہیں۔ کہ سابقین ان جیسے کارناموں کو پیش کرنے سے عاجز رہے ہیں۔
- وہ ایسے یادگار نامے جس نے بہادر قوموں کو مٹادیا اور صدیاں ان کے کارناموں کے ذکر کو پھیلاتی رہیں گی۔
- کون ہے جو اس شریف ذات کی مدح سرائی کرے تو میں ان کے کارناموں کو ایک قیمتی ہار میں پرونے کی کوشش نہ کروں۔
- بغور سنو جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں نقل کیا ہے اور میں تمہیں اس کار خیر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔
- وہ ہمارے درمیان پریشان حال لوگوں کے لیے ایک نمونہ پیش کرتا ہے اور ہمارے حاکموں کو عبرت کا احساس دلاتا ہے۔

يَقُوْلُ: لَقَدْ دَعَانِي المَلْكُ وَهْنًا	☆	فَكُنْتُ لَهُ بِجَوْلَتِهٖ خَدِيْنًا
أَفَزَّتْهُ مَحَبَّتُهُ لِشَعْبٍ	☆	يَعِزُّ عَلَيْهِ يَوْمًا أَنْ يَهُوْنَا
سَرَى مُتَنَكِّرًا وَاللَّيْلُ قُرٌّ	☆	إِلَى الأَثْلَاثِ يَفْتَقِدُ الشُّؤُنَا
يَطُوْفُ فِي الخِيَامِ عَسَاهُ يَلْقَى	☆	بِمَنْزَوِيَاتِهَا رَهْطًا حَزِيْنًا
فَمَرَّ هُنَاكَ بِامْرَأَةٍ عَجُوْزٍ	☆	حَوَالَيْهَا صِغَارٌ يَعُوْلُوْنَا
وَقِدْرٌ أَرْكَزَتْهُ عَلَى أَثَافٍ	☆	غَلَى عَبَثًا لِتَعْلِيْلِ البَنِيْنَا
تَقُوْلُ - وَدَأْبُهَا التَّنْفِيْخُ - صَبْرًا	☆	بَنِيَّ، سَتَأْكُلُوْنَ وَتَشْبَعُوْنَا

فَظَلَّ المَلِكُ يُمعِنُ نَاظِرَيْهِ ☆ بِهَا حِيْنًا وَبِالأَوْلَادِ حِيْنَا
وَطَالَ وُقُوفُهُ فِي الحَيِّ حَتَّى ☆ تَوَجَّسَ أَنَّ يُرِيْبَ بِهِ الظُّنُونَا
يَمِيْنًا لَيسَ يَبْغِي البَيْنَ حَتّٰى ☆ يَرَىٰ الأَولَادَ قَدْ مَلَؤُا البُطُونَا
وَمَا زَالُوا كَذٰلِكَ بِضْعَ سَاعٍ ☆ تَنفُخُ فِي الوَقُودِ وَيَصْرَخُونَا
فَعِيْلَ تَصَبُّرًا، وَدَنَا إِلَيهَا ☆ وَحَيَّا قَائِلًا: مَاتَصْنَعِيْنَا؟
وَمَا لِبَنِيكِ يَنْتَحِبُونَ؟ قَالَتْ ☆ جِيَاعٌ! قَالَ: لِمَ لَمْ يَأْكُلُونَا؟
أَجَابَتْ- وَالمَحَاجِرُ دَامِعَاتٌ ☆ أَأُطعِمُ صِبْيَتِيْ المَاءَ السَّخِيْنَا
فَمَا فِي القِدْرِ غَيْرُ حَصًى وَمَاءٍ ☆ أُحَاوِلُ أَنَّهُمْ يَتَعَلَّلُونَا
لَعَلَّهُمْ مَتَى مَلُّوا انْتِظَارِيْ ☆ وَسَاوَرَهُمْ نُعَاسٌ يَهْجَعُونَا!!
فَقَالَ لَهَا: لَقَدْ أَخْطَأتِ رَأْيًا ☆ وَأَوْرَثْتِ الصِّغَارَ ضَنًى وَهَوْنًا
فَلِمْ لَمْ تَعْرِضِي شَكْوَاكِ يَومًا ☆ عَلَى عُمَرَ أَمِيْرِ المُؤْمِنِيْنَا
إِذَنْ لَكَفَاكِ مُرَّ العَيْشِ مِمَّا ☆ يَجُودُ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ ضَنِينًا
فَقَالَتْ: لَاسَقَتْ عُمَرَ الغَوَادِيْ ☆ وَنُكِّسَ بَنْدُهُ فِي العَالَمِيْنَا
لَقَدْ سَمَحَتْ بِظُلْمِيْ مُقْلَتَاهُ ☆ وَتَحْمِيْلِي الخَصَاصَةَ وَالأَنِيْنَا!
فَرَاعَ فُؤَادَهُ مَاتَدَّعِيهِ ☆ وَقَالَ لَهَا: بِرَبِّكِ أَخْبِرِيْنَا
فَقَالَتْ: قَدْ أَمَالَ الطَّرْفَ عَنَّا ☆ وَلَمْ يَعْبَأْ بِمَا قَدْ حَلَّ فِيْنَا
أَيَغْفَلُ عَنْ سَوَائِمِهِ مَلِيْكٌ ☆ يُسَمِّيْ نَفْسَهُ الرَّاعِي الأَمِيْنَا؟
عَلَيْهِ أَنْ يُفَتِّشَ فِي الرَّعَايَا ☆ وَيَرْتَادَ المَزَارِعَ وَالحُزُونَا!
عَسَاهُ أَنْ يَرَىٰ مِثْلِيْ عَجُوزًا ☆ تَبِيْتُ اللَّيْلَ تَنْتَظِرُ المَنُونَا
فَيَنْعَمُ مِنْ خَزِيْنَتِهِ بِشَيْءٍ ☆ تُعِيْلُ بِهِ بَنِيْهَا المُدْنَفِيْنَا
فَكَمْ عَافٍ يَمْنَعُهُ حَيَاءٌ! ☆ فَلَا يَجْرِي مَعَ المُتَسَوِّلِيْنَا
يَكَادُ يَمُوتُ مِنْ ظَمَأٍ وَجُوعٍ ☆ وَلَا يَبْغِيْ أَكُفَّ المُحْسِنِيْنَا

إِذَا مَلِكٌ تَغَاضىٰ عَن ذَوِيهِ	☆	فَيَحْسَبُ	فِي عَدَادِ الظَّالِمِينَا
فَقَالَ لَهَا: صَدَقْتِ، فَعَنْ قَلِيلٍ	☆	نَعُودُ	بِمَاتَيَسَّرَ، فَانْظُرِينَا

- وہ کہتے ہیں کہ آدھی رات کو امیر المومنینؓ نے مجھے بلایا تو میں ان کے گشت میں ان کے ساتھ ہولیا۔
- انکوقوم کی محبت نے کامیاب کردیا، ہر وقت ان سے شفقت و نرمی کا معاملہ کرتے ہیں
- تہائی رات کو بھیس بدل کر نکلتے اور حالات کا جائزہ لیتے ہیں۔
- خیموں کا چکر لگاتے کہ شاید انکے گوشہ نشینوں میں کوئی پریشان حال جماعت مل جائے
- تو وہاں ایک بوڑھی عورت کے پاس سے گذرے جس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے بچے گریہ وزاری کر رہے تھے۔
- وہ ہانڈی جس کو بڑھیا نے چولہے پر یوں ہی رکھ رکھا تھا جو یوں ہی جوش مار ہی تھی، بچوں کو بہلانے کے لیے۔
- کہہ رہی تھی (اور مسلسل پھونک رہی تھی) اے میرے بچو ذرا صبر کرو عنقریب تم کھاؤ گے اور شکم سیر ہو جاؤ گے۔
- کبھی امیر المومنینؓ اپنی نظروں کو بڑھیا پر جماتے اور کبھی اسکے بچوں پر۔
- محلّہ میں ان کا قیام دیر تک رہا یہاں تک کہ انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی کسی طرح کا شک نہ کرنے لگے۔
- حقیقت میں وہ وہاں سے جدا ہونا نہیں چاہتے تھے یہاں تک کہ بچوں کو شکم سیر دیکھیں
- وہ لوگ کئی گھنٹے اسی طرح رہے وہ آگ پھونکتی رہی اور وہ چیختے رہے۔
- اب صبر کرنا مشکل ہوگیا تو وہ بڑھیا سے قریب ہوئے یہ کہتے ہوئے تم کیا کر رہی ہو۔
- تمہارے بچے کیوں چلا رہے ہیں؟ بڑھیا نے کہا بھوکے ہیں تو انہوں نے کہا کیوں نہیں کھاتے۔
- بڑھیا نے جواب دیا (اس حال میں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں) کیا میں اپنے بچوں کو گرم پانی پلا دوں۔
- کیوں کہ ہانڈی میں کنکری اور پانی کے علاوہ کچھ نہیں ہے میں تو ان کو بہلانے

کی کوشش کر رہی ہوں۔

- شاید جب وہ میرے انتظار سے اکتا جائیں اور نیند جب ان پر غالب آجائے تو وہ مطمئن ہو جائیں۔
- حضرت امیر المومنینؓ نے اس سے کہا: تمہارا خیال غلط ہے۔ تم بچوں میں ذلت اور بزدلی پیدا کر رہی ہو۔
- تم نے کبھی اپنی شکایت (ضرورت) امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کی خدمت میں کیوں پیش نہیں کی؟
- تو وہ تمہیں اتنا عنایت کرتے جو بہتر زندگی بسر کرنے کے لیے کافی ہوتا کیوں کہ عمر بن الخطابؓ کوئی بخیل آدمی نہیں ہیں۔
- بڑھیا نے عرض کیا: میں نے اپنی ضروریات زندگی کو کبھی حضرت امیر المومنین کے سامنے پیش نہیں کیا ان کی حکومت تو پوری دنیا میں ہے۔
- ان کی دونوں آنکھوں نے مجھ پر ظلم کو روا رکھا اس وجہ سے میں محتاجی اور آہ وبکا کو جھیل رہی ہوں۔
- قائل (حضرت عمرؓ) کا دل گھبرا اٹھا اس حکایت سے جو وہ سنا رہی تھی انہوں نے بڑھیا سے کہا قسم ہے تمہیں تم اپنے حالات ہمیں ضرور بتاؤ۔
- بڑھیا نے کہا: امیر المومنین نے ہم جیسے لوگوں کو نظر انداز کر رکھا ہے وہ ہمارے حالات و کوائف پر کوئی خیال نہیں کرتے۔
- اے مخاطب کیا تم نے کسی ایسے حکمراں کو دیکھا ہے جو اپنے آپ کو امین حکمراں کا دعوی کرتا ہو اور رعیت سے غافل ہو۔
- ان پر لازم ہے کہ وہ رعایا کی خبر گیری کریں اور جھونپڑیوں میں رہنے والے پریشان حال لوگوں کی جستجو کریں۔
- بہت ممکن ہے کہ ہم جیسی بوڑھی عورت کو دیکھ لیں جو کسی احسان کے انتظار میں رات گذار رہی ہے۔
- تو وہ اپنے خزانے سے وہ چیز عنایت کریں جس سے وہ بوڑھی عورت اپنے پریشان حال بچوں کی کفالت کر سکے۔

- بہت سے ضرورت مند ایسے ہیں جن کو حیا روکتی ہے اور وہ سائل بن کر سوالیوں کے ساتھ نہیں دوڑتے۔
- قریب ہے کہ بھوک و پیاس سے مرجائیں لیکن اس کے باوجود محسنین کی مدد کے خواہاں نہیں ہوتے۔
- جب بادشاہ اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہو جائے تو ظالموں میں شمار کیا جاتا ہے
- تو قائل نے اس ماجرا کو سننے کے بعد کہا اے بڑھیا تو صحیح کہہ رہی ہے تھوڑا انتظار کر تھوڑی دیر کے بعد جو کچھ ہمیں میسر آجائے تیری خدمت میں لے کر حاضر ہو رہے ہیں۔

وَسَارَ وَسِرْتُ مُحْتَذِيًا خُطَاهُ	☆	كَأَنَّ بِنَا إِلَى وَطَرٍ حَنِينًا
أَكُرُّ وَرَاءَهُ تَحْتَ الدَّيَاجِيْ	☆	وَتَنْبَحُنَا الْكِلَابُ وَتَقْتَفِينَا
إِلَىٰ بَيْتِ الْمُؤْنَةِ حَيْثُ أَمْسَىٰ	☆	هُنَالِكَ يَنْبُشُ الذُّخْرُ الدَّفِينَا
وَمَاهُوَ غَيْرُهُ لَمْحُ الطَّرْفِ حَتَّىٰ	☆	حَمَلْتُ السَّمْنَ وَاحْتَمَلَ الطَّحِينَا
وَعُدْنَا وَالدَّقِيقُ عَلَيْهِ يَذْرِيْ	☆	فَعَفَّرَ عَارِضَيْهِ وَالْجَبِينَا
يَكَادُ يَنُوءُ تَحْتَ الْحَمْلِ لٰكِنْ	☆	مَشَىٰ طُولَ الْمَسَافَةِ مُسْتَكِينًا
كَأَنِّيْ اِذْعَرَضْتُ يَدَيَّ عَلَيْهِ	☆	ضَرَبْتُ عَلَىٰ صَفَاةٍ لَنْ تَلِينَا
فَقَالَ: اُصْمُتْ فَمَا حَمَلْتَ عَنِّيْ	☆	ذُنُوبِيْ يَوْمَ يَجْزِيْ الْمُذْنِبُونَا
إِلَى الْأَوْلَادِ يَا عَبَّاسُ سِرْبِيْ	☆	أَمُدُّ لِكَشْفِ كُرْبَتِهِمْ يَمِينًا
أَنَاكُلُ كُلَّ يَوْمٍ كُلَّ لَوْنٍ	☆	وَهُمْ مِنْ جُوعِهِمْ يَتَضَوَّرُونَا
وَنَسْرَحُ فِيْ رُبُوعِ الْاِنْسِ دَوْمًا	☆	وَهُمْ فِيْ كُوخِهِمْ يَتَمَلْمَلُونَا
وَ تَرْفَدُ لَانُبَالِيْ بِالْبَلَايَا		وَهُمْ لِنِبَالِهَا مُسْتَهْدِفُونَا
جَفَانِيْ عِنْدَ رُؤْيَتِهِمْ رُقَادِيْ	☆	وَوَاصَلَنِيْ صُدَاعٌ لَنْ يَبِينَا
وَكِدْتُ أُحِسُّ أَنَّ الْأَرْضَ مَادَتْ	☆	وَجَوَّفَ الْغَمْرُ أَوْشَكَ يَحْتَوِينَا
إِلَىٰ لِأَوْلَادِ يَا عَبَّاسُ أَمْحُوْ	☆	خَطَايَ وَأَغْسِلُ الْعَارَ الْمُبِينَا

قُوَيْمَ اللّٰهِ مَا الْقُلَلَ الرَّوَاسِيْ	☆	كَحَمْلِ ظِلَامَةِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَا
فَأَزْجَيْنَا الْخُطٰى فِي الْمَهْلِ حَتّٰى	☆	طَوَيْنَا مِنْهُ قَاحِلَةً شَطُوْنَا
فَأَدْرَكْنَا الْعَجُوْزَ عَلٰى قَتَادٍ	☆	وَقَدْ أَغْضَتْ مِنَ التَّعَبِ الْجُفُوْنَا
وَجَفَّتْ قِدْرُهَا فَوْقَ الْأَثَافِيْ	☆	فَكَانَ ثِمَالُهَا كِدْرًا وَطِيْنَا
فَأَفْرَغَهَا، وَأَنْعَمَهَا دَقِيْقًا	☆	بِيُمْنَاهُ، وَدَسَّ بِهِ السَّمُوْنَا
وَكَادَ الْوَقْدُ تَحْتَ الْقِدْرِ يَخْبُوْ	☆	فَأَوْلَجَ فِيْ بَقَايَاهُ غُصُوْنَا
مُكِبًّا لَايُشَبِّطُهُ دُخَانٌ	☆	تَنَاوَلَ مَنْخَرَيْهِ وَالْعُيُوْنَا
يُجِيْدُ الطَّبْخَ تَحْرِيْكًا وَغَلْيًا	☆	كَأَنَّكَ تُشْهِدُ الطَّاهِيَ الْفَطِيْنَا
فَأَنْضَجَهُ وَنَحْنُ بِجَانِبَيْهِ	☆	أَبٰى إِصْرَارُهُ أَنْ يَسْتَعِيْنَا
وَأَسْرَعَ -وَالْبَشَاشَةُ مِلْءُ فِيْهِ-	☆	بِتَلْقِيْمِ الصِّغَارِ الْجَائِعِيْنَا
يَتَامٰى مَا حَنَا أَحَدٌ عَلَيْهِمْ	☆	وَلَا عَرَفُوْا سِوَاهُ أَبًا حَنُوْنَا
وَمَالَ إِلَى الْعَجُوْزِ وَقَالَ: مَهْلًا	☆	أَقِلِّيَ اللَّوْمَ وَالْتَزِمِي السُّكُوْنَا
سَنَذْكُرُ لِلْأَمِيْرِ بَلَاكِ إِنَّا	☆	إِلٰى عَرْشِ الْإِمَارَةِ مُنْتَمُوْنَا
كَفَاكِ كَآبَةٌ وَطَوًى وَسُهْدٌ	☆	فَنَامِيْ مِلْءَ جَفْنِكِ وَاصْبَحِيْنَا

- وہ چلے اور میں بھی ان کے پیچھے ہولیا گویا ہم خوشی خوشی ایک ضرورت کے لیے جارہے ہیں۔
- رات کی تاریکی میں ہم ان کے پیچھے چلے اور کتے بھونک رہے تھے اور ہمارا پیچھا کررہے تھے۔
- یہانتکہ تک ہم بیت المال تک پہنچ گئے اور وہاں سے انہوں نے جمع شدہ مال کو نکالا۔
- وہاں تھوڑی دیر بھی نہ گذرنے پائی تھا کہ میں نے گٹھری اٹھایا اور انہوں نے پسا ہوا آٹا
- ہم وہاں سے لوٹے اور آٹا ان پر گر رہا تھا تو ان کے رخسار اور پیشانی آٹے سے آلودہ ہوگئے۔
- قریب تھا کہ بوجھ کے نیچے دب جائیں لیکن اس کے باوجود اطمینان سے لمبی

مسافت طے کرلی۔

- تو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ان پر رکھا تو گویا کہ میں نے ایک ایسے پتھر پر ہاتھ رکھا جو ٹس سے مس نہیں ہونے والا ہے۔ یعنی جب میں نے انکے بوجھ کو اٹھانے کی کوشش کی تو انہوں نے شدید انکار کیا۔
- حضرت عمرؓ نے کہا چپ رہ۔ کیا تو اٹھائے گا میرے گناہوں کو جس دن مجرموں کو سزا دی جائے گی۔
- اے عباس تو ان بچوں کی طرف چل ان بچوں کی پریشانیاں دور کرنے کی کوشش کریں۔
- کیا ہم ہر دن طرح طرح کے کھانے کھائیں اور وہ بھوک سے بلبلاتے رہیں۔
- ہم ہمیشہ اپنی حویلیوں میں آرام کرتے ہیں اور وہ اپنی جھونپڑیوں میں پریشان ہوتے رہیں۔
- ہم پرواہ کئے بغیر آرام میں زندگی بسر کرتے رہیں اور وہ مصائب کے شکار رہیں۔
- ان کے احوال دیکھنے کے بعد میری نیند اڑ جاتی ہے اور مجھے ایک ایسی تکلیف پہنچتی ہے جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔
- مجھے محسوس ہونے لگا کہ زمین پھیل رہی ہے قریب ہے کہ رات کا اندھیرا مجھ پر چھا جائے۔
- اے عباس آؤ ہم بچوں کے پاس چلیں اور اپنی غلطیوں (گناہوں) کو مٹائیں اور شرمندگی کو دور کریں۔
- تو بخدا بہت سے لوگ شاکی نہیں ہیں کمزوروں کے ظلم کے بوجھ کے مانند (یعنی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ظلم سہہ رہے ہیں اور شکایت نہیں کرتے)
- ہم نے دھیرے دھیرے قدم بڑھایا یہاں تک کہ ہم نے خار دار وادیوں کو بھی طے کرلیا۔
- ہم نے بڑھیا کی پریشانی کو دیکھ لیا اس نے تھکن سے اپنی آنکھوں کو بند کرلیا ہے۔
- چولہے کے اوپر اس کی ہانڈی خشک ہو چکی ہے اور جھاگ گدلی مٹی کی طرح تبدیل ہو چکی ہے۔

- اسے انڈیل دیا اور اپنے ہاتھ سے اس میں آٹا بھر دیا اور گھی میں ملا دیا۔
- آگ ہانڈی کے نیچے بجھنے لگی تو اس نے باقی ٹہنیوں کو اس میں داخل کر دیا۔
- مسلسل وہ لگے رہے دھوئیں نے انہیں اس سے روکا نہیں حالانکہ ان کی آنکھیں اور ناک دھوئیں کھا رہی تھیں۔
- ہلا کر اور جوش دے کر کھانے کو اچھا کر رہے ہیں گویا کہ اے مخاطب تم ایک بہتر کھانا بنانے والا دیکھ رہے ہو۔
- تو انہوں نے کھانا بنایا اور ہم ان کی بغل میں تھے اور مدد چاہنے کے سلسلہ میں انکار کرتے رہے۔
- چھوٹے بچوں کو کھلانے میں جلدی کر رہے تھے اس حال میں کہ ان کے چہرے پر بشاشت تھی۔
- وہ ایسے یتیم ہیں کہ ان پر کوئی بھی شفقت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا اور انہوں نے ان کے سوا کسی کو اپنا مشفق نہیں جانا۔
- امیر المومنینؓ بڑھیا کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا لعن وطعن کم کیجئے اور اطمینان رکھئے
- عنقریب ہم آپ کی مصیبتوں کو امیر المومنینؓ کے سامنے پیش کریں گے اس لیے کہ ہم حکومت سے منسلک ہیں۔
- آپکی مصیبت، بھوکا رہنا اور جاگنا بہت ہو چکا تو اب آپ آرام کیجئے اور صبح کیجئے۔

وَكَانَ غَدً لَدِىٰ عُمُرَ رَهِيباً	☆	عَلَيهَا حَيثُ أَدرَكَتِ اليَقِينَا
لَدَىٰ عُمَرَ، وَقَدْ رَشَقَتْ سَهَاماً	☆	مِنَ التَّنْدِيدِ بَاتَ بِهَاطَعِينَا
فَيَالَكَ مَوْقِفاً حَرَجاً تَمَنَّتْ	☆	لِشِدَّةِ رَوْعِهَا أَلَّا تَكُونَا
وَلٰكِنَّ نَالَهَا مِنْهُ الْتِفَاتٌ	☆	نَفَىٰ عَنْهَا التَّأَثُّرَ وَالشُّجُونَا
فَأَجْزَلَ لِدفْدُهَا بَعْدَ اِعْتِذَارٍ	☆	وَبَدَّلَ شِدَّةَ الأَيَّامِ لِينًا
فَرَاحَتْ وَهِيَ تَرْوِیْ عَنْهُ عَدَلاً	☆	وَإِحْسَانا وَفَرْطَ تُقىً وَدِينًا

- کل ہو کر وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ حضرت عمرؓ ہیں تو بڑھیا پر کپکپی طاری ہو گئی۔

- وہ عمرؓ کے پاس آئی اس حال میں کہ وہ لعن وطعن کا تیر چلا چکی ہے اور رات طعن وتشنیع میں کٹی ہے۔
- (بڑھیا اپنے نفس کو خطاب کر کے کہہ رہی ہے) اے نفس تیرے لیے یہ نقصان دہ موقع ہے شدت خوف کی وجہ سے تمنا کر رہی ہے کہ اے کاش ایسا نہ ہوتا۔
- حضرت عمرؓ کی نظر نے اس کو تاڑ لیا اور اس کی گھبراہٹ اور غم کو دور کر دیا۔
- حضرت عمرؓ نے معذرت کرنے کے بعد بڑھیا کو عنایت کیا اور اس کی پریشان حال زندگی کو خوشحالی میں تبدیل کر دیا۔
- بڑھیا نے راحت کی سانس لی اور حضرت عمرؓ کے عدل وانصاف، احسان، تقویٰ اور دینداری کو بیان کرنے لگی۔

كَذَا كَانَ الخَلِيْفَةُ مِنْ قَدِيْمٍ ☆ مِثَلاً لِلْمُلُوْكِ الصَّالِحِيْنَا

- زمانۂ قدیم کے خلفاء کے کارنامے صالح بادشاہوں کے لیے عبرت ناک مثال (قابل تقلید) ہے۔



اَلْاِمَامُ اَبُوْ حَامِدِ الْغَزَالِی

امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

حل لغات: غزلَ ، غزلا: روئی یا اون کاتنا، بٹ دینا (ض) صوف: اون، اونی کپڑا۔ لجا: پناہ لینا سہارا لینا۔ (ف) عیّار: آوارہ گرد، بے مشغلہ۔ وافاہ: موافاۃ: اچانک آنا۔ تصدّی لہ: پیچھا کرنا، تعاقب کرنا، انجام دینے کی کوشش کرنا۔ دعوی: کیس، دعوی، مقدمہ (ج) دعاوی۔ مُعَسْکر: فوجی کیمپ۔ بلاک۔ معسکرات: قھر: (ف) زیر کرنا، مغلوب بنانا، مجبور کرنا۔ خصْم: (ج) خصوم، خصیم: مقابل۔ مخالف۔ برِمَ، برمًا: تنگ دل ہونا۔ (س) اعترا: منسوب ہونا۔ صَادَفَ: اچانک ہونا، اتفاقا ہونا۔ مدارك: عقل وشعور۔ غوّاص: غوطہ خور۔

الْاِمَامُ أَبُوْ حَامِدِ الْغَزَالِیؒ

امام ابو حامد غزالی

وُلِدَ أَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ الْغَزَالِیُّ بِطُوْسَ سَنَةَ ٤٥٠ وَكَانَ وَالِدُهُ يَغْزِلُ الصُّوْفَ وَيَبِيْعُهُ فِي دُكَّانِهِ بِطُوْسَ، وَكَانَ فَقِيْرًا صَالِحًا لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ كَسْبِ يَدِهِ، وَيَطُوْفُ عَلَى الْمُتَفَقِّهَةِ وَيُجَالِسُهُمْ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِمْ بِمَا يُمْكِنُهُ، وَكَانَ إِذَا سَمِعَ كَلَامَهُمْ بَكٰى وَتَضَرَّعَ وَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يَرْزُقَهُ ابْنًا فَقِيْهًا وَاعِظًا فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَهُ، وَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَصّٰى بِهِ وَبِأَخِيْهِ أَحْمَدَ إِلٰى صَدِيْقٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ، فَلَمَّا مَاتَ أَقْبَلَ الرَّجُلُ عَلٰى تَعْلِيْمِهِمَا إِلٰى أَنْ فَنِيَ ذَالِكَ الَّذِيْ كَانَ خَلَّفَهُ لَهُمَا أَبُوْهُمَا، فَقَالَ لَهُمَا: اِعْلَمَا أَنِّيْ قَدْ أَنْفَقْتُ عَلَيْكُمَا مَا كَانَ لَكُمَا وَأَنَا رَجُلٌ فَقِيْرٌ لَا مَالَ لِيْ، فَأَرٰى أَنْ تَلْجَآ إِلٰى مَدْرَسَةٍ فَإِنَّكُمَا مِنْ طَلَبَةِ الْعِلْمِ فَيَحْصُلُ لَكُمَا قُوْتٌ يُعِيْنُكُمَا عَلٰى وَقْتِكُمَا، فَفَعَلَا ذٰلِكَ وَكَانَ هُوَ السَّبَبُ فِيْ سَعَادَتِهِمَا وَعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا۔

ترجمہ: ابو حامد محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ ۴۵۰ھ میں طوس میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم اون کات کر اپنی دکان میں بیچتے تھے، وہ ایک صالح غریب انسان تھے، اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔ وہ فقہاء کرام کی خدمت میں جاتے ان کی مجلس میں بیٹھتے اور بقدر استطاعت ان پر خرچ کرتے، جب ان کی باتیں سنتے تو روتے آہ وزاری کرتے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایک فقیہ واعظ بیٹے کی دعا کرتے، اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمالی، جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے اور اس کے بھائی احمد کو ایک اچھے خیرخواہ دوست کو وصیت کی (حوالے کیا) جب وہ وفات پاچکے تو جو کچھ ان کے والد نے ان دونوں کے لیے چھوڑا تھا اس کے ختم ہونے تک اس آدمی نے ان دونوں کی تعلیم پر توجہ دی، اور ان دونوں سے کہا جو تمہارا مال تھا میں نے اس کو تمہارے اوپر خرچ کر دیا، میں ایک فقیر آدمی ہوں میرے پاس کسی طرح کا کوئی مال نہیں، میرا خیال ہے تم دونوں مدرسہ سے منسلک ہو جاؤ اس لیے کہ تم طالب علم ہو کیوں کہ تمہیں وہاں سے روزی

ملے گی جو تمہیں وقت پر کام دے گی، تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور وہی ان کی سعادت اور درجہ کی بلندی کا سبب بنا۔

قَرَأَ الغَزَالِيُّ فِيْ صَبَاهُ طَرفًا مِنَ الفِقْهِ بِبَلدِهِ عَلٰى أَحْمَدَبْنِ مُحمد الرَّانِكَانِيْ ثُمَّ سَافَرَ إِلٰى جُرْجَانَ إِلٰى الإِمَامِ أَبِيْ نَصرْ الإِسْمَاعِيْلِيْ وَعَلَّقَ عَنهُ التَّعْلِيْقَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلى طُوْسَ، قَالَ الغَزَالِيُّ: قَطَعَتْ عَلَيْنَا الطَّرِيْقَ وَأَخَذَ العَيَّارُوْنَ جَمِيْعَ مَامَعِيْ وَمَضَوْا فَتَبِعْتُهُمْ فَالْتَفَت إِلٰى مَقْدَمِهِمْ وَقَالَ اِرْجِعْ وَيحَكَ ،وَإِلَّاهَلَكْتَ ،فَقُلْتُ لَهُ أَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ تَرْجُو السَّلَامَةَ مِنْهُ أَنْ تَرُدَّعَلَيَّ تَعْلِيْقَتِيْ فَقَطْ فَمَاهِيَ بِشَيْئٍ تَنْتَفِعُوْنَ بِهِ فَقَالَ لِيْ وَمَاهِيَ تَعلِيْقَتكَ؟ فَقُلْتُ كُتُبٌ فِي تِلْكَ المُخلَّاةِهَاجَرْتُ لِسَمَاعِهَا وَكِتَابَتِهَا وَمَعْرِفَةِعِلْمِهَا فَضَحِكَ وَقَالَ كَيْفَ تَدَّعِيْ أَنَّكَ عَرَفْتَ عِلْمَهَا وَقَدْ أَخَذْنَاهَامِنْكَ فَتَجَرَّدَتَ مِنْ مَعْرِفَتِهَا وَبَقِيْتَ بِلَاعِلْمٍ،ثُمَّ أَمَرَ بَعضَ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمَ إِلَيَّ المُخلَاةَ، قَالَ الغَزَالِيُّ هٰذَا مُسْتَنْطَقٌ أَنْطَقَهُ اللّٰهُ لِيُرْشِدُنِيْ بِهِ فِيْ أَمْرِيْ ،فَلَمَّا وَافَيْتُ طُوْسَ أَقْبَلْتُ عَلَى الاِشْتِغَالَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ حَتّٰى حِفَظْتُ جَمِيْعَ مَا عَلَّقْتُهُ،وَصِرْتُ بِحَيْثُ لَوْاقُطِعَ عَلَيَّ الطَّرِيْقَ لَمْ أَتَجَرَّدْ مِنْ عِلْمِيْ۔

ترجمہ: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بچپنے میں فقہ کی کچھ تعلیم اپنے شہر میں احمد بن محمد الراذ کانی سے حاصل کی، پھر جرجان میں حضرت الامام ابو نصر اسماعیلیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان سے وابستہ رہے (تعلیم حاصل کی) پھر وہاں سے طوس واپس ہو گئے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: راستے میں ڈاکہ پڑا اور جو کچھ ہمارے ساتھ تھا ڈاکوؤں نے لے لیا، اور چل پڑے میں نے ان کا پیچھا کیا تو ان کا قائد متوجہ ہوا اور اور کہا تیرا ناس ہو، لوٹ جا، ورنہ تو ہلاک و برباد ہو جائے گا میں نے کہا، میں آپ سے صرف وہ اپنی نوٹ شدہ کاپی چاہتا ہوں (مانگتا ہوں) وہ آپ کے لیے کار آمد چیز نہیں ہے تو اس نے کہا نوٹ کیا ہے؟ میں نے کہا وہ کتابیں ہیں جس کو سننے، لکھنے اور علم سیکھنے کے لیے میں نے ہجرت کی ہے تو وہ ہنسا اور بولا کہ تم کیسے دعویٰ کرتے ہو کہ تم نے اس کے علم کو حاصل کر لیا اگر ہم نے تم سے

اسے لے لیا ہے تو معرفت سے خالی رہ جائے گا اور جاہل رہ جائے گا، پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا تو اس نے مجھے وہ جھولا حوالہ کر دیا۔ غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس سے جواب دلوایا تاکہ وہ مجھے اس کے ذریعہ سے میرے کام میں رہنمائی کرے جب میں طوس آیا تو ان تمام چیزوں کو جو میں نے نوٹ کیا تھا تین سال میں اسے یاد کر لیا میں ایسا ہو گیا کہ اگر یہ چوری بھی ہو گئیں تو میں علم سے خالی نہیں رہوں گا۔

وَقَدِمَ الغَزَالِيُّ نِيسَافُورَ وَلَازَمَ إِمَامَ الحَرَمَيْنِ وَجَدَّ وَاجْتَهَدَ حَتَّى بَرَعَ فِي المَذْهَبِ وَالخِلَافِ وَالجَدَلِ وَالأَصْلَيْنِ وَالمَنْطِقِ، وَقَرَأَ الحِكْمَةَ وَالفَلْسَفَةَ وَأَحْكَمَ كُلَّ ذَلِكَ، وَفَهِمَ كَلَامَ أَرْبَابِ هٰذِهِ العُلُومِ وَتَصَدَّى لِلرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَإِبْطَالِ دَعَاوِيهِمْ، وَصَنَّفَ فِي كُلِّ فَنٍّ مِنْ هٰذِهِ العُلُومِ كُتُبًا جَلِيلَةً۔

ترجمہ: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور گئے اور امام الحرمینؒ کی صحبت اختیار کی اتنی محنت و مشقت کی کہ مذہب، بحث و مناظرہ، قرآن و حدیث اور منطق وغیرہ میں مہارت حاصل کر لی اور حکمت و فلسفہ کی بھی تعلیم حاصل کی، تمام چیزوں کو مضبوط تر کر لیا، ان اہل علم کے کلام کو سمجھا اور ان کے مخالفین کی تردید کی کوشش کی اور ان کے دعوؤں کو باطل کیا اور ان علوم میں سے ہر ہر فن پر کتابیں لکھیں۔

وَلَمَّا مَاتَ إِمَامُ الحَرَمَيْنِ خَرَجَ الغَزَالِيُّ إِلَى المُعَسْكَرِ قَاصِدًا الوَزِيرَ نِظَامَ المُلْكِ، إِذْ كَانَ مَجْلِسُهُ مَجْمَعَ أَهْلِ العِلْمِ فَنَاظَرَ الأَئِمَّةَ وَالعُلَمَاءَ فِي مَجْلِسِهِ وَقَهَرَ الخُصُومَ وَظَهَرَ كَلَامُهُ عَلَيْهِمْ وَاعْتَرَفُوا بِفَضْلِهِ وَتَلَقَّاهُ الصَّاحِبُ بِالتَّعْظِيمِ وَالتَّبْجِيلِ وَوَلَّاهُ تَدْرِيسَ مَدْرَسَةِ بِبَغْدَادَ وَأَمَرَهُ بِالتَّوَجُّهِ إِلَيْهَا، فَقَدِمَ بَغْدَادَ فِي سَنَةِ ٤٨٤ وَدَرَّسَ بِالنِّظَامِيَّةِ وَأَعْجَبَ الخَلْقَ حُسْنُ كَلَامِهِ وَكَمَالُ فَضْلِهِ وَفَصَاحَةُ لِسَانِهِ وَنِكَتُهُ الدَّقِيقَةُ وَإِشَارَاتُهُ اللَّطِيفَةُ وَأَحَبُّوهُ، وَأَقَامَ عَلَى تَدْرِيسِ العِلْمِ وَنَشْرِهِ بِالتَّعْلِيمِ وَالفُتْيَا وَالتَّصْنِيفِ مُدَّةً عَظِيمَ الجَاهِ زَائِدَ الحِشْمَةِ عَالِيَ الرُّتْبَةِ مَسْمُوعَ الكَلِمَةِ مَشْهُورَ الإِسْمِ، وَعَلَتْ حِشْمَتُهُ وَدَرَجَتُهُ فِي

بُغْدَادَ حَتّٰی كَانَتْ تَغْلِبُ حَشْمَةَ الْأَكَابِرِ وَالْأُمَرَاءِ وَدَارَ الْخِلَافَةِ۔

ترجمہ: جب امام الحرمین کا انتقال ہو گیا تو غزالی رحمۃ اللہ علیہ فوجی کیمپ میں وزیر نظام الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے کیوں کہ ان کی مجلس اہل علم کی مجلس تھی، انہوں نے ان کی مجلس میں علماء وائمہ سے مناظرہ کیا اور مخالفین کو زیر کیا اور غالب آ گئے، انہوں نے ان کے فضل وکمال کا اعتراف کیا، وزیر نے ان کا اعزاز واکرام کیا اور اپنے مدرسہ بغداد کی تدریسی خدمات سپرد کیں، ۴۸۴ھ میں بغداد تشریف لے گئے اور درس نظامی کی تعلیم دی۔ اور عوام کو اپنی میٹھی گفتگو، کمال فضل زبان کی فصاحت دقیق نکتے اور لطیف اشارے سے خوش کیا تو انہوں نے ان کو بہت پسند کیا تدریس، تعلیم وعلم، فتاوی، تصانیف کی نشرواشاعت کے عظیم عہدہ پر فائز رہے مزید یہ کہ مرتبہ بلند ہوا، مقبول ہوئے اور نام ان کا مشہور ہوگیا بغداد میں مرتبہ اونچا ہوا حتی کہ اکابر امراء، دار الخلافہ کے رتبہ سے بھی ان کا رتبہ بڑھ گیا۔

ثُمَّ تَبَرَّمَتْ نَفْسُهُ مِمَّا كَانَ فِيهِ مِنَ الْجَاهِ وَكَثْرَةِ الطَّلَبَةِ وَالْإِقْتِدَارِ عَلَى الْعُلُومِ وَتَدْرِيسِهَا وَاعْتَرَاهُ شَكٌّ فِي الْعُلُومِ وَظَهَرَ لَهُ أَنَّهُ لَا مَطْمَعَ فِي سَعَادَةِ الْآخِرَةِ إِلَّا بِالتَّقْوٰى وَكَفِّ النَّفْسِ عَنِ الْهَوٰى، وَالْإِقْبَالُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔ وَأَنَّ ذٰلِكَ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِالْأَعْرَاضِ عَنِ الْجَاهِ وَالْمَالِ، وَفَكَّرَ فِي نَفْسِهِ فَإِذَا هُوَ مُقْبِلٌ عَلٰى عُلُومٍ غَيْرِ مُهِمَّةٍ وَلَا نَافِعَةٍ فِي طَرِيقِ الْآخِرَةِ، وَتَفَكَّرَ فِي نِيَّتِهِ فَإِذَا هِيَ غَيْرُ خَالِصَةٍ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَتَيَقَّنَ أَنَّهُ عَلٰى خَطَرٍ، وَلَمْ يَزَلْ يُفَكِّرُ فِي مُفَارَقَةِ بَغْدَادَ وَتَرْكِ التَّدْرِيسِ قَرِيبًا مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ حَتّٰى غَلَبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَاعْتُقِلَ لِسَانُهُ عَنِ التَّدْرِيسِ وَأَوْرَثَ ذٰلِكَ حُزْنًا فِي الْقَلْبِ بَطَلَ مَعَهُ قُوَّةُ الْهَضْمِ وَتَعَدّٰى إِلٰى ضُعْفِ الْقُوٰى حَتّٰى يَئِسَ مِنْهُ الْأَطِبَّاءُ وَأَشَارُوا عَلَيْهِ بِالتَّرْوِيحِ، وَخَفَّ عَلَيْهِ الْأَعْرَاضُ عَنِ الْجَاهِ وَالْمَالِ فَفَارَقَ بَغْدَادَ، وَفَرَّقَ مَا كَانَ مَعَهُ مِنَ الْمَالِ وَلَمْ يَدَّخِرْ إِلَّا قَدْرَ الْكَفَافِ، وَحَجَّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ثُمَّ دَخَلَ الشَّامَ وَأَقَامَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ لَا شُغْلَ لَهُ إِلَّا الْعُزْلَةَ وَالْخَلْوَةَ وَالرِّيَاضَةَ وَالْمُجَاهَدَةَ، اشْتِغَالًا بِتَزْكِيَةِ النَّفْسِ وَتَهْذِيبِ الْأَخْلَاقِ وَتَصْفِيَةِ الْقَلْبِ لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ

تَوَجَّهَ إِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَجَاوَرَ بِهٖ مُدَّةً ثُمَّ عَادَ إِلٰى دِمَشْقَ وَاعْتَكَفَ بِالْمَنَارَةِ الْغَرْبِيَّةِ مِنَ الْجَامِعِ، وَصَنَّفَ التَّصَانِيْفَ الْمَشْهُوْرَةَ لَمْ يُسْبَقْ إِلَيْهَا، مِثْلُ إِحْيَاءِ عُلُوْمِ الدِّيْنِ، وَصَادَفَ دُخُوْلُهٗ يَوْمًا الْمَدْرَسَةَ الْأَمِيْنِيَّةَ فَوَجَدَ الْمُدَرِّسَ يَقُوْلُ "قَالَ الْغَزَالِيُّ" وَهُوَ يُدَرِّسُ مِنْ كَلَامِهٖ، فَخَشِيَ الْغَزَالِيُّ عَلٰى نَفْسِهِ الْعُجْبَ، فَفَارَقَ دِمَشْقَ وَأَخَذَ يَجُوْلُ فِي الْبِلَادِ فَدَخَلَ مِنْهَا إِلٰى مِصْرَ وَتَوَجَّهَ مِنْهَا إِلَى الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ فَأَقَامَ بِهَا مُدَّةً، وَاسْتَمَرَّ يَجُوْلُ فِي الْبُلْدَانِ وَيَزُوْرُ الْمَشَاهِدَ وَيَرُوْضُ نَفْسَهٗ وَيُجَاهِدُهَا وَاسْتَفَادَ مِنْ صُحْبَةِ الشَّيْخِ أَبِيْ عَلِيِّ الْفَارْمِدِيِّ وَانْكَشَفَتْ عَلَيْهِ عُلُوْمٌ وَحِكَمٌ، وَعَلَتْ مَدَارِكُهٗ وَعَادَ إِلَى الْوَطَنِ وَآثَرَ الْعُزْلَةَ.

ترجمہ: جاہ وحشمت، کثرت طلاب، ورسوخ فی العلم کی وجہ سے دل میں تنگی محسوس ہونے لگی اورعلوم میں شک ہونے لگا، اوران کے لیے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ سعادت اخرویہ کی خواہش کی تکمیل تقویٰ اختیار کرکے نفسانی خواہشات کوروک کراور اللہ سے لولگا کر ہی ہوسکتی ہے۔ یہ چیزیں جاہ ومال سے کنارہ کشی سے ہی پوری ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے دل میں سوچا کہ میں ایسے علم پر توجہ دے رہاہوں جو آخرت کے لیے کارآمد نہیں اور نہ ہی جس کی کوئی اہمیت ہے۔ اور نہ ہی میری نیت خالصاًلوجہ اللہ ہے توانہیں یقین ہوگیاکہ میں خطرناک راستے پرہوں برابر بغداد کوچھوڑنے کی فکر کرنے لگے اور تقریباًچھ مہینے کے بعد تدریسی سلسلہ ختم کردیا یہاں تک کہ وہ چیز ان پرغالب آگئی، اور پڑھنے پڑھانے سے زبان رک گئی، دل میں غم گھر کرگیا، قوت ہاضمہ بیکار ہوگیا، کمزوری بڑھتی گئی یہاں تک کہ اطباء ان سے ناامید ہوگئے اورانہیں آرام کامشورہ دیا جاہ وحشمت کا بوجھ ہلکا ہوا توبغداد چھوڑدیا، مال ودولت کواپنے سے جدا کردیااور بقدرضرورت جمع کرلیا، انہوں نے بیت اللہ کاحج کیا پھرشام تشریف لے گئے اور وہاں تقریباًدوسال مقیم رہے، خلوت، ریاضت ومجاہدہ کے علاوہ کوئی مشغولیت نہ رہی اصلاح نفس، تہذیب اخلاق، ذکراللہ کے لیے تصفیہ قلب میں مشغول رہے، پھرآپ نے بیت المقدس کارخ کیااور ایک مدت تک اس کے پڑوس میں رہے پھر دمشق لوٹ گئے اور جامع کے مغربی منارہ میں قیام کیااور احیاء العلوم جیسی مشہورومعروف کتاب تصنیف کی، اچانک ایک دن مدرسہ امینیہ جاناہواتومعلم کویہ کہتے پایا۔ "قال الغزالی"

(غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا) وہ ان کی کتاب کا درس دے رہا تھا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو تکبر کا خوف ہوا تو انہوں نے دمشق کو چھوڑ دیا اور ملک میں سیاحت کرنے لگے، مصر گئے، اسکندریہ کا سفر کیا اور ایک مدت تک وہاں قیام کیا، مسلسل شہروں میں گھومتے رہے دیکھنے والی چیزوں کا مشاہدہ کرتے، اپنے آپکو خوش کرتے اور مجاہدہ کرتے، اسی دوران انہوں نے شیخ ابو علی فارمدیؒ کی صحبت سے استفادہ کیا اور علوم و حکم کا ان پر انکشاف ہوا، عقل و شعور بام عروج کو پہنچا پھر اپنے وطن لوٹ گئے اور تنہائی اختیار کرلی۔

وَأُلْزِمَ بِالْعَوْدِ إِلٰى نِيْسَافُوْرَ وَالتَّدْرِيْسُ بِهَا فِي الْمَدْرَسَةِ النِّظَامِيَّةِ فَأَجَابَ إِلٰى ذٰلِكَ بَعْدَ تَكْرَارِ الْمُعَاوَدَاتِ، وَدَرَّسَ مُدَّةً يَسِيْرَةً وَكُلُّ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ مِمَّا فَتَحَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّرِيْقِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مَدِيْنَةِ طُوْسٍ وَاتَّخَذَ إِلٰى جَانِبِ دَارِهِ مَدْرَسَةً لِلْفُقَهَاءِ وَزَاوِيَةً لِلصُّوْفِيَّةِ وَوَزَّعَ أَوْقَاتَهُ عَلٰى وَظَائِفِ مِنْ خَتْمِ الْقُرْآنِ وَمَجَالَسَةِ أَرْبَابِ الْقُلُوْبِ وَالتَّدْرِيْسِ لِطَلَبَةِ الْعِلْمِ وَإِدَامَةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَسَائِرِ الْعِبَادَاتِ، بِحَيْثُ لَا تَخْلُوْ لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِهِ وَلَحَظَاتُ مَنْ مَعَهُ عَنْ فَائِدَةٍ إِلٰى أَنْ اِنْتَقَلَ إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ ١٤ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ ٥٠٥ھ

ترجمہ: نیشاپور لوٹنے اور مدرسہ نظامیہ میں پڑھانے پر مجبور کئے گئے تو انہوں نے ان کے مسلسل اصرار پر یہ ذمہ داری قبول کرلی اور کچھ دنوں تک تدریسی خدمات انجام دیں لیکن ان کا دل سلوک پر لگا ہوا تھا، وہاں سے وہ طوس لوٹ گئے اور اپنے گھر کے بغل میں فقہاء و صوفیاء کے لیے مدرسہ بنایا، اور انہوں نے اپنے اوقات، ختم قرآن، اہل قلوب کی مجلس، طلباء علوم نبویؐ کی تعلیم، نماز روزہ اور ساری عبادات پر تقسیم کردیئے تاکہ اپنا اور ساتھ رہنے والوں کا کوئی لمحہ بھی بے فائدہ خالی نہ رہے، یہاں تک پیر کے دن ۱۴ر جمادی الآخر ۵۰۵ھ کو دار فانی سے کوچ کرگئے۔

قَالَ أَخُوْهُ أَحْمَدُ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَقْتَ الصُّبْحِ تَوَضَّأَ أَخِيْ أَبُوْحَامِدٍ وَصَلَّىٰ وَقَالَ: عَلَيَّ بِالْكَفَنِ فَأَخَذَهُ وَقَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَقَالَ سَمْعاً وَطَاعَةً لِلدُّخُوْلِ عَلَى الْمَلِكِ، ثُمَّ مَدَّ رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ

القِبلَةَ وَمَاتَ قَبلَ الإسفَارِ۔

وَكَانَتْ خَاتِمَةُ أَمرِهِ إقبَالَهُ عَلَىٰ حَدِيْثِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَجَالَسَةُ أَهْلِهِ وَمُطَالَعَةِ الصَّحِيْحَيْنِ اَلْبُخَارِىْ وَمُسْلِمٍ، وَمَاتَ وَكِتَابُ الصَّحِيْحِ لِلْبُخَارِىِ عَلَىٰ صَدْرِهِ۔

كَانَ الغَزَالِيُ رَحِمَهُ اللهُ شَدِيْدَ الذكاءِ سَدِيْدَ النَّظْرِ عَجِيْبَ الفِطْرَةِ عَالِيَ الهِمَّةِ مُفْرِطَ الإدرَاكِ، قَوِيَّ الحافِظَةِ بَعِيْدَ الغَوْرِ غَوَّاصاً عَلَى المَعَانِي الدقِيْقَةِ مُنَاظِراً قَوِىَ الحُجَّةِ۔

ترجمہ:ان کے برادر محترم احمدؒ نے فرمایا کہ جب پیر کا دن آیا تو میرے بھائی ابو حامد نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا: مجھے میرا کفن دو کفن کو پکڑا بوسہ دیا اپنی نظروں کے سامنے رکھا اور کہا بندہ مالک حقیقی کے پاس جانے کے لیے تیار ہے، پھر اپنے دونوں پیروں کو پھیلا دیا اور قبلہ رخ لیٹ کر صبح سے قبل دم توڑ دیا۔ ان کا آخری عمل حدیث رسولؐ پر توجہ محدثین کی مجلسوں کا اختیار کرنا اور صحیحین (بخاری و مسلم) مطالعہ کرنا تھا۔ وفات کے وقت بخاری شریف ان کے سینے پر تھی۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ذہین وفطین، صاحب الرائے، خوبصورت، عالی ہمت، دور بین، قوی الحافظہ محقق ومدقق اور مناظر انسان تھے۔



بَيْنَ وَالِدٍ جُنْدِيٍّ وَوَلَدٍ فَقِيه

فقیہ بیٹے اور فوجی باپ کے درمیان

حل لغات:جندی :سپاہی، رمح:(ج) رماح: لاٹھی جس کے سرے پر نیزہ لگا ہوتا ہے۔ نیزہ۔ حرمۃ:عزت، عظمت۔ منجمیح:شور وغل، ہنگامہ: بعث: (ج) بعوث: پیغام، مشن، وفد، غاز: حملہ آور، فاتح (ج) غزاۃ۔

خَرَجَ فَرُوخُ اَبُوعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِى المَبْعُوثِ إِلىٰ خُرَاسَانِ أَيَّامَ بَنِى أُمَيَّةَ غَازِيًا ، وَوَلَدُ رَبِيْعَةَ حَمَلٌ فِى بَطْنِ أُمِّهٖ، وَخَلَّفَ عِنْدَ زَوْجَتِهٖ أُمّ

رَبِيْعَةَ ثَلاثِيْنَ أَلفَ دِيْنَار،فقدِمَ المَدِيْنَةَ بَعْدَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَهُوَ رَاكِبٌ فَرَساً فِيْ يَدِهِ رُمْحٌ، فَنزَلَ عَنْ فَرَسِهِ ثُمَّ دَفَعَ البَابَ بِرُمْحِهِ فَخَرَجَ رَبِيْعَة، فَقَالَ لَهُ يَاعَدُوَّاللّٰهِ أَتَهْجِمُ عَلَىٰ مَنْزِلِيْ؟ فَقَالَ لَا، وَقَالَ فَرُّوْخُ يَاعَدُوَاللّٰهِ أَنْتَ رَجُلٌ دَخَلْتَ عَلَىٰ حُرْمَتِيْ ،فَتَوَاثَبَا وَتَلَبَّبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِصَاحِبِهِ حَتَّىٰ اجتَمَعَ الجِيْرَانُ ،فَبَلَغَ مَالِكَ بْنُ أَنَسٍ، وَالمَشْيَخَةُ فأتَوْ يُعِيْنُوْنَ رَبِيْعَةَ،فَجَعَلَ رَبِيْعَةُ يَقُوْلُ،وَاللّٰهِ لَاأُفَارِقُكَ إِلَّا عِنْدَ السُّطْلانِ وَجَعَلَ فَرُّوْخُ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَاأُفرقتك اِلا بِالسُّلْطَانِ، وَأَنْتَ مَعَ اِمْرَأتِيْ ،وَكَثُرَ الضَجِيْجُ، فَلَمَّابَصُرُوْا بِمَالِكٍ سَكَتَ النَاسُ كُلُّهُمْ فَقَالَ مَالِكٌ أَيُهَا الشَّيْخُ لَكَ سَعَةٌ فِي غَيْرِ هٰذِهِ الدَّارِ،فَقَالَ الشَّيْخُ هِيَ دَارِيْ وَأَنَا فَرُّوْخُ مَوْلَىٰ بَنِي فَلَانٍ فَسَمِعَتْ اِمْرَأتُهُ كَلَامَهُ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ:هٰذَا زَوْجِيْ ،وَهٰذَا اِبْنِيْ الَّذِيْ خَلَفْتَهُ وَأَنَا حَامِلٌ بِهِ، فَاعْتَنَقَا جَمِيْعاً وَبَكِيَا، فَدَخَلَ فَرُّوْخُ المَنْزِلَ وَقَالَ هٰذا اِبْنِي؟ قَالَتْ نَعَمْ! قَالَ فَأَخْرِجِي المَالَ الَّذِيْ لِيْ عِنْدَكِ، وَهٰذِهِ مَعِيْ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِيْنَار،فَقَالَتْ المَالُ قَدْدَفَنْتُهُ وَأَنَا أُخْرِجُهُ بَعْدَ أَيَّامٍ۔

ترجمہ: فروخ ابو عبد الرحمٰن بنی امیہ کے دور خلافت میں وفد کے ساتھ خراسان کو فتح کرنے کے لیے نکلے اور ان کا لڑکا ربیعہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، وہ اپنی بیوی ام ربیعہ کے پاس تیس ہزار دینا چھوڑ گئے ۲۷ سال کے بعد گھوڑے پرسوار ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے مدینہ واپس ہوئے۔ اپنے گھوڑے سے اترے اور نیزہ سے دروازہ کھولا، ربیعہ نکلا، اور کہا اے اللہ کے دشمن کیا تو میرے مکان پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو انہوں نے کہا نہیں: بلکہ تو اللہ کا دشمن ہے تو نے میری عزت کو پامال کیا ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ دونوں نے ایک دوسرے پر حملہ کیا اور اپنے ساتھیوں کو آواز دی: پڑوسی جمع ہوگئے یہ خبر مالک بن انسؒ اور شیوخ کو پہنچی تو وہ ربیعہ کی مدد کے لیے پہنچے، ربیعہ کہنے لگے، واللہ میں تمہیں بادشاہ کے سامنے جدا کردوں گا، فروخ کہنے لگے واللہ میں تمہیں بادشاہ کے ذریعہ یہاں سے نکالوں گا کیوں کہ تو میری عورت کے ساتھ ہے، شور وغل زیادہ ہو گیا، جب لوگوں نے حضرت مالکؒ کو دیکھا تو تمام کے تمام خاموش ہو گئے، حضرت مالکؒ نے کہا: جناب والا آپ اس

گھر کے علاوہ بھی رہ سکتے ہیں تو شیخ نے کہا: یہ تو میرا گھر ہے اور میں فروخ ہوں اور فلاں کا مولی ہوں ان کی بیوی ان کی بات سن کر باہر نکلی اور بولیں: یہ میرے شوہر ہیں، اور یہ میرا وہ بیٹا ہے جس کو وہ میرے حمل میں چھوڑ کر گئے تھے، پس دونوں نے معانقہ کیا اور روئے، فروخ گھر میں داخل ہوئے اور بیوی سے کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے؟ ان کی بیوی نے کہا ہاں! تو فروخ نے کہا جو مال میں تیرے پاس چھوڑ کر گیا تھا اسے نکال، اور میرے ساتھ یہ چار ہزار دینار ہیں، تو انکی بیوی نے کہا مال کو میں نے دفن کر دیا ہے چند دنوں بعد اسے نکالوں گی۔

فَخَرَجَ رَبِيعَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَجَلَسَ فِي حَلْقَتِهِ وَأَتَاهُ مَالِكُ بنُ أَنَسٍ، وَالْحَسَنُ بنُ زَيْدٍ، وَابْنُ أَبِي عَلِيِّ اللَّهَبِيُّ وَالْمَسَاحِقِي، وَأَشْرَافُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَحْدَقَ النَّاسُ بِهِ، فَقَالَتْ اِمْرَأَتهُ اخْرُجْ صَلِّ فِيْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ، فَخَرَجَ فَصَلَّى، فَنَظَرَ إِلَى حَلْقَةٍ وَافِرَةٍ، فَأَتَاهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَفَرَّجُوا لَهُ قَلِيْلاً، وَنَكَسَ رَبِيعَةَ رَاسَهُ يُوْهِمُهُ أَنَّهُ لَمْ يَرَهُ، وَعَلَيْهِ طَوِيْلَةٌ، فَشَكَّ فِيْهِ أَبُوعَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَقَالُوا لَهُ هٰذا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ الرحمن فَقَالَ أَبُوعَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ ابْنِيْ، فَرَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِوَالِدَتِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ وَلَدَكِ فِيْ حَالَةٍ مَارَأَيْتُ أَحَداً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أُمُّهُ، أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ ثَلَاثُوْنَ أَلْفَ دِيْنَارٍ، أَوْهٰذَا الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ مِنَ الْجَاهِ؟ قَالَ لَا وَاللّٰهِ، إِلَّا هٰذَا، قَالَتْ فَإِنِّيْ أَنْفَقْتُ الْمَالَ كُلَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ فَوَاللّٰهِ مَاضَيَّعْتِهِ۔ (تاريخ بغداد للخطيب، ج٨ص ٤٢١، ٤٢٢)

ترجمہ: ربیعہ مسجد کی طرف نکلے اور اپنے حلقہ درس میں بیٹھ گئے، مالک بن انس حسن بن زید اور ابن ابی علی اللہبی والمساحقی آئے، اور اشراف مدینہ تشریف لائے اور لوگوں نے انہیں گھیر لیا تو ان کی بیوی نے ان سے کہا جائیے اور مسجد نبوی ﷺ میں نماز ادا کیجئے، گئے اور نماز ادا کی، اور ایک بڑا مجمع دیکھا وہاں گئے اور تھوڑی دیر رُکے لوگوں نے ان کے لیے جگہ بنادی، ربیعہ نے گردن جھکالی گویا انہوں نے دیکھا ہی نہیں اور انہوں نے اس کو طول دیا۔ ابو عبد الرحمن کو شک ہوا تو انہوں نے کہا یہ کون شخص ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ ربیعہ بن ابو

عبد الرحمن ہیں، ابو عبد الرحمن نے کہا اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کو عزت وعظمت سے نوازا ابو عبد الرحمن اپنے گھر لوٹے تو ان کی والدہ سے کہا میں نے تیرے بیٹے کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ اہل علم وفقہ میں سے کسی کو نہیں دیکھا۔ تو ان کی والدہ نے کہا کیا آپ کو وہ تیس ہزار دینار زیادہ پسند ہیں یا یہ جو اس کو جاہ وعظمت حاصل ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں واللہ مجھے تو یہی ان کا رتبہ پسند ہے، ان کی بیوی بولی! تو میں نے آپ کے تمام مال کو اس پر خرچ کر دیا ہے، ابو عبد الرحمٰن بولے کہ واللہ تم نے اسے ضائع نہیں کیا۔

☆☆☆

فَاكِهَةُ الهِنْدِ

ہندوستان کا میوہ

حل لغت: فاكهة: میوہ (ج) فواكه: نباهة: شہرت، عز وشرف۔ سمو: بلندی، عظمت روضة: باغیچہ۔ سرسبز زمین۔ (ج) رياض۔ مختوم: مہر لگا ہوا۔ سیل بند۔ دَرّ (ج) درور۔ دودھ، خیر، کثیر، خوبی، کمال: بهيّ: خوبصورت، دلفریب، خوش منظر، عبرة: آنسو (ج) عبرات: حسرة: افسوس: پچھتاوا، دَوْحَة: بڑا اور پھیلا ہوا درخت، صبّ: عاشق، فریفتہ، (ج) صبون، صنق: تالی بجانا (ن) سَجَعَ: (ف) کبوتر اور چڑیا وغیرہ کا بولنا۔ خلاعة: آوارگی۔

إِنْ كُنْتَ تَبْغِيْ أَطْيَبَ اللَّذَاتِ	☆	فَعَلَيْكَ صَاحِ بِأَنْبُهِ الثَّمَرَاتِ
فِيْ حُسْنِ مَرْأَى فِي نَبَاهَةِ سِيْرَةٍ	☆	فِيْ لُطْفِ ذَاتٍ فِي سُمُوِّ صِفَاتٍ
يَاحُسْنُ حُمْرَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَصُفْرَ	☆	تِهَا عَلَى الأَشْجَارِ فِيْ الرَّوْضَاتِ
وَتَرَى ثِمَاراً عَلَّقَتْ فِيْ غُصْنِهَا	☆	مَخْتُوْمُ رَاحٍ فِي أَكُفِّ سُقَاةٍ
لَمْ يَخْتَلِفْ كَمِثَالِهَا الأَثْمَارُ فِي	☆	الأَلْوَانِ وَالأَذْوَاقِ وَالهَيْئَاتِ
هٰذَا، وَلَاتَحْسِبَهُ صِنْفاً وَاحِداً	☆	بَلْ جُمْلَةُ الأَصْنَافِ مُخْتَلِفَاتٌ
سُبْحَانَ مَنْ بِالفَضْلِ فَضَّلَهَا عَلَى	☆	أَشْهٰى مَذُوْقَاتٍ وَمَشْمُوْمَاتٍ

عمدہ بو ؟

بِالْجَامِعِيَّةِ فَاقَتِ الْأَثْمَارَ كَا ☆	الإِنْسَانِ فَاقَ جَمِيعَ حَيَوَانَاتِ

ترجمہ: اگر تم لذیذ چیزوں میں سے سب سے عمدہ چیز چاہتے ہو تو تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم آم کے پھل کو اختیار کرو۔

- کیوں کہ وہ دیکھنے میں اچھا ہوتا ہے اور اس کا اندرونی حصہ عمدہ ہوتا ہے ذات کے اعتبار سے نفیس ہے۔ صفات کے اعتبار سے عالی ہے۔
- کیا ہی سرخ، پیلے اور ہرے رنگ کے یہ پھل درختوں پر باغیچوں میں لٹکے ہوئے ہیں۔
- تم دیکھو گے پھلوں کو ڈالیوں میں لٹکے ہوئے ہیں جس کی سیراب کرنے والوں نے آب پاشی کی ہے۔
- رنگ ذائقہ، اور شکل وصورت میں کوئی پھل اسکی طرح مختلف طرح کا نہیں ہوتا۔
- اسے تم صرف ایک ہی قسم مت سمجھو بلکہ جملہ اقسام مختلف ہوتے ہیں۔
- پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے فضل وکرم سے تمام لذیذ سے لذیذ مذوقات مشمومات پر اس کو برتری عطا کی۔
- وہ اپنی جامعیت کی بنیاد پر تمام پھلوں پر فوقیت رکھتا ہے جیسے انسان جمیع حیوانات پر

جَلَّ الْقَدِيرُ الْفَرْدُ مَنْ فِي ثَمْرَةٍ	☆	بِالصُّنْعِ يَجْمَعُ سَائِرَ الثَّمَرَاتِ
وَإِذَا تَجَلَّى فِي الْغُصُونِ رَأَيْتَهُ	☆	دَانِي الصِّفَاتِ بَعِيدَ مَوْصُوفَاتِ
لِلّٰهِ دَرُّ بَهَائِهَا وَ وَفَائِهَا	☆	مِنْ غُصْنِهَا تَنْفَكُّ بِالْعَبَرَاتِ
لِلْمَرْءِ فِيهِ مُنْتَهَى حَاجَاتِهِ	☆	تُغْنِيهِ عَنْ مَاءٍ وَعَنْ أَقْوَاتِ
وَإِذَا دَعَاكَ اللّٰهُ صَاحِ فُوَاتَهُ	☆	وَتَمَتَّعَنَّ بِهِ قُبَيْلَ فَوَاتِ
فَإِذَا انْقَضَتْ أَيَّامُهُ كَالْبَرْقِ لَا	☆	يُجْدِيكَ حِينَئِذٍ سِوَى الْحَسَرَاتِ
لَا غَرْوَ إِنْ قَصُرَتْ مَدَاهَا إِنَّ أَيَّا	☆	مَ السُّرُورِ تَمُرُّ كَالسَّاعَاتِ
يَا صَاحِ مَا هٰذَا الْجُمُودُ فَقُمْ بِنَا	☆	نَخْرُجُ إِلَى الْأَنْهَارِ وَالدَّوْحَاتِ
فَالْغَيْمُ تَبْكِي مِثْلَ صَبٍّ هَائِمٍ	☆	وَالْبَرْقُ يَضْحَكُ نَحْوَ مُبْتَسِمَاتِ

- اللہ تعالیٰ نے ایک پھل میں خصوصیت پیدا کی ہے جو تمام پھلوں کو جامع ہے۔

- جب تم اسے ٹہنیوں میں ظاہر دیکھو گے تو تم اسے دیکھو گے اور موصوفات (جز) سے دور ہیں۔
- اس کی عمدگی اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کی ڈالیوں سے محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ جدا ہونے کے وقت آنسو بہاتی ہے۔
- لوگوں کے لیے اس میں اس کی ضرورت کی تکمیل ہے جو اس کو کھانا اور پانی سے بے نیاز کر دیتا ہے۔
- جب اللہ تعالیٰ اس کے ختم ہونے پر مطلع کر دے تو اس کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اس سے لطف اندوز ہو جا۔
- کیوں کہ جب اس کا موسم بجلی کی طرح گذر جائے گا تو اس وقت سوائے افسوس کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔
- اگر اس کی موت کم ہو جائے تو کوئی تعجب نہیں کیوں کہ خوشی کے ایام گھنٹوں کی طرح گذر جاتے ہیں۔
- اے مخاطب! یہ جمود کیوں آؤ ہمارے ساتھ ہم نہروں اور درختوں کی طرف نکلیں
- کیوں کہ بادل محبت کرنے والے عاشق کی طرح رو رہا ہے اور بجلی ہنسنے والی کی طرح ہنس رہی ہے۔ (بادل پانی برسا رہا ہے اور بجلی چمک رہی ہے)۔

وَالْوَرَقُ يُصَفِّقُ بِاتِّفَاقِ غُصُونِهَا	☆	وَالطَّيْرُ يَسْجَعُ بِاخْتِلَافِ لُغَاتِ
أَوَمَا تَرَى الْمَاءَ الْمُبَارَكَ كَيْفَ أَ	☆	نْبَتَ سَائِرَ الْأَزْهَارِ وَالْحَبَّاتِ
فَدَعِ التَّنَسُّكَ سَاعَةً بِخَلَاعَةٍ	☆	نَقْضِي فَرَائِضَ هٰذِهِ الْأَوْقَاتِ
نَلْهُو وَنَرَامَى الثِّمَارَ وُجُوهَهَا	☆	وَقُشُورَهَا بِبَدَائِعِ الْحَرَكَاتِ
نَفْرِي شُرُورَ الدَّهْرِ عَنَّا يَوْمَنَا	☆	بِتَرَنُّمٍ يُحْيِي الْعِظَامَ رُفَاتِ
وَلَئِنْ يَلُمْكَ اللَّائِمُونَ فَقُلْ لَهُمْ	☆	الْاِضْطِرَارُ يُبِيحُ مَحْظُورَاتِ

(الشيخ ذو الفقار علی الديوبندی)

- پتے ڈالیوں کے اتفاق سے تالیاں بجا رہے ہیں اور پرندے مختلف زبانوں میں گا رہے ہیں۔

- کیا تم نے پانی کو نہیں دیکھا کیسے اس نے تمام پھولوں اور دانوں کو اگایا۔
- تھوڑی دیر کے زہد و تقویٰ کو چھوڑدے اور آزادی کے ساتھ ان اوقات کے مقتضیات کو مدنظر رکھتے ہوئے دن گذاریں۔
- اور پھلوں کے چہروں اور چھلکوں سے انوکھی حرکات میں کھیل کود کریں۔
- ان دنوں ہم سے مصائب زمانہ ختم ہو جاتے ہیں اور ترنم سے ٹوٹی ہڈیوں میں جان پیدا ہو جاتی ہے۔
- اگر لعنت و ملامت کرنے والے لعن وطعن کریں تو ان سے کہنا ضرورت ممنوعات کو جائز کردیتی ہے۔



حَدِيْثُ الْقَمَرِ

﴿۱﴾ چاند کی گفتگو

حل لغات: مَتَّع: لطف اندوز کرنا۔ مستفید ہونا۔ سُلّم: سیڑھی، زینہ، (ج) سلالم: قدم: پیر، فٹ (ج) اقدام، ذِراع: بازو، ہاتھ قدیم پیمانہ، نیم گز، (ج) اذرع: بسیط: سہل، معمولی۔ ساطع: چمکدار: عام: سال (ج) اعوام۔ البعد الشاسع: طویل فاصلہ: شررٌ: غصہ۔

كَانَتِ السَّمَاءُ مُصْحِيَةً لَاغَيْمَ فِيهَا، وَاللَّيْلَةُ مُقْمِرَةٌ، وَكَانَ هِشَامٌ يُطَالِعُ الْقَمَرَ كَأَنَّمَا يُطَالِعُ فِي كِتَابٍ۔

وَكَانَ أَبُوْهُ يَرَىٰ ذٰلِكَ فِيْ اللَّيَالِي الْمُقْمِرَةِ فَأَرَادَ أَنْ لَّا يُضَيِّعَ هٰذَا النَّظَرَ وَلَا يَخْلُوْ مِنْ دَرْسٍ۔

قَالَ الْوَالِدُ يَاهِشَامُ أَرَاكَ تَنْظُرُ إِلَى الْقَمَرِ طَوِيْلاً كَأَنَّكَ تَتَمَتَّعُ بِمَنْظَرِهِ۔

هِشَامٌ:- نَعَمْ يَا أَبِيْ إِنَّ مَنْظَرَهُ جَمِيْلٌ جِدّاً لَأَكَادُ أَمْلأُ عَيْنِيْ مِنْهُ، وَلَوْ

قَدَرْتُ لَصَعَدْتُ إِلَيْهِ بِسُلَّمٍ۔

اَلْوَالِدُ:- وَكَمْ تَقْدِرُ بَعْدَهُ يَاهِشَامُ وَأَيَّ سُلَّمٍ أَوْمَنَارَةٍ تَرَاهَا تُكْفِيكَ لِلصُّعُوْدِ إِلَى الْقَمَرِ۔

ترجمہ: آسمان صاف وشفاف تھا کوئی بادل نہیں تھا چاندنی رات تھی اور ہشام چاند کو بغور دیکھ رہا تھا گویا کہ وہ کتاب مطالعہ کر رہا ہو۔ اور اس کے والد محترم یہ ماجرا اس چاندنی رات میں دیکھ رہے تھے، پس انہوں نے چاہا اس کی یہ نظر بے کار نہ جائے اور کسی عبرت سے خالی نہ ہو۔ والد نے کہا اے ہشام تم کو چاند کی طرف بہت دیر سے دیکھتے ہوئے دیکھ رہا ہوں گویا کہ تو اس کے منظر سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔

ہشام: ہاں اے ابا جان کیوں کہ اس کا منظر بہت خوبصورت ہے میں اپنی آنکھ کو اس کے منظر سے نہیں پھیر سکتا اگر میں اس پر استطاعت رکھتا تو سیڑھی کے ذریعہ اس تک پہنچ جاتا۔

والد: اے ہشام تم کتنی استطاعت رکھتے ہو کونسی ایسی سیڑھی یا کونسا ایسا منارہ دیکھا ہے جو چاند پر چڑھنے کے لیے کافی ہو؟

هِشَامٌ:- إِنِّيْ لَمْ أَرَ يَاأَبِيْ سُلَّماً رَفِيْعاً جِدّاً، وَلٰكِنِّيْ أَقْدِرُ إِذَا كَانَتْ هُنَالِكَ مَنَارَةٌ اِرْتِفَاعُهَا ضِعْفَ مَنَارَةِ قُطْبِ الدِّيْنِ فِيْ دِهْلِيْ لَأَمْكَنَ الصُّعُوْدَ إِلَى الْقَمَرِ۔

اَلْوَالِدُ:- وَكَمْ اِرْتِفَاعُ مَنَارَةِ قُطْبِ الدِّيْنِ يَاهِشَامُ۔

هِشَامٌ:- سَمِعْتُ أَنَّ اِرْتِفَاعَهَا مِائَتَانِ وَاثْنَتَانِ وَأَرْبَعُوْنَ قَدَمًا أَوْثَمَانُوْنَ ذِرَاعاً وَذٰلِكَ اِرْتِفَاعٌ كَبِيْرٌ۔

اَلْوَالِدُ:- سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّكَ وَلَدٌ بَسِيْطٌ، إِنَّ الْقَمَرَيَاوَلَدِيْ يَبْعُدُ مِنَ الْأَرْضِ مِأَتَيْ أَلْفٍ وَخَمْسِيْنَ أَلْفَ مِيْلٍ وَهُوَ أَقْرَبُ الْكَوَاكِبِ إِلَى الْأَرْضِ۔

هِشَامٌ:- فَفِيْ كَمْ مُدَّةٍ يَصِلُ الْاِنْسَانُ إِلَى الْقَمَرِ إِذَاسَافَرَ إِلَيْهِ؟

اَلْوَالِدُ:- إِذَاسَافَرَالْاِنْسَانُ إِلَى الْقَمَرِ فِيْ قِطَارٍ يَسِيْرُ خَمْسِيْنَ مِيْلًا فِيْ سَاعَةٍ فَإِنَّهُ يَصِلُ إِلَى الْقَمَرِ فِيْ نَحْوِ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ۔

وَإِذَاكَانَتِ الطَّائِرَةُ تَطِيرُ خَمْسَ مِأَةَ مِيْلٍ فِيْ سَاعَةٍ فَالْإِنْسَانُ يَصِلُ إِلٰى القَمَرِ بِالطَّائِرَةِفِيْ يَوْمَيْنِ وَعِشْرِيْنَ سَاعَةً۔

ہشام: میں نے کوئی بہت اونچی سیڑھی نہیں دیکھی، لیکن مجھے قدرت ہے جب وہاں کوئی ایسامینار ہو جس کی اونچائی قطب مینار سے کئی گنازیادہ ہو تواس کے ذریعہ سے چاند پر چڑھا جاسکتا ہے۔

والد: اے ہشام قطب مینار کی اونچائی کتنی ہے؟

ہشام: میں نے سنا ہے کہ اسکی اونچائی دو سو بیالیس فٹ ہے یا ۸۰ رگز ہے، اور یہ بہت اونچائی ہے

والد: سبحان اللہ بلاشبہ تو بھولا ہے، اے میرے لخت جگر چاند زمین سے دو لاکھ پچاس ہزار میل دوری پر ہے وہ ستاروں سے قریب ہے۔

ہشام: جب آدمی چاند کا سفر کرے تو کتنی مدت میں پہنچ سکتا ہے؟

والد: ایک گھنٹہ میں پچاس میل چلنے والی ٹرین کے ذریعہ انسان چاند کا سفر کرے تو وہ سات مہینے میں چاند پر پہنچے گا۔ اور جب پانچ سو میل فی گھنٹہ پرواز کرنے والا ہوائی جہاز کے ذریعہ چاند کا سفر کریگا تو ہوائی جہاز سے دو دن اور بیس گھنٹے میں پہنچے گا۔

هِشَامٌ:- يَاسُبْحَانَ اللّٰهِ!وَسَمِعْتُكَ يَاأَبِيْ تَقُولُ إِنَّ القَمَرَ أَقْرَبَ لكَوَاكِبُ إِلَىَ الْأَرْضِ فَهَلِ القَمَرُكَوْكَبٌ؟

اَلْوَالِدُ:- نَعَمْ يَاوَلَدِيْ اَلْقَمَرُ وَالشَّمْسُ وَالأَرْضُ وَالنُّجُوْمُ كُلُّهَا كَوَاكِبٌ، مِنْهَا القَرِيْبُ وَمِنْهَاالبَعِيْدُ، وَمِنْهَاالصَّغِيْرُوَمِنْهَا الْكَبِيْرُ۔

هِشَامٌ:- شَيْءٌ غَرِيْبٌ،فَهَلِ الشَّمْسُ أَقْرَبُ الكَوَاكِبُ إِلَىَ الْأَرْضِ وَلِذٰالِكَ نُوْرُهَا سَاطِعٌ وَقَوِيٌّ جِداً؟

اَلْوَالِدُ: - لَايَاوَلَدِيْ اَلشَّمْسُ تَبْعُدُ مِنَ الْأَرْضِ مِقْدَارَتِسْعِيْنَ مِلْيُوناً وَثَلَاثَةَ مَلَايِيْنَ ،فَالْإِنْسَانُ يَصِلُ إِلَىَ الشَّمْسِ فِى ذٰلِكَ الْقِطَارِ فِى مَأتِي عَامٍ وَعَشَرَةَ أَعْوَامٍ۔

ہشام: سبحان اللہ! اے ابا محترم میں نے آپکو کہتے ہوئے سنا کہ چاند زمین سے ستاروں کے مقابل میں قریب ہے تو کیا چاند ستارہ ہے؟۔

والد: ہاں اے بیٹے چاند، سورج، زمین، تارے تمام کے تمام کواکب ہیں۔ ان میں سے کچھ قریب ہیں بعض بعید ہیں، بعض چھوٹے اور بعض بڑے ہیں۔

ہشام: عجیب وغریب چیز ہے تو کیا سورج تمام ستاروں کے مقابلے میں زمین سے قریب ہے کیا اسی وجہ سے اس کی روشنی چمکدار اور بہت زیادہ تیز ہوتی ہے؟

والد: نہیں بیٹے سورج زمین سے ۹ر کروڑ تیس لاکھ میل کے بقدر دور ہے انسان مذکورہ ٹرین کی رفتار سے ۲۱۰ر سال میں پہنچے گا۔

هِشَامٌ:- اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِأَيِّ شَيْءٍ هِيَ سَاطِعَةٌ وَاضِحَةٌ جِدًّا؟

اَلْوَالِدُ:- لِأَنَّهَا أَكْبَرُ مِنَ الْأَرْضِ مِلْيُوْنٍ وَثَلَاثَ مِأَةَ أَلْفِ مَرَّةٍ، وَلَوْلَا هٰذَا الْبُعْدُ الشَّاسِعُ لَكَانَتْ أَسْطَعَ وَأَوْضَحَ۔

هِشَامٌ:- وَهَلْ هٰذِهِ النُّجُوْمُ الَّتِيْ نَرَاهَا كَالنُّقْطَةِ صَغِيْرَةٌ جِدًّا۔

اَلْوَالِدُ:- لَا يَا وَلَدِيْ إِنَّ بَعْضَ النُّجُوْمِ أَكْبَرُ مِنَ الشَّمْسِ بِكَثِيْرٍ، وَلٰكِنَّهَا أَبْعَدُ عَنْهَا كَذٰلِكَ بِكَثِيْرٍ، حَتّٰى إِنَّ بَعْضَهَا لَا يُرٰى إِلَّا بِالْمُكَبِّرَةِ۔

ہشام: اللہ اکبر یہ کس چیز کی وجہ سے اتنا چمکدار ہے اور اتنا زیادہ روشن ہوتا ہے؟

والد: اس لیے کہ وہ زمین سے ۱۳ر لاکھ گنا بڑا ہے، اگر یہ طویل فاصلہ نہ ہوتا تو اور زیادہ چمکدار اور روشن ہوتا۔

ہشام: یہ تارے جس کو ہم نقطہ کے مانند دیکھتے ہیں کیا یہ بہت چھوٹے ہیں؟

والد: نہیں بیٹے بعض تارے تو سورج سے بہت بڑے ہوتے ہیں لیکن وہ اس سے بہت دور ہیں حتی کہ کچھ تو صرف دوربین سے نظر آسکتے ہیں۔



حَدِيْثُ الْقَمَرِ

﴿۲﴾ چاند کی گفتگو

حل لغات: غلیظ: (ج) غلاظ: سخت، موٹا، گاڑھا، عمران: آبادی۔

هِشَامٌ:- وَكَيْفَ النَّاسُ فِيْ عَالِمَ الْقَمَرِ، وَكَيْفَ دِيَانَتُهُمْ وَأَخْلَاقُهُمْ، وَكَيْفَ الْمَسَاجِدُ وَالْمَدَارِسُ؟ وَهَلْ فِي الْمَدَارِسِ اِخْتِبَارٌ سَنَوِيٌّ وَكُتُبٌ صَعْبَةٌ وَمُعَلِّمُوْنَ غِلَاظٌ؟

اَلْوَالِدُ:- إِنَّكَ لَسَئُوْلٌ وَحَدِيْثٌ، وَهَلْ إِذَا اَخْبَرْتُكَ بِأَنَّ عَالَمَ الْقَمَرِ لَيْسَ فِيْهِ مَدَارِسٌ أَوْ هُنَالِكَ مَدَارِسٌ وَلٰكِنَّ لَيْسَ فِيْهَا اَخْتِبَارٌ وَامْتِحَانٌ، وَالْمُعَلِّمُوْنَ كُلُّهُمْ رَحْمَةٌ وَشَفَقَةٌ لَايُعَاقِبُوْنَ وَلَايَغْضَبُوْنَ فَهَلْ تُهَاجِرَ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى الْقَمَرِ؟

هِشَامٌ:-نَعَمْ يَا أَبِيْ إِذَا هَاجَرْتَ مَعِيْ وَهَاجَرْتُ مَعَنَا أُمُّنَا وَأُسْرَتُنَا، وَلٰكِنِّيْ أَعُدُّكَ بِأَنِّيْ اَقْرَأُ هُنَالِكَ۔

ہشام: چاند کی دنیا میں لوگ کیسے ہوتے ہیں؟ ان کی دیانت ان کے اخلاق کیسے ہوتے ہیں؟ مساجد و مدارس کیسے ہوتے ہیں؟ کیا مدارس میں سالانہ امتحان مشکل کتابیں اور سخت اساتذہ ہوتے ہیں؟

والد: تم بہت سوال کر رہے ہو اور بول رہے ہو۔ جب میں تمہیں بتادوں کہ چاند کی دنیا میں مدارس نہیں ہیں یا وہاں مدرسے ہیں لیکن ان میں امتحان نہیں ہوتا، اساتذہ سب کے سب مشفق و مہربان ہیں نہ سزا دیتے ہیں اور نہ ہی غصہ ہوتے ہیں تو کیا تم زمین سے چاند کی طرف ہجرت کرو گے؟

ہشام:۔ ہاں ابا جان! جب آپ میرے ساتھ ہجرت کریں گے والدہ اور خاندان والے تو میں بھی ہجرت کروں گا لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ وہاں میں پڑھوں گا۔

اَلْوَالِدُ- يُؤْسِفُكَ أَنَّ الْقَمَرَ لَيْسَ فِيْهِ عُمْرَانٌ وَلَايُوْجَدُ فِيْهِ السُّكَّانُ بَلْ هُوَ قَاعٌ صَفْصَفٌ لِأَنَّ الْبَرْدَ هُنَالِكَ شَدِيْدٌ لَايُطِيْقُهُ الْاِنْسَانُ۔

هٰذَا مَاوَصَلَ إِلَيْهِ الإِنْسَانُ وَانْتَهىٰ إِلَيْهِ عِلْمُهُ إِلىٰ هٰذَاالوَقْتِ وَمَنْ يَدْرِىْ لَعَلَّهُ يَثْبُتُ خِلَافَ ذٰلِكَ غَداً فَإِنَّ عِلْمَ الإِنْسَانِ نَاقِصٌ، وَهُوَ كَالكَوْكَبِ السَّيَّارِ يَتَحَوَّلُ وَيَتَغَيَّرُ۔

فَقَدْ نَقَضَ العِلْمُ الحَدِيْثُ العِلْمَ القَدِيْمَ وَمَنْ يَقْدِرُ أَنْ يَقُوْلَ إِنَّهُ لَا يَنْقُضُ هٰذَاالحَدِيْثَ أَحْدَثُ مِنْهُ وَأَحْكَمُ مِنْهُ، فَالآلَاتُ تَتَحَسَّنُ وَتَرْتَقِى وَالإِنْسَانُ فِىْ إِكْتِشَافٍ وَإِخْتِبَارٍ۔

والد:- افسوس کہ چاند میں آبادی نہیں اور نہ ہی رہنے والے پائے جاتے ہیں بلکہ وہ چٹیل میدان ہے اسی وجہ سے وہاں ٹھنڈی سخت پڑتی ہے جس کو برداشت کرنے کی انسان میں طاقت نہیں۔ انسان اس نتیجہ پر پہنچا ہے اور اس کا مبلغ علم اب تک یہ تھا ممکن ہے کہ مستقبل میں اس کے برخلاف ثابت ہو کیوں کہ انسان کا علم ناقص ہے اور وہ چلنے والے پیالے کے مانند بدلتا رہتا ہے۔

جدید علم نے قدیم علم کو ختم کردیا اور کون کہہ سکتا ہے علم جدید نے علم قدیم کو ختم نہیں کیا اور وہ اس سے زیادہ مضبوط و مستحکم نہیں جب کہ آلات اچھے اور ترقی پذیر ہو رہے ہیں اور انسان اس کی جستجو میں ہے۔

فَبِالأَمْسِ كَانَ النَّاسُ يَعْتَقِدُوْنَ أَنَّ الشَّمْسَ تَدُوْرُ حَوْلَ الأَرْضِ وَأَنَّ الأَرْضَ سَاكِنَةٌ مُسَطَّحَةٌ، وَيَسْتَدِلُّوْنَ عَلىٰ ذٰلِكَ بِكُلِّ شَيْءٍ، ثُمَّ أَثْبَتُوا الدَّلَائِلَ وَالإِخْتِبَارَ أَنَّ الأَرْضَ مُسْتَدِيْرَةٌ كُرَوِيَّةُ الشَّكْلِ تَدُوْرُ حَوْلَ الشَّمْسِ، وَإِذَا خَالَفَ ذٰلِكَ إِنْسَانٌ رَأَىٰ إِلَيْهِ النَّاسُ شَزَراً، وَظَنُّوْا أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ القُرُوْنِ المَاضِيَةِ۔

ماضی میں لوگوں کا خیال تھا کہ سورج زمین کے اردگرد گھومتا ہے اور زمین ساکن میدان کی طرح ہے، اور اشیاء سے اس پر استدلال کرتے تھے پھر انہوں نے دلائل اور جستجو سے یہ ثابت کیا کہ زمین گول ہے گیند کی طرح جو سورج کے گرد گھومتی ہے، جب اس کی کوئی انسان مخالفت کرتا ہے تو لوگ اس کو غصہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور یہ خیال کرتے ہیں یہ قرون ماضیہ کے لوگوں میں سے ہے۔ ☆☆☆

حَدِيْثُ القَمَرِ ﴿٣﴾
چاند کی گفتگو

حل لغات: عارية ۔ادھار۔عارضی طور پر لی ہوئی چیز۔عارضی۔انعكس :پلٹنا۔الٹنا۔عکس پڑنا۔خَسَفَ :خسوفا دھنس جانا۔چاند کو گہن لگنا(ض)۔جِرم :جسم۔باڈی۔دَل(ج)اجرام:مصقول :چمکدار۔پالش کیاہوا۔اجاگر: تزحزح عن مكانه :اپنی جگہ سے ہٹنا۔نادر :نایاب۔عجیب۔

هِشَامٌ:-وَمِنْ أَيْنَ هٰذَا النُّوْرُ يَاأَبِىْ وَهَلْ هُنَالِكَ قَمَرٌ آخَرُ؟

اَلْوَالِدُ:- هٰذَا النُّوْرُ عَارِيَةٌ مِنَ الشَّمْسِ ،فَإِنَّ نُوْرَ الشَّمْسِ يَنْعَكِسُ فِى الْقَمَرِ فَيَسْتَنِيْرُ كَمَا يَنْعَكِسُ نُوْرُ الْمِصْبَاحِ فَتَسْتَنِيْرُ الْمِرْآةِ.

هِشَامٌ:-وَمَاهُوَ الْخُسُوْفُ يَاأَبِىْ ؟ فَقَدْرَأَيْتُ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ مَخْسُوْفاً ،وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَصَدَّقُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ۔

اَلْوَالِدُ:- اَلْقَمَرُيَدُوْرُ حَوْلَ الْأَرْضِ وَ.......................

هِشَامٌ:- وَهَلِ الْقَمَرُ أَصْغَرُ مِنَ الْأَرْضِ ؟

اَلْوَالِدُ:- نَعَمْ، الْأَرْضُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَمَرِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً فَالْقَمَرُ يَدُوْرُ حَوْلَ الْأَرْضِ ،وَالْأَرْضُ كَمَاعَلِمْتَ تَدُوْرُ مَعَ الْقَمَرِ حَوْلَ الشَّمْسِ فَإِذَاحَالَتِ الْأَرْضُ بَيْنَ الْقَمَرِ وَالشَّمْسِ أَصْبَحَتْ حِجَاباً لِلْقَمَرِ وَانْقَطَعَ عَنْهُ نُوْرُ الشَّمْسِ وَأَظْلَمَ الْقَمَرُ،فَإِذَاحَجَبَتِ الْأَرْضُ جِرْمَ الْقَمَرِكُلَّهُ اِحْتَجَبَ الْقَمَرُ كُلُّهُ،وَإِذَا حَجَبَتْ بَعْضَ جِرْمِهِ اِحْتَجَبَ وَأَظْلَمَ هٰذَاالْجُزْءُ فَقَطْ!

ترجمہ:-اباجان!یہ روشنی کہاں سے آتی ہے کیاوہاں کوئی دوسراچاند ہے؟

والد :-یہ روشنی سورج سے مستعار ہوتی ہے،اس لئے کہ سورج کی روشنی چاندمیں اثر انداز ہوتی ہے تووہ روشن ہوتاہے،جیسے کہ چراغ کی روشنی آئینہ میں منعکس ہوتی ہے توآئینہ روشن ہوجاتاہے۔

ہشام:-اے اباجان خسوف کیاہے؟میں نے جمعہ کی رات میں چاند کو گہن لگے دیکھااور لوگوں

کو صدقہ کرتے ہوئے اور نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

والد:- چاند زمین کے ارد گرد گھومتا ہے اور......

ہشام:- کیا چاند زمین سے چھوٹا ہے؟

والد:- ہاں، زمین چاند سے پچاس گنی بڑی ہے اس لئے چاند زمین کے ارد گرد گھومتا ہے۔ جیسا کہ تم کو معلوم ہے کہ زمین چاند کے ساتھ سورج کے ارد گرد گھومتی ہے تو جب چاند اور سورج کے درمیان زمین حائل ہو جاتی ہے تو زمین چاند کے لئے پردہ ہو جاتی ہے، سورج کی روشنی اس سے منقطع ہو جاتی ہے اور چاند تاریک ہو جاتا ہے۔ جب زمین چاند کے پورے جسم کو گھیر لیتی ہے تو پورا چاند چھپ جاتا ہے، اور جب بعض حصہ کو گھیر لیتی ہے تو وہ حصہ چھپ جاتا ہے اور صرف یہی حصہ تاریک ہو جاتا ہے۔

هِشَامٌ:- لَمْ أَفْهَمْ ذٰلِكَ جَيِّداً يَاأَبِيْ!

اَلْوَالِدُ:- أُنْظُرْ هٰذَا مِصْبَاحٌ مُنِيْرٌ، وَهٰذِهِ مِرْآةٌ مَصْقُوْلَةٌ وَقَدْ أَشْرَقَتِ الْمِرْآةُ بِنُوْرِ الْمِصْبَاحِ أَلَيْسَ كَذٰلِكَ يَاعَزِيْزِيْ؟

هِشَامٌ:- بَلىٰ يَاسَيِّدِيْ!

اَلْوَالِدُ:- وَلِمَاذَا أَظْلَمَتْ هٰذِهِ الْمِرْآةُ الْآنَ وَأَيْنَ ذَهَبَ النُّوْرُ الْمُنْعَكِسُ فِيْهَا؟

هِشَامٌ:- لِأَنَّكَ وَقَفْتَ بَيْنَهُمَا فَحَجَبْتَ النُّوْرَ عَنِ الْمِرْآةِ وَالْمِرْآةُ الْمِسْكِيْنَةُ لَيْسَ نُوْرُهَا فِيْهَا بَلْ يَأْتِيْهَا مِنَ الْمِصْبَاحِ۔

اَلْوَالِدُ:- صَدَقْتَ يَاوَلَدِيْ، وَكَذٰلِكَ الْقَمَرُ مَعَ الشَّمْسِ لَايَزَالُ مُسْتَنِيْراً بِنُوْرِهَا حَتّٰى يَحُوْلَ بَيْنَهُمَا حَائِلٌ، وَالْحَائِلُ هُوَ الْأَرْضُ فَقَطْ۔

ہشام:- اے ابا جان! میں اسے اچھی طرح نہیں سمجھ پایا۔

والد:- دیکھو! یہ روشن چراغ ہے اور یہ چمک دار آئینہ، چراغ کی روشنی سے آئینہ روشن ہو گیا اے عزیز کیا وہ ایسا نہیں؟

ہشام:- کیوں نہیں ابا جان = **والد**: اب یہ آئینہ کیوں تاریک ہو گیا، اس کی منعکس روشنی کہاں چلی گئی؟

ہشام:-اس لئے کہ آپ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوگئے جس سے آئینہ کی روشنی چھپ گئی، آئینہ میں اس کی اپنی روشنی نہیں ہے بلکہ چراغ سے آئی ہے۔

والد:-بیٹے تم نے سچ کہا ایسے ہی چاند مسلسل سورج کی روشنی سے روشن ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی چیز ان دونوں کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اور وہ حائل ہونیوالی صف زمین ہے

هِشَامٌ:- وَلِمَاذَا لَاتَحُولُ الْأَرْضُ دَائِماً بَيْنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَلِمَاذَا لَايَنْخَسِفُ الْقَمَرُ دَائِماً؟

الوَالِدُ:- أَحْسَنْتَ السُّؤَالَ،وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْقَمَرَ يَتَزَحْزَحُ قَلِيلاً عَنْ مَكَانِهِ فِيْ الدَّوَرَانِ فَلَاتَجْتَمِعُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالْأَرْضُ عَلىٰ خَطٍّ وَاحِدٍ إِلَّا فِي النَّادِرِ وَإِذَنْ يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ أَوْ تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ۔

هِشَامٌ:-وَلَابُدَّ أَنَّ الشَّمْسَ تَنْكَسِفُ إِذَاحَالَ الْقَمَرُ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالْأَرْضِ فَيَحْجُبُ نُوْرَ الشَّمْسِ عَنِ الْأَرْضِ بِطَبِيْعَةِ الحَالِ۔

الوَالِدُ:-إِنَّكَ لَوَلَدٌ فَطِنٌ، وَقَدْ أَصَبْتَ فِي الْقِيَاسِ۔

هِشَامٌ:-وَمَاذَا يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَعْمَلَ عِنْدَ الْكُسُوْفِ وَالْخُسُوْفِ؟

ہشام:-سورج اور چاند کے درمیان زمین ہمیشہ حائل کیوں نہیں ہوتی اور ہمیشہ چاند گہن کیوں نہیں ہوتا؟

والد:-تم نے اچھا سوال کیا،وہ اس لئے کہ چاند دھیرے دھیرے اپنی جگہ سے ہٹتا ہے تو سورج، چاند اور زمین ایک جگہ میں جمع نہیں ہوتے مگر بسا اوقات جمع ہو جاتے ہیں تو چاند گہن یا سورج گہن ہوتا ہے۔

ہشام:-جب سورج اور زمین کے درمیان چاند حائل ہو جائے تو سورج گہن ہونا یقینی ہے کیوں کہ وہ سورج کی روشنی زمین پر پڑنے سے روک دیتا ہے۔

والد:بلاشبہ تو ایک ذہین وفطین فرزند ہے اور تمہارا قیاس درست ہے۔

ہشام:-کسوف اور خسوف کے وقت ہمارے لئے کیا کرنا مناسب ہے؟

الوَالِدُ:- كَانَ النَّاسُ فِيْ قَدِيْمِ الزَّمَانِ يَعْتَقِدُوْنَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ إِنَّمَا يَنْكَسِفَانِ لِحَادِثَةٍ مُهِمَّةٍ فِيْ الْأَرْضِ لِمَوْتِ رَجُلٍ جَلِيْلٍ مَثَلاً،

وَمَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامِ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالُوْا إِنَّمَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ ابْنِ الرَّسُولِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ الْمُسْلِمُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَكْشِفَ مَا بِكُمْ"۔

وَقَالَ "إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ۔

والد:۔ قدیم زمانے میں لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ سورج اور چاند گہن زمین میں کسی عظیم حادثہ اور کسی بڑے آدمی کی وفات پر ہوتا ہے جیسے حضرت ابراہیم بن محمد علیہ السلام کا انتقال ہوا تو سورج گہن ہوا، تو لوگوں نے کہا کہ صاحب زادہ رسول عربی ﷺ کی وفات کی وجہ سے سورج گہن ہوا ہے، رسول اکرم ﷺ اٹھے اور اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے اور مسلمان بھی داخل ہوئے، تو رسول اکرم ﷺ نے ان کو دو رکعت نماز پڑھائی یہاں تک سورج روشن ہو گیا اور فرمایا "چاند اور سورج گہن کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو اور دعائیں کرو جب تک گہن ختم نہ ہو جائے، اور مزید فرمایا "یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں کسی کی موت اور کسی کی حیات کی وجہ سے گہن نہیں ہوتا جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف دوڑ پڑو۔



اَلسُّلْطَانُ مُظَفَّرُ حَلِيْمُ الْكُجْرَاتِيْ ﴿۱﴾

سلطان مظفر حلیم گجراتیؒ

حل لغات: السخا۔ فیاضی۔ النجدة۔ ریلیف، امداد۔ سدّ تغرة۔ رخنہ بند کرنا: سدالحاجات بکذا۔ ضرورتیں پوری کرنا۔ قريحة۔ عقل، ذہن، طبیعت (ج) قرائح۔ حاضرہ محاضرة۔ غالب آنا، لکچر دینا۔ طعن بالربح۔ خنجر وغیرہ مارنا، نیزہ مارنا۔ تفحص۔ تحقیق کرنا، جانچ پڑتال کرنا۔ تجس علی۔ سراغ لگانا، تفتیش کرنا۔ زیّ:

لباس، بھیس، روپ (ج) أزیاء۔ دَاهنة مداهنة: چکنا کرنا، چاپلوسی کرنا۔ نجر: تراشنا، ہموار کرنا (ن)۔ شَحَنَ: بھرنا، لوڈ کرنا، دور کرنا۔ القماش الثمین: قیمتی کپڑے۔ منیاء: بندرگاہ۔ سُلطة: اقتدار (ج) سلطات۔

اَلسُّلْطَانُ الفَاضِلُ العَادِلُ السُّلْطَانُ مُظَفَّرُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيهُ مُظَفَّرُ اِبْنُ مَحْمُودِ بْنِ مُحمدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ مُظَفَّرَ الكُجْرَاتِيُّ، أَبُو النَّصْرِ شَمْسُ الدِّيْنِ مُظَفَّرُ، شَاه الْحَلِيْمُ صَاحِبُ الرِيَاسَتَيْنِ، وُلِدَ يَوْمَ الخَمِيْسَ لِعَشَرٍ بَقِيْنَ مِنْ شَوَّالِ سَنَةَ خَمْسَ أَوْسَبْعِينَ وَثَمَانِ مِأَةٍ بِأَرْضِ كُجْرَاتَ، وَنَشَأَ فِيْ عَهْدِ السَّلْطَةِ وَرَضَعَ مِنْ لَبَانِ الْعِلْمِ وَتَنَبَّلَ فِيْ أَيَّامِ أَبِيْهِ، وَقَرَأَ عَلَى مَجْدِ الدِّيْنِ مُحمدِ بْنِ مُحَمَّدَ الأَيْجِي العَلاَّمَةَ وَعَلٰى غَيْرِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَأَخَذَ الحَدِيْثَ عَنْهُ وَعَنِ الشَّيْخِ الْمُحَدِّثُ جَمَالُ الدِّيْنَ مُحَمَّدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْمُبَارَكِ الْحُمَيْرِيِّ الْحَضَرمِيِّ الشَّهِيْرُ بِبَحْرَقٍ، وَتَدَرَّبَ فِي الْفُنُونِ الْحَرْبِيَةِ حتّٰى فَاقَ أَسْلاَفَهُ فِي الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ وَفِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الفَعَالِ الحَمِيْدَةِ، وَقَامَ بِالْمُلْكِ بَعْدَ وَالِدِهِ يَوْمَ الثَّلاَثَاء ثَالِثَ شَهْرِ رَمْضَانَ سَنَة٩١٧ مِنَ الْهِجْرَةِ وَافْتَتَحَ أَمْرَهُ بِالْعَدْلِ وَالسَّخَاءِ وَالنَّجْدَةِ وَالْجِهَادِ وَسَدِّ الثُّغُورِ وَإِكْرَامِ الْعُلَمَاءِ۔

ترجمہ:- بادشاہ کامل وعادل سلطان مظفر المحدثین والفقہاء مظفر بن محمود بن محمد بن احمد بن محمد بن مظفر، صاحب الریاستین ابوالنصر شمس الدین مظفر شاہ حلیم ۲۰ رشوال المکرم بروز جمعرات ۸۷۵ھ میں گجرات میں پیدا ہوئے اپنے باپ کے عہد حکومت میں پروان چڑھے اور تعلیم حاصل کی، علامہ مجد الدین محمد بن محمد ایجی وغیرہ علماء کرام سے تعلیم حاصل کی، اور حدیث کی تعلیم ان سے اور شیخ محدث وقت جمال الدین محمد بن عمر بن مبارک حمیری حضرمی معروف بحرق سے حاصل کی، فنون حربیہ کی مشق کی، اور علم وادب اور بہت سے اچھے کاموں میں اپنے اسلاف سے برتری حاصل کرلی، اپنے والد محترم کی وفات کے بعد ۳ر رمضان المبارک بروز منگل ۹۱۷ھ کو حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ عدل وانصاف، سخاوت

وفیاضی، امداد، جہاد، رخنہ بندی، اختلاف وانتشار کا قلع قمع اور علماء کرام کی عزت کرنا شروع کی۔

وَكَانَ غَايَةً فِي التَّقْوىٰ وَالْعَزِيْمَةِ وَالْعَفْوِ وَالتَسَامُحِ عَنِ النَّاسِ وَلِذٰلِكَ لَقَّبُوْهُ بِالسُّلْطَانِ الْحِلِيْمِ، وَكَانَ جَيِّدُ الْقَرِيْحَةِ سَلِيْمُ الطَّبْعِ، حَسَنَ الْمُحَاضَرَةِ عَارِفًا بِالْمُوْسِيْقىٰ، مُشَارِكاً فِيْ أَكْثَرِ الْعُلُوْمِ وَالْفُنُوْنِ، مَاهِراً فِيْ الْفُنُوْنِ الْحَرْبِيَّةِ. مِنَ الرَّمِيْ وَالضَّرْبِ بِالسَّيْفِ وَالطَّعْنِ بِالرِّمَاحِ وَالْفُرُوْسِيَّةِ وَالْمُصَارَعَةِ، خَطَّاطَاجَيِّدَ الْخَطِّ، كَانَ يَكْتُبُ النَسْخَ وَالثُّلُثَ وَالرِّقَاعَ بِكَمَالِ الْجَوْدَةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْقُرْآنَ الْحَكِيْمَ بِيَدِهِ ثُمَّ يَبْعَثُهُ إِلَى الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ، وَحِفَظَ الْقُرْآنَ فِي حَيَاةِ وَالِدِهِ فِي أَيَّامِ الشَّبَابِ۔

بہت بڑے متقی و پرہیز گار اور لوگوں کی غلطیوں اور خطاؤں کو معاف کرنے والے تھے، اسی وجہ سے لوگوں نے ان کو سلطان حلیم کے لقب سے ملقب کیا۔ ذہین وفطین، سلیم الطبع، بہترین خطیب، اور موسیقی جاننے والے تھے، اکثر علوم وفنون کے حامل اور فنون حربیہ (تیراندازی، تلوار چلانا، خنجر چلانا، گھوڑ سواری اور کشتی) میں ماہر تھے بہترین خطاط تھے، وہ خط نسخ، ثلث، رقاع اچھے انداز میں لکھتے تھے، قرآن شریف اپنے ہاتھ سے لکھ کر حرمین شریفین بھیجا کرتے تھے اور انہوں نے قرآن کریم جوانی میں ہی اپنے والد کی حیات میں حفظ کر لیا تھا۔

وَكَانَ يَقْتَفِيْ آثَارَ السُّنَّةِ السَنِيَّةِ فِي كُلِّ قَوْلٍ وَفِعْلٍ، وَيَعْمَلُ بِنُصُوصِ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ، وَرُبَّمَا يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيَبْكِيْ، وَيُكْرِمُ الْعُلَمَاءَ وَيُبَالِغُ فِيْ تَعْظِيْمِهِمْ وَكَانَ لَايَحْسُنُ الظَّنَّ بِمَشَايِخِ عَصْرِهِ فِيْ بِدَايَةِ حَالِهِ ثُمَّ مَالَ إِلَيْهِمْ۔

وَلَمْ يَزَلْ يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ وَيُصَلِّيْ بِالْجَمَاعَةِ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَلَمْ يَقْرُبِ الْخَمْرِ قَطُّ، وَلَمْ يَقَعْ فِيْ عِرْضِ أَحَدٍ، وَكَانَ يَعْفُوْ وَيُسَامِحُ عَنِ الْخَطَائِيْنَ، وَيَجْتَنِبُ الإِسْرَافِ وَالتَّبْذِيْرِ، وَبَذَلَ الْأَمْوَالَ الطَّائِلَةَ عَلىٰ غَيْرِ أَهْلِهَا.

ترجمہ:- ہر قول و فعل میں سنت مطہرہ کو اختیار کرتے تھے اور نصوص احادیث نبویہ پر عمل پیرا ہوتے، بسا اوقات موت کو یاد کر کے روتے، علماء کرام کی بہت زیادہ تعظیم کرتے، شروع میں اپنے زمانے کے مشائخ کے سلسلہ میں خوش گمان نہیں تھے پھر بعد میں ان کی طرف مائل ہوئے۔

مسلسل وضو کا اہتمام کرتے اور نماز باجماعت ادا کرتے، رمضان کے روزے رکھتے، اور شراب کے قریب تک کبھی نہیں پھٹکے، اور نہ ہی کسی کی عزت و آبرو کو پامال کیا، غلطی کرنے والوں کو معاف کر دیا کرتے تھے، اور بے جا فضول خرچی سے بچا کرتے تھے اور مال کا اکثر حصہ اپنے اہل و عیال کے علاوہ پر صرف کرتے۔

وَكَانَ كَثِيْرَ التَّفَحُّصِ عَنْ اَخْبَارِ النَّاسِ عَظِيْمَ التَجَسُّسِ عَنْ أَخْبَارِ المِمَالِكِ وَرُبَّمَا يُغَيِّرُزِيَهُ وَلِبَاسَهُ وَيَخْرُجُ مِنْ قَصْرِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَيَطَّلِعُ عَلَى الأَخْبَارِ وَيَسْتَكْشِفُ الأَسْرَارَ۔

قَالَ الآصِفِي: إِنَّهُ وَصَلَ إِلَيْهِ يَوْماً مِنَ القَاضِىْ بِجَانِيْلِيْرَ رَسُوْلَ الطَّلَبِ وَقَدْتَظَلَّمَ مِنْهُ تَاجِرٌ خَيْلٍ فَكَمَا بَلَغَهُ وَعَلىٰ مَاكَانَ عَلَيْهِ فِىْ حَالِ الخَلْقِ أَجَابَ الرَّسُوْلُ وَخَرَجَ مَاشِياً إِلىٰ مَجْلِسِ القَاضِىْ، وَجَلَسَ مَعَ خَصْمِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَادَّعىٰ التَّاجِرُ عَلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَصِلْهُ ثَمَنُ أَفْرَاسِهِ وَثَبِتَ ذَلِكَ، وَأَبىَ التَّاجِرُ أَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهِ قَبْلَ أَدَاءِ الثَّمَنِ، وَحَكَمَ القَاضِىْ بِهِ فَمَكَثَ السُّلْطَانُ مَعَ خَصْمِهِ إِلىٰ قَبْضِ التَّاجِرِ الثَّمَنَ، وَكَانَ القَاضِىْ لَمَّا حَضَرَ السُّطْلَانُ فِىْ المَحْمكةِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ لَمْ يَتَحَّرَكْ مِنْ مَجْلِسِهِ، وَمَاكَافَاهُ ذَلِكَ حَتىّٰ إِنَّهُ أَمَرَهُ أَنْ لَايَتَرَفَّعَ علىٰ خَصْمِهِ وَيَجْلِسَ مَعَهُ، وَالسُّلطَانُ لَايَخْرُجُ عَنْ حُكْمِهِ وَلَمَّا قَبِضَ التَّاجِرُ الثَّمَنَ وَسَأَلَهُ القَاضِىْ هَلْ بَقِيَتْ لَكَ دَعْوىٰ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا، عِنْدَذَلِكَ قَامَ القَاضِىْ مِنْ مَجْلِسِهِ وَسَلَّمَ عَلى عَادَتِهِ فِيْهِ وَنَكَسَ رَأْسَهُ فِىْ مَايَعْتَذِرُ بِهِ، فَقَامَ السُّلْطَانُ مِنْ مَجْلِسِهِ مَعَ الخَصْمِ وَأَخَذَ بِيَدِ القَاضِىْ، وَأَجْسَلَهُ فِىْ مَجْلِسِ حُكْمِهِ كَمَا كَانَ، وَجَلَسَ إِلىٰ جَنْبِهِ وَشَكَرَهُ عَلىٰ عَدَمِ مُدَاهِنَتِهِ فِىْ الحَقِّ حَتىّٰ

إِنَّهُ قَالَ لَوْعَدَلْتَ عَنْ سِيْرَتِكَ هٰذِهِ رِعَايَةً لِيْ لَانْتَصَفْتُ لِلْعَدَالَةِ مِنْكَ وَأَنْزَلْتُكَ مَنْزِلَةَ آحَادِ النَّاسِ لِئَلَّا يَأْتِيَ بَعْدَكَ غَيْرُكَ بِمَا أَتَيْتَ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنِّي خَيْرَ بِوُقُوفِكَ مَعَ الْحَقِّ۔ فَمِثْلُكَ يَكُوْنُ قَاضِياً فَأَثْنَى عَلَيْهِ الْقَاضِيْ وَقَالَ مِثْلُكَ يَكُوْنُ سُلْطَاناً

ترجمہ:—وہ لوگوں کی بہت زیادہ خبر گیری کرنے والے اور ملکوں کے حالات کی تفتیش کرنے والے تھے بسا اوقات اپنے لباس بدل کر اپنے محل سے رات اور دن میں نکلتے، احوال کوائف پر مطلع ہوتے اور خفیہ امور کی جستجو کرتے...... آصفی نے کہا:- کہ ایک دن قاضی جان پانیر کی طرف سے قاصد بلانے کے لئے پہونچا کہ ایک گھوڑے کے تاجر نے آپ سے متعلق ظلم کی شکایت کی ہے تو جیسے خبر پہونچی اور جس حال میں تھے قاصد کی اطاعت کرتے ہوئے پیادہ پا قاضی کی مجلس کی طرف چل پڑے، اور قاضی کے سامنے اپنے مخالف کے ساتھ بیٹھ گئے تاجر نے اپنے گھوڑوں کی قیمت وصول نہ پانے کا دعویٰ کیا اور اس کو ثابت کیا، ثمن کی ادائیگی سے قبل اس مجلس سے اٹھنے سے روک دیا، اور قاضی نے بھی اس کا حکم دیا، تو بادشاہ اپنے مقابل کے ساتھ تاجر کو ثمن پر قبضہ کر لینے تک ٹھہرے رہے۔ جب بادشاہ عدالت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا تو قاضی اپنی جگہ سے نہیں اٹھا اور نہ ہی انہیں برابری دی اور انہیں حکم دیا اپنے مقابل سے اوپر نہ ہوں اور اپنے مقابل کے ساتھ بیٹھیں، بادشاہ نے اس کی حکم عدولی نہیں کی۔

جب تاجر نے ثمن پر قبضہ کر لیا تو قاضی نے پوچھا کہ کیا تمہارا ان پر کوئی دعویٰ ہے، اس نے کہا نہیں تب قاضی اپنی جگہ سے اٹھا اپنی عادت کے مطابق سلام کیا اور اپنے اس فعل کی وجہ سے سر کو خم کر لیا، تو بادشاہ دوسرے فریق کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھے قاضی کا ہاتھ پکڑ کر تختۂ قضا پر بٹھا دیا اور اس کے بغل میں بیٹھ گئے، اور حق کے معاملہ میں کوئی کمزوری نہ دکھائیگا شکریہ ادا کیا اور کہا اگر تم اپنے اخلاق سے میرے لیے رعایت کرتے تو میں تمہیں عدالت سے جدا کر دیتا اور عام لوگوں کیلئے جگہ کر دیتا تاکہ تیرے بعد تیرے مثل کوئی نہ آتا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں میری طرف سے بہتر بدلہ عنایت فرمائے حق پر استقامت کی وجہ سے۔ بادشاہ کی قاضی نے اس پر تعریف کی اور کہا کہ بادشاہ آپ جیسا کہاں ہوگا۔

قَالَ الْأَصْفِيْ: وَمِنْ بِرِّهِ الْمُسْتَفِيْضِ لِأَهْلِ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ

أَنَّهُ نَجَرَ مَرْكَباً وَشَحَنَهُ بِالْقُمَاشِ الثَّمِيْنِ وَأَرْسَلَه إِلىٰ مِيْنَاء الحِجَازِ جَدَّة وَجَعَلَهُ وَمَافِيْهِ صِلَةً لَهُمْ، وَلَهُ بِمَكَّةَ الْمَشرفَةَ رَبَاطٌ يَشْتَمِلُ عَلىٰ مَدْرَسَةٍ وَسَبِيْلٍ وَعَمَارَةٍ غَيْرِهَا، وَعَيَّنَ وَقْفاً يَتَجَهَّزُ مَحْصُوْلُهُ إِلىٰ مَكَّةَ فِيْ كُلِّ مَوْسِمٍ لِلْمُدَرِّسِيْنَ بِمَدْرَسَةِ وَالطَّلَبَةُ وَسَكَنَةِ الخَلَاوِى وَالخَدَمِ وَمَافِيْ مَعْنَاهُ، وَيَتَجَهَّزُ سِوَاه لأَهْلِ الحَرَمَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ مُسْتَمِراً فِيْ أَيامِهِ۔

ترجمہ:۔ آصفی نے کہا: کہ اہل حرمین شریفین کے لئے ان کی خدمات میں سے یہ ہے کہ انہوں نے ایک سواری تیار کی اور قیمتی کپڑوں سے اس کو لوڈ کر کے اسے حجاز کی نبدر گاہ جدہ بھیجا اور یہ ان کیلئے ہدیہ تھا۔ ان کا مکہ مکرمہ میں ایک رباط تھا جو مدرسے، سبیل اور عمارتوں وغیرہ پر مشتمل تھے انہوں نے ایک وقف متعین کیا جو محصول کو مکہ مکرمہ میں مدرسین، طلبہ وہاں کے رہنے والوں اور خدام کے لئے تیار کر کے ارسال کیا کرتا تھا، اس کے علاوہ اور چیزیں بھی اہل حرمین کے لئے ارسال کیا کرتے تھے، یہ سلسلہ ان کے زمانہ حکومت میں مستقل رہا۔

وَمِنْ مَآثِرِهِ الحَسَنَةِ بِالْحَرَمَيْنِ مَصْحَفَانِ بِخَطِّهِ المَنْسُوبِ، كَتَبَهُمَا بِقَلَمِ الثُّلُثِ الْمُجَرَّدِ بِمَاء الذَّهَبِ، وَإِمَامُ الحَنَفِيَةِ مَخْصُوْصٌ بِالقِرَاءَةِ فِيْهِمَا، وَرُبْعَتَانِ أَيْضاً بِخَطِّهِ كَذٰلِكَ، وَلِلْمُصْحَفَيْنِ وَالرُّبْعَتَيْنِ وَقْفٌ مَخْصُوْصٌ يَتَجَهَّزُ كُلَّ عَامٍ إِلىٰ الحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ لِقَارِئِ المَصْحَفِ وَقُرَاءِ الأَجْزَاءِ وَشَيْخِ الرُّبْعَةِ وَمُفَرِّقِهَا وَالحَافِظُ لَهَا وَالدَّاعِيْ لَهُ عِنْدَ الخَتْمِ وَالسِّقَاءِ فِيْ الْوَقْتِ وَالنَّقِيْبُ وَالفَرَاشِ، وَقَدْ رَأَيْتُ ذٰلِكَ وَكَانَ مُسْتَمِراً إِلىٰ شَهَادَةِ السُّلْطَانِ مَحْمُودٌ۔

ترجمہ:۔ ان کے حرمین کے ساتھ قابل تحسین کارناموں میں سے یہ ہے کہ دو قرآن ان کے خط کی طرف منسوب ہیں جن کو انہوں نے خط ثلث میں سونے کے پانی سے لکھا ہے، جو حنفی امام کے لئے مخصوص ہے، اور دو جگہیں ایسی ہی ان کے خط میں ہے، دونوں قرآن و دونوں ربع کے لئے ایک مخصوص وقف ہے جو ہر سال حرمین شریفین مصحف پڑھنے والوں اور اجزاء پڑھنے والوں کے لئے، شیخ اور حافظ اور ان کے لئے ختم پر اور پانی پلاتے وقت

دعا کرنے والے اور نقیب فراش وغیرہ کے لئے بھیجتے تھے، میں نے خود ان کو دیکھا ہے جو سلطان محمود کی شہادت تک جاری رہا۔



اَلسُّلْطَانُ مُظَفَّرُ الحَلِيْمُ الگُجْرَاتِیّ ﴿۲﴾

سلطان مظفر حلیم گجراتیؒ

حل لغات: نوادر: نایاب، کم یاب واحد نادر۔ نخبة: منتخب، چیدہ۔ الخديعة: دھوکہ دہی، نفاق۔ ربوة: ٹیلہ، اونچی زمین (ج) رُبیً۔ قَلَّدَهُ: ذمہ داری سپرد کرنا۔ خلع عليه: خلعت عطا کرنا۔ عَنْوة: زبردستی، بزور۔ قبّه: گنبد (ج) قباب وقيب۔ شَهْقَةٌ: چیخ۔ نفير: گروپ، جماعت۔ اِرْبٌ: ضرورت۔ الحّ: اصرار کرنا، تقاضا کرنا۔ غَلَبَ وتَغَلَّبَ: قبضہ جمانا۔

وَمِنْ نَوادِرِ فَعَالِهِ أَنَّهُ لَمَّاتَغَلَّبَ مَدُنِی رَایْ عَلی بِلَادِ مَالوَه وَضِيْقَ عَلَى المُسْلِمِيْنَ وَخَرَجَ مَحْمُودشَاهَ الخِلْجِيْ صَاحِبَ مَالوَهَ مِنْ بِلَادِهِ هَارِباً عَنْه إلىٰ كُجْرَاتِ، نَهَضَ السُّلْطَانُ مُظَفَّرُ الحَلِيْمُ مِنْ بِلَادِهِ إلىٰ مَالوَهَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِيْنَ وَتِسْعَ مَا ئَةٍ بِعَسَاكِرِهِ، فَوَصَلَ إلَى "دَهَارَ" ثُمَّ إلَى "مَنْدُو" وَنَزَلَ عَلَى القِلْعَةِ وَشَرَعَ فِى المُحَاصَرَةِ، وَأَمَّا مُدنِى رَایْ فَإنَّهُ لَمَّا بَلَغَهُ نُزُوْلَ السُّلْطَانِ "بِدِيْوَلَهْ" قَالَ لِأَصْحَابِه قُرُبَ مِنَّا المُظَفَّرُ وَلاسَبِيْلَ إلَى الحَرْبِ إلا إذَا حَضَرَ "رانا سانكا" صَاحِبَ چِتُورْ فَاكْفُوْنِیْ أنْتُمُ القِلْعَةَ وَأنَا أسِيْرُ إلَيْهِ وَأصِلُ بِهِ، وَعَلٰى هٰذَا وَدَّعَهُمْ وَعَزَمَ لِطَلَبِه، فَلَمَّا نَزَلَ السُّلْطَانُ عَلَى القِلْعَةِ خَرَجَ يَوماً فِيْهِ نُخْبَةٌ مِنْ رِجَالِ القِلْعَةِ عَلىَ أنْ يَشْتَبِكُوْا بِالمُسْلِمِيْنَ، وَكَانُوْا حَذِرِيْنَ فَشَدُّوْ عَلَيهِمْ وَقَتَلُوْ مِنْهُمْ كَثِيْراً وَهَرَبَ البَاقُوْنَ وَتَرَكُوا السَّيْفَ وَاعْتَمَدُوا الخَدِيْعَةَ فَطَلَبُوا الأمَانَ لِتَسْلِيْمِ القِلْعَةِ وَتَرَدَّدُوا فِيْهِ أيَاماً، ثُمَّ سَألُوا الأمَانَ لِأمْوالِهِمْ، فَلَمَّا أجِيْبُوا طَلَبُوا المُهْلَةَ لِلجُمُعَةِ ثُمَّ سَألُوا

التَّبَاعُدَ عَنِ الْقِلْعَةِ لِيَأْمَنُوا فِي الْخُرُوجِ ،فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ بَلَغَهُ وُصُولُ "رَانَا سَانْكَا" إِلىٰ "اَجِيْنَ" فَغَضِبَ السُّلْطَانُ وَرَكِبَ عَلىٰ رَبْوَةٍ مُرْتَفِعَةٍ هُنَاكَ وَجَلَسَ عَلَيْهَا ،وَأَمَّا الْأُمَرَاءُ فَكُلٌّ مِنْهُمْ فِي سَلاحِهِ الْكَامِلِ فِي ظِلِّ عِلْمِهِ وَاقِفٌ تَحْتَ الرَّبْوَةِ ، فَطَلَبَ مِنْ بَيْنِهِمْ عَادِلَ خَانَ الْفَارُوْقِيَّ صَاحِبَ بُرْهَانَ بُوْرَ وَقَلَّدَهُ إِمَارَةَ الْعَسْكَرِ الْمُجَهَّزِ لِحَرْبِ صَاحِبِ چِتُّوْرَ، وَخَلَعَ عَلَيْهِ وَقَلَّدَهُ سَيْفاً وَحِيَاصَةً وَمِجَناً وَتِسْعَةً مِنَ الْخَيْلِ وَحَلْقَةً مِنَ الْأَفْيَالِ، وَأَوْصَاهُ وَوَدَّعَهُ، وَكَذٰلِكَ طَلَبَ فَتْحَ خَانْ صَاحِبَ رَادْهَنْ بُوْر وَأَعْطَاهُ مِثْلَهُ، وَكَذٰلِكَ طَلَبَ قِوَامَ خَانْ ثُمَّ أَوْصَاهُمَا بِعَادِلَ خَان وَوَدَّعَهُمَا ،ثُمَّ اسْتَدْعىٰ عَسْكَرَ هٰؤُلَاءِ وَوَعَدَهُمْ جَمِيْلاً وَخَصَّ وُجُوْهَ الْعَسْكَرِ بِالْأَقْبِيَةِ وَأَمَرَ بِسَائِرِهِمْ بِالتَّنَبُّلِ عَلىٰ عَادَةِ الْهِنْدِ فِي الرُّخْصَةِ لَهُمْ ،وَنَهَضَ إِلىٰ مَنْزِلِهِ الْأَوَّلِ وَجَدَّ فِي أَسْبَابِ الْفَتْحِ وَدَخَلَ الْقِلْعَةَ عَنْوَةً فِي ثَانِيْ يَوْمِ نُزُوْلِهِ ،وَعَمِلَ السَّيْفَ فِيْهِمْ ،وَكَانَ آخِرَ أَمْرِهِمْ أَنَّهُمْ دَخَلُوا مَسَاكِنَهُمْ وَغَلَّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَشْعَلُوْهَا نَاراً فَاحْتَرَقُوْا وَأَهْلِيهِمْ،وَالسُّلْطَانُ تَحْتَ الْمِظَلَّةِ وَهٰكَذَا مَحْمُوْدٌ وَهُمَا يَسِيْرَانِ رُوَيْداً رُوَيْداً وَالدِّمَاءُ تَسِيْلُ كَالْعُيُوْنِ الْجَارِيَةِ فِي سِكَكِ الْقِلْعَةِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ إِلَى مَخَارِجِ الْمَاءِ مِنْهَا، وَبَلَغَ عَدَدُ الْقَتْلىٰ مِنَ الْكَفَرَةِ تِسْعَةَ عَشَرَ أَلْفاً سِوَى مَنْ غَلَّقَ بَابَهُ وَاحْتَرَقَ وَسِوَى أَتْبَاعِهِمْ ،فَلَمَّا وَصَلَ السُّلْطَانُ إِلىٰ دَارِ سَلْطَنَةِ الْخِلْجِيِّ الْتَفَتَ إِلَيْهِ وَهَنَّأَهُ بِالْفَتْحِ وَبَارَكَ لَهُ فِي الْمُلْكِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ الْمُبَارَكَةِ إِلَى الْبَابِ،وَقَالَ لَهُ بِسْمِ اللّٰهِ ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ آمِنِيْنَ،وَعَطَفَ عِنَانَهُ خَارِجاً مِنَ الْقِلْعَةِ إِلَى الْقِبَابِ وَدَخَلَ الْخِلْجِيُّ مَنْزِلَهُ وَاجْتَمَعَ بِأَوْلَادِهِ ،وَأَهْلِهِ وَسَجَدَ شُكْراً لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ، فَلَمَّا بَلَغَ مُدْنِيْ رَاىْ شَهِقَ شَهْقَةً وَغُشِيَ عَلَيْهِ وَسَمِعَ رَانَا سَانْكَا بِعَادِلَ خَان وَقُرْبِ مِنْ أَجِيْنَ فَاضْطَرَبَ وَقَالَ لِمُدْنِيْ رَاىْ مَاهٰذِهِ الشَّهْقَةُ تَقْتَضِي الْأَمْرَ ،فَإِنْ عَزَمْتَ عَلىٰ أَنْ تَلْحَقَ بِأَصْحَابِكَ فَهَاعَادِلُ خَانْ يَسْمَعُ بِغَيْرِهِ وَإِلَّا فَادْرِكْ نَفْسَكَ،ثُمَّ أَمَرَ بِهِ

فَحَمِلَ عَلٰى فِيلٍ وَخَرَجَ مِنْ أَجِيْنَ إِلٰى جِهَاتِهِ خَائِباً، وَتَبِعَهُ عَادِلُ خَان إِلٰى دِيبَال پُور، وَتَوَقَّفَ بِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الطَّلَبُ۔

ترجمہ: ان کے نادر کارناموں میں سے یہ ہے کہ جب مدنی رائے نے مالدہ شہر پر قبضہ لیا، مسلمانوں پر سختی شروع کی اور محمود شاہ خلجی والیٔ مالدہ اپنے شہر کو چھوڑ کر گجرات بھاگ گیا، تو ۹۲۳ھ میں سلطان مظفر حلیم اپنے فوجیوں کے ساتھ اپنے ملک سے مالدہ کی طرف متوجہ ہوئے اور "دھار" پہونچے پھر "مندو" قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور محاصرہ کرلیا جب مدنی رائے کو بادشاہ کے "دیولہ" آنے کی خبر موصول ہوئی تو اس نے اپنے ہم نشینوں سے کہا کہ مظفر ہم سے قریب ہو چکا ہے بغیر لڑائی کئے کوئی چارہ کار نہیں مگر یہ کہ "رانا سانگا والی چتوڑ" حاضر ہو جائے اور وہ میری حفاظت کرے، تم لوگ قلعہ میں ہی رہو میں اس کے پاس جاتا ہوں اور اس سے رابطہ کرتا ہوں اس طرح ان کو چھوڑ کر رانا سانگا کو بلانے چلا گیا، جب بادشاہ نے قلعہ پر حملہ کر دیا تو ایک دن قلعہ کے لوگوں کی ایک منتخب جماعت مسلمانوں سے لڑنے کے لئے نکلی اور وہ محتاط تھے (مطمئن تھے) تو انہوں نے ان پر حملہ کیا اور بہتوں کو قتل کر دیا، باقی بھاگ پڑے، انہوں نے تلوار ڈال دی اور دھوکہ دینے کی صورت اپنائی، قلعہ کو حوالہ کرنے کے لئے امن طلب کیا جس میں انہوں نے چند دن لگا دیئے، پھر انہوں نے اپنے مال کی حفاظت چاہی، جب انہوں نے قبول کر لیا تو جمعہ تک کی مہلت مانگی پھر انہوں نے قلعہ سے دور رہنے کو کہا تاکہ وہ محفوظ قلعہ سے نکل جائیں، جب بادشاہ کو رانا سانگا کے "اجین" پہونچنے کی خبر موصول ہوئی تو بہت غضب ناک ہوئے اور ایک بلند ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھ گئے اور امراء تو ان میں کا ہر ایک اپنے ہتھیار سے لیس اس کے جھنڈے تلے ٹیلے تھے نیچے کھڑا تھا، ان کے درمیان سے عادل خاں فاروقی والی "برہان پور" کو بلایا اور والی "چتوڑ" سے لڑنے والی تیار فوج کی قیادت ان کے سپرد کی خلعت عطاء کی تلوار، نیزہ، کمان، ۹ گھوڑے اور ہاتھیوں کا ایک جھنڈ حوالے کیا، وصیت کر کے روانہ کیا۔ اور ایسے ہی فتح خاں والی "رادھن پور" کو بلوایا اور اس کے مثل اس کو بھی دیا اسی طرح سے قوام خاں کو بھی بلوایا دونوں کو عادل خاں کی اطاعت کی وصیت کی اور رخصت کیا، پھر ان کے فوجیوں کو بلایا، وعدہ کیا، فوج کے پچھلے دستے کو خاص کیا اور ان کی اجازت سے تمام کو ہندوستانی طریقے پر رخصت کرنے کا حکم دیا اور اول درجے میں کھڑے ہوتے، فتح کے اسباب پر محنت کی اور

اپنے قیام کے دوسرے دن قلعہ میں زبردستی داخل ہوئے اوران میں تلوار چلانی شروع کی اور بالآخر وہ اپنے گھروں میں داخل ہوگئے دروزاوں کو بند کردیا اورآگ لگادی جس سے وہ اوران کے اہل وعیال جل گئے بادشاہ سایہ میں تھا،اسی طرح محمود اوروہ دونوں دھیرے دھیرے چلنے لگے،اوران سے خون چشمہ جاری کے مانند قلعہ کی گلیوں میں ہر جانب سے پانی کی نالیوں میں بہہ رہے تھے،کفارمقتولین کی تعدادانکے علاوہ جنہوں نے اپنے دروازے بندکر لئے اوراپنے آپ کو جلادیااوران کے نوکروں کے علاوہ ۱۹ہزار تک پہونچ گئی جب سلطان خلجی کے دارالسلطنت تک پہونچے وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فتح ونصرت کی مبارک باد دی۔اورملک میں برکت کی دعا دی، اپنے مبارک ہاتھ سے دروازہ کی طرف اشارہ کیااورکہا،اللہ کے نام سے سلامتی وامن کے ساتھ داخل ہو جاؤ،اورقلعہ کے باہر سے گنبد تک پیچھے رہے،خلجی اپنے گھر میں داخل ہو گیااوراپنے لڑکوں واہل وعیال کو جمع کیا اورسجدہ شکر ادا کیا،جب یہ خبر مدنی رائے کو موصول ہوئی تواس نے ایک چیخ ماری اوربے ہوش ہوگیا،رانا سنگھ عادل خاں کے بارے میں سنا کہ وہ "اجین" سے قریب ہوچکے ہیں تو وہ پریشان ہوااورمدنی رائے سے کہا کام تمام ہوگیاتو چیخنے سے کیا فائدہ۔اگرتم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملنے کاعزم کرلیا ہے تو ہوشیار رہو وہ اپنی جماعت کی آواز کو سنتا ہے ورنہ پھرتوخود شامل ہو جا،پھراس نے حکم دیاتو وہ ایک ہاتھی پرسوار ہوکراجین کے اطراف میں چھپنے کے لئےنکل گیا،عادل خاں نے دیپال پورتک اس کا پیچھا کیااوربلاوا آنے تک رکارہا۔

ثُمَّ إِنَّ الخِلْجِيَّ تَفَقَّدَ ذَخَائِرَهُ وَهَيَّأَ الضِّيَافَةَ وَنَزَلَ إِلَى مُظَفَّر شَاهُ السُّلْطَانَ وَسَأَلَهُ التَّشْرِيفَ بِالطُّلُوعِ فَأَجَابَهُ، فَلَمَّافَرَغَ مِنَ الضِّيَافَةِ دَخَلَ بِهِ فِي العِمَارَاتِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْ آثَارِ أَبِيْهِ وَجَدِّهِ فَأَعْجَبَ بِهَاوَتَرَحَّمَ عَلَيْهِمْ ،ثُمَّ جَلَسَافِي جَانِبٍ مِنْهُ وَشَكَرَهُ الخِلْجِيُّ وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَرَانِيْ بِهِمَّتِكَ مَاكُنْتُ أَتَمَنَّاهُ بِأَعْدَائِيْ،وَلَمْ يَبْقَ لِي الآنَ إِرْبٌ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا،وَالسُّلْطَانُ أَوْلَى بِالمُلْكِ مِنِّي وَمَاكَانَ لَهُ فَهُوَ لِيْ ،فَأَسْأَلُكَ قَبُولَ ذٰلِكَ وَلِلسُّلْطَانِ أَنْ يُقِيْمَ بِهِ مَنْ شَاءَ فَالْتَفَتَ السُّلْطَانُ إِلَيْهِ وَقَالَ لَهُ إِنَّ أَوَّلَ خُطْوَةٍ خَطَوْتُهَا إِلٰى هٰذِهِ الجِهَةِ كَانَتْ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالثَّانِيَةُ كَانَتْ لِنُصْرَتِكَ وَقَدْ نِلْتُهَا فَاللّٰهُ يُبَارِكُ لَكَ فِيْهِ

وَيُعِينُكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ الخِلْجِيُّ خَلَا الْمَلِكَ مِنَ الرِّجَالِ فَأَخْشَى ضِيَاعَهُ فَأَجَابَهُ مُظَفَّرُ شَاهُ الْحَلِيْمَ وَقَالَ لَهُ أَمَّا هٰذَا فَمَقْبُولٌ سَيَكُونُ آصِفُ خَانْ مَعَكَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ فَارِسٍ إِلٰى أَنْ يَّجْتَمِعَ رِجَالُكَ، فَطَلَبَ الخِلْجِيُّ أَنْ يَّكُونَ عِنْدَهُ وَلَدُهُ تَاجُ خَانْ وَأَلَحَّ عَلَيْهِ فَأَجَابَهُ إِلٰى ذٰلِكَ، وَوَعَدَهُ بِالنَّصْرِ فِيْ جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ، وَقَالَ لِآصِفْ خَانْ مَالَكَ وَلِأَصْحَابِكَ كَافَّةً مِنَ الْجِرَايَةِ وَالْوِلَايَةِ عِنْدِيْ فَهِيَ عَلٰى حَالِهَا إِلٰى أَنْ تَرْجِعُوا إِلٰى مَنَازِلِكُمْ، وَمَا يُعْطِيكُمُ الخِلْجِيُّ فَهُوَ مُضَافٌ إِلَيْهِ لِلتَّوَسُّعِ فِي الْوَقْتِ، وَأَمَرَ لِلْخِلْجِيِّ بِخَزَانَةٍ ثُمَّ وَدَّعَهُ وَنَزَلَ:

ترجمہ:- خلجی نے سرمایہ کا جائزہ لیا میزبانی کے لئے تیار ہوا اور سلطان مظفر شاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں آنے کی دعوت دی تو انہوں نے قبول کرلیا جب ضیافت سے فارغ ہوا تو ان کو لیکر ان عمارتوں میں داخل ہوا جو ان کے آباء واجداد کی نشانیاں تھیں، جس سے وہ خوش ہوئے اور ان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعاء کی، پھر وہ دونوں اس کے ایک طرف بیٹھ گئے خلجی نے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ چیز دکھائی جس کی مجھے آپ سے دشمن کے خلاف توقع تھی، اب مجھے دنیا کی کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ سلطان مجھ سے اچھے ہیں جو چیز ان کے لئے ہوگی وہ میرے لئے بھی میں اس کی مقبولیت چاہتا ہوں سلطان جس کو چاہیں، اس کے سپرد کردیں، سلطان انکی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اس کی طرف میرا سب سے پہلا قدم اللہ کے لئے تھا اور دوسرا قدم آپ کی مدد کے لئے جس کو میں نے حاصل کرلیا اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے اور اس پر آپ کی مدد فرمائے، خلجی نے کہا میں بادشاہ کے ضائع ہونے سے ڈرتا ہوں تو مظفر شاہ نے اس کو جواب دیا اور کہا، بہرحال یہ تو مقبول ہے، آصف خاں بارہ ہزار گھوڑ سواروں کے ساتھ ہوں گے۔

خلجی نے اس کے لڑکے تاج خاں کو اس کے نزدیک رہنے کا مطالبہ کیا اور اس پر اصرار کیا تو وہ اس پر تیار ہوگئے اور ہر وقت ان کی مدد کرنے کا وعدہ کیا اس نے آصف خاں سے کہا تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا قبضہ بحالہ میرے ذمہ رہے گا جب تک کہ تم اپنے گھروں کو نہ لوٹ جاؤ اور خلجی تمہیں جو وقت میں وسعت دیں وہ اس کی طرف سے زائد

ہو گا، پھر انہوں نے خلجی کو عنایت کرنے کا خزانہ سے حکم دیا اور ان کو رخصت کیا۔

وَقِيلَ إِنَّ مُظَفَّرشَاهُ لَمَّافتحَ القِلعَةَ وَدَخَلهَاسَأَلَهُ أَرْكَانَ دَولَتِهِ أَنْ يَسْتَأْثِرَبِهَا فَالْتَفتَ إِلَى الخِلْجِيْ وَقَالَ لَهُ: احفظْ بَابَ القِلْعَةَ بِرِجَالٍ لَايَدْعُوا أَحَداً يَدْخُلُهَا بَعْدُحَتَّى مَنْ يَنتَسِبَ إِلَيَّ ،فطَلِبَ الخِلْجِيْ أَنْ يَمكثَ أيَاماً فَأبَىٰ وَنزَلَ ،ثُمَّ بعدَ ثَلَاثٍ أَضَافَهُ الخِلْجِيْ وَدَارَبِهِ فِي المَبَانِيْ التَّي لَايُعرَفُ لَهَا نَظِيرٌفِيْ الهِنْدِ، وَانتَهَىٰ إِلَىٰ بِنَاءِ بَابِهِ مُغْلَقٌ فَاسْتَنفتَحَهُ وَدَخَلَ إِلَىٰ حَجْرِ هُنَالِكَ فَأَمرَ الطَّوَاشِيَّةَ بِفَتْحِهَا وَاسْتَدعَاءَ مَنْ فِيهَا فَإِذَا بِنَسِباً بَرَزنَ فِي حُلِيٍّ وَحُلَلٍ قَلَّ أَنْ رَأَتِ العَيْنُ مِثْلَهُنَّ، وَ بِأَيْدِيهِنَّ أَصْنَافُ الجَوَاهِرِ ،وَمَا مِنْهُنَّ إِلَّا مَنْ سَلَّمَتْ وَنَثَرَتْ مَابِأَيْدِيهَا عَلَىٰ قَدَمِ السُّلْطَانِ فَأَشَارَ بِأَنْ يَحْتَجِبْنَ لِأَنَّ النَّظَرَ إِلَى الأَجْنَبِيَّةِ لَا يَحِلُّ ،فَقَالَ الخِلْجِيْ كُلُّهُنَّ مِلْكِي وَأَنَا مَالِكٌ وَالعَبْدُ وَمَا مَلِكَ لِموْلَاهُ فَدَعَالَهُ وَدَعَا إِلَىٰ قُبَابِهِ۔

ترجمہ:- کہا جاتا ہے کہ جب مظفرشاہ نے قلعہ فتح کیا اور داخل ہو گیا اور ارکان مملکت سے اس سے متاثر ہونے کی درخواست کی خلجی کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا قلعہ کے دروازے کی حفاظت ایسے لوگوں سے کراؤ جو اس کے بعد کسی کو داخل نہ ہونے دیں حتی کہ میری جانب نسبت کرنے والوں کو بھی، خلجی نے چند ایام ٹھہرنے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا، پھر تین دن کے بعد خلجی نے ان کی دعوت کی، اور انہیں ان عمارتوں میں گھمایا جس کی ہندوستان میں کوئی نظیر و مثیل نہیں، اور اخیر میں اپنی عمارت کے دروازے پر پہونچے جو بند تھا، پس اس کو کھلوایا ایک کمرے میں داخل ہوئے اور دربانوں کو اس کے کھولنے کا حکم دیا اس میں رہنے والوں کو بلوایا تو اچانک ایک عورت برزن جو زیورات سے مزین اور جوڑوں میں ملبوس تھی سامنے تھی، آنکھوں نے ان جیسی عورتوں کو بہت دیکھا ہے، ان عورتوں کے ہاتھ میں مختلف قسم کے جواہرات تھے، ان میں ہر ایک نے اپنے ہاتھوں کے سامان کو سلطان کے قدم پر نچھاور کر دیا تو انہوں نے عورتوں کو پردہ کرنے کے لئے کہا اس لئے کہ اجنبیہ عورت کو دیکھنا جائز نہیں۔

خلجی نے کہا وہ تمام کی تمام میری ملکیت ہیں اور میں مالک ہوں، غلام اور وہ جس چیز کا مالک ہے مولی کے لئے ہے تو اس نے دعاء کی اور گنبد کی طرف لوٹ گیا۔

فَلَمَّا نَهَضَ لِلْمَسِيْرِ رَاجِعًا نَزَلَ الْخِلْجِيْ وَمَعَهُ تَاجُ خَانْ وَآصِفْ خَانْ وَشَيَّعَهُ إِلَىٰ حَدِّهِ وَسَأَلَهُ الدُّعَاءَ وَرَجَعَ وَرَخَّصَ السُّلْطَانُ لِعَادِلِ خَانِ فَرَجَّحَ إِلَىٰ بُرْهَانَ پُوْرُ وَوَصَلَ السُّلْطَانِ بِالْفَتْحِ وَالدُّعَاءِ إِلَىٰ جَانْبَانِيْرَ، وَكَانَ يَوْمَ دُخُوْلِهِ مَشْهُوْدًا كَثُرَ فِيْهِ الدُّعَاءُ لَهُ مِنْ سَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ۔

وَكَانَ فَتْحُ مَنْدُوْ فِيْ ثَانِيْ عَشَرَ مِنْ صَفَرٍ سَنَةَ أَرْبَعَ وَعِشْرِيْنَ وَتِسْعَ مِأَةٍ، وَهُوَ مِنْ نَوَادِرِ الْوَقَائِعِ لَا يُذْكَرُ مِثْلُهُ لِأَحَدٍ مِنْ مُلُوْكِ الْهِنْدِ وَسَلَاطِيْنِهَا بَلْ سَلَاطِيْنِ غَيْرِهَا مِنَ الْبِلَادِ۔

ترجمہ:— جب واپس جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو خلجی اور ان کے ساتھ تاج خاں، آصف خاں آئے اور اپنی چہار دیواری تک رخصت کیا، دعاء کی درخواست کی اور واپس لوٹ گئے، عادل خاں کو سلطان نے اجازت دی تو وہ برہان پور تک غالب آگئے اور سلطان فتح اور دعاء کے ذریعے جانپانیر تک پہونچے، اور ان کے داخل ہونے کے دن جو حاضر تھے ان تمام لوگوں سے زیادہ دعاء کی۔

مندو ۱۲/ صفر ۹۲۴ھ میں فتح ہوا تھا جو انوکھی روداد میں سے ہے اس کے مثل ہندوستان کے کسی بادشاہ یا سلطان کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا بلکہ ہندوستان کے علاوہ کسی بھی ملک کے سلاطین کی طرف یہ چیز بیان نہیں کی جاتی۔

وَأَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْخِلْجِيْ وَأَسْلَافُهُ كَانُوْا مِنْ أَعْدَاءِ دَوْلَتِهِمْ، فَإِنَّ جَدَّهُ مَحْمُوْدَ شَاهِ الْخِلْجِيْ الْكَبِيْرُ كَانَ سَامَحَهُ اللّٰهُ يَصُوْلُ عَلَيْهِمْ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَىٰ وَفِيْ كُلِّ مَرَّةٍ يَخْسِرُ وَيَخِيْبُ فِيْ أَمَلِهِ وَأَبُوْهُ غِيَاثُ الدِّيْنِ الْخِلْجِيْ خَرَجَ إِلَىٰ كُجْرَاتَ لِنُصْرَةِ كُفَّارِ الْهِنْدِ عَلَىٰ مَحْمُوْدَ شَاهِ الْكُجْرَاتِيْ الْكَبِيْرِ، وَكَذٰلِكَ جَدُّهُ فِيْ أَيَّامِ مُحَمَّدَ شَاهِ الْكُجْرَاتِيْ سَامَحَهُمَا اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ:

هَيْهَاتَ لَايَأْتِي الزَّمَانُ بِمِثْلِهِ ☆ إِنَّ الزَّمَانَ بِمِثْلِهِ لَبَخِيلٌ

ترجمہ:- اس سے حیرت زدہ ہوا کہ خلجی اور اس کے اسلاف ان کی حکومت کے دشمن تھے چونکہ ان کے جد امجد محمود شاہ خلجی (اللہ ان کی مغفرت فرمائے) مسلسل ان کو مٹانے کے درپے لگ رہے ہر بار ناکام و نامراد ہوئے، ان کے والد غیاث الدین خلجی محمود شاہ گجراتی کے خلاف کفار ہند کی مدد کے لئے گجرات پہونچے، اور ایسے ہی ان کے دادا نے محمد شاہ گجراتی کے زمانہ حکومت میں (اللہ ان کی مغفرت فرمائے)۔

هيهات لاياتى الزمان بمثله ☆ وان الزمان بمثله لبخيل

افسوس! زمانہ ان کے مثل پیش نہیں کر سکتی۔ کیوں کہ زمانہ ان جیسوں کو لانے میں بخیل (عاجز) ہے۔

☆☆☆

اَلسُّلْطَانُ مُظَفَّرُ الحَلِيْمُ الگُجْرَاتِیْ ﴿٣﴾

سلطان مظفر حلیم گجراتیؒ

حل لغات: تَفَقَّدَ : تلاش کرنا، جائزہ لینا، معائنہ کرنا۔ طَبَقَة :درجہ، کلاس، حالت۔ استسقاء :پانی طلب کرنا۔ مجد: عظمت، بزرگی= عَلَّلَ: تعليلا :سبب بیان کرنا، عذر پیش کرنا۔ مُسْتَوْدَعٌ : گودام، اسٹور روم۔ میگزین۔ نَدَبَ :، نَدْبًا: مردہ کے حالات بیان کر کے رونا(ن) شَجُعَ شجاعة: بہادر و دلیر ہونا(ک)۔ مخائل : آثار واحد مخيلٌ۔

قَالَ الْأَصِفِيُّ وَفِيْ سَنَةَ إِحْدٰى وَثَلَاثِيْنَ وَتِسْعَ مِأَةٍ خَرَجَ السُّلْطَانُ إِلٰى مُصَلَّى الْعِيْدِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ وَتَصَدَّقَ وَتَفَقَّدَ ذَوِي الْحَاجَةِ عَلٰى طَبَقَاتِهِمْ وَسَأَلَهُمُ الدُّعَاءَ، ثُمَّ يَقَدَّمَ لِلصَّلَاةِ وَكَانَ آخَرَ مَادَعَابِهِ كَمَا يُقَالُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَلَاأَمْلِكُ لِنَفْسِيْ شَيْئاً فَإِنْ تَكُ ذُنُوْبِيْ حَبَسَتَ الْقَطْرَفَهَا نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَأَغِثْنَايَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، قَالَ هٰذَا وَوَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلٰى الْأَرْضِ وَاسْتَمَرَّ سَاجِداً يُكَرِّرُ قَوْلَهُ يَا

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ،فَمَارَفَعَ رَأسَهُ إِلَّا وَهَاجَتْ رِيحٌ وَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ بِبَرْقٍ وَرَعْدٍ وَمَطَرٍ،ثُمَّ سَجَدَ لِلّٰهِ شُكْراً وَرَجَعَ مِنْ صَلَاتِهِ بِدُعَاءِ الْخَلْقِ لَهُ وَهُوَ يَتَصَدَّقُ وَيَنفَحُ بِيَدِهِ بِالْمَالِ يَمِيْناً وَشِمَالاً۔

ترجمہ: آصفی نے بیان کیا: کہ سلطان ۹۳۱ھ میں عید گاہ استسقاء کی نماز کے لئے گیااور حاجت مندوں کا جائزہ لے کر حسب ضرورت سب کو صدقہ دیااور ان کے لئے دعاء کی، پھر نماز کے لئے بڑھااور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اخیر میں یہ دعاء کی: **اللهم انی عبدك ولا املك لنفس شيئا فان تك ذنوبی حبست القطر منها ناصيتی بيدك فاعتنا ياارحم الراحمين**۔اے پروردگار میں تیرا بندہ ہوں میں کسی بھی چیز کا مالک نہیں اگر میرے گناہوں نے بارش روک رکھی ہے تو لیجئے یہ میری پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے تو اے ارحم الراحمین ہماری مدد فرما اور ہمارے لئے بارش برسا، یہ دعاء پڑھی اور اپنی پیشانی زمین پر رکھی مسلسل سجدہ میں رہے اور یاارحم الراحمین بار بار کہتے رہے، سر بھی نہ اٹھایا کہ ہوا چلی چمک دار بجلی کڑک اور بارش والا بادل پیدا ہو گیا، پھر سجدہ شکر ادا کیا، اور مخلوق کی دعاء پر نماز پوری کر دی اپنے مال میں سے اپنے ہاتھ سے دائیں بائیں تقسیم کرتے رہے۔

وَبَعْدَ الِاسْتِسْقَاءِ بِقَلِيلٍ اِعْتَرَاهُ الْكَسَلُ بِقَلِيلٍ اِعْتَرَاهُ الْكَسَلُ ثُمَّ ضَعُفَ الْمِعْدَةُ......... وَفِي خِلَالِ ذٰلِكَ عَقَدَ مَجْلِساً حَفِلاً بِسَادَةِ الْأُمَّةِ وَمَشَايِخِ الدِّيْنِ وَصُوْفِيَّةِ الْيَقِيْنِ وَاجْتَمَعَ بِهِمْ وَتَذَاكَرُوْا فِيْ مَا يَصْلَحُ بَلَاغاً لِلْآخِرَةِ ،إِلىٰ أَنْ تَسَلْسَلَ الْحَدِيْثُ فِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، سُبْحَانَهُ وَمَااقْتَضَاهُ مِنْهُ وَإِحْسَانُهُ فَأَخَذَ يَشْرَحُ مَامَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ حَسَنَةٍ وَنِعْمَةٍ وَيَعْتَرِفُ بِعَجْزِ شُكْرِهَا إِلىٰ أَنْ قَالَ: وَمَامِنْ حَدِيْثٍ رَوَيْتُهُ عَنْ أُسْتَاذِي الْمُسْنَدِ الْعَالِيْ مَجْدِ الدِّيْنِ بِرِوَايَةٍ لَهُ عَنْ مَشَايِخِهِ إِلَّا وَأَحْفَظُهُ وَأَسْنَدُهُ وَأَعْرِفُ لِرِوَايَةِ نِسْبَتَهُ وَثِقَتَهُ وَأَوَائِلَ حَالِهِ إِلىٰ وَفَاتِهِ، وَمَامِنْ آيَةٍ إِلَّا وَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيَّ بِحِفْظِهَا وَفَهْمِ تَأْوِيْلِهَا وَأَسْبَابِ نُزُوْلِهَا وَعِلْمِ قِرَاءَتِهَا ،وَأَمَّا الْفِقْهُ فَاسْتَحْضَرَ مِنْهُ مَا أَرْجُوْا بِهِ مَفْهُوْمَ "مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ" وَلِيَ مُدَّةَ أَشْهُرٍ

أَصْرِفُ وَقْتِيْ بِاسْتِعْمَالِ مَا عَلَيْهِ الصُّوْفِيَّةُ وَاشْتَغِلُ بِمَا سَنَّهُ الْمَشَايِخُ لِتَزْكِيَةِ الْأَنْفَاسِ عَمَلاً بِمَا قِيْلَ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ، وَمَا أَنَا أَطْمَعُ فِيْ شُمُوْلِ بَرَكَاتِهِمْ مُتَعَلِّلاً بِعَسىٰ وَلَعَلَّ، وَكُنْتُ شَرَعْتُ بِقِرَاءَةِ مَعَالِمِ التَّنْزِيْلِ وَقَدْ قَارَبْتُ إِتْمَامَهُ إِلاَّ أَنِّيْ أَرْجُوْا أَنْ أَخْتِمَهُ فِي الْجَنَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالىٰ، فَلَا تَنْسَوْنِيْ مِنْ صَالِحِ دُعَائِكُمْ فَأَنِّيْ أَجِدُ أَعْضَائِيْ فَقَدَتْ قُوَاهَا فَدَعَالَهُ الْحَاضِرُوْنَ بِالْبَرَكَةِ فِي الْعُمْرِ۔

ترجمہ:۔ استسقاء کے تھوڑے دن بعد تھوڑی سی سستی کے شکار ہوئے پھر معدہ کمزور ہوا، اسی درمیان انہوں نے سربراہان امم، مشائخ عظام و بزرگان محترم پر مشتمل ایک مجلس کا انعقاد کیا، ان کو جمع کیا اور جو چیز آخرت کے لئے بھلائی کا سبب ہوتی اس کا تذکرہ کیا مسلسل اللہ کی رحمت وانعام اور ان کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا ذکر کیا اور جو اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام واحسان کیا ان کو بیان کرنے لگے ،اپنے عجز کا اعتراف کر کے یہ کہا، کوئی بھی حدیث جو میں نے اپنے استاذ محترم مجد الدین صاحب سے روایت کی ہے جو ان کو ان کے شیخ سے مروی ہوتی ان میں سے ہر ایک مجھے یاد ہے اور سند اور ان کے راوی کی نسبت، ثقات اور ان کے شروع سے لیکر آخر تک کے حالات سے مطلع ہوں اور کوئی آیت ایسی نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے یاد کرنے اس کی تاویلات کو سمجھنے نزول کے اسباب اور اس کی قراءت کے علم کی توفیق نہ مرحمت فرمائی، اور رہی فقہ کی بات تو اس میں اس حد تک مجھے یاد ہے کہ جس پر من یرد اللہ بہ خیر ایفقھہ فی الدین (اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا معاملہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی صحیح سمجھ عطا فرماتے ہیں) کا مفہوم صادق آتا ہے، میں نے ایک مدت تک اپنا وقت صوفیاء کے معاملات پر بھی صرف کیا اور جس چیز کو مشائخ نے نفس کے تزکیہ کیلئے رائج کیا اس میں مشغول رہا اس چیز پر عمل کرتے ہوئے جو کہا گیا: جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ ان میں سے ہے۔ اور میں ان کے برکات میں شامل ہونے کی خواہش کرتا ہوں عسیٰ اور لعل کے ذریعہ۔ (امید و بیم کی حالت میں) معالم التنزیل کو میں نے پڑھنا شروع کر دیا تھا اور اس کے ختم کے قریب ہوا تو میری یہ خواہش ہے کہ میں اسے جنت میں ہی ختم کروں (انشاء اللہ) لہٰذا آپ لوگ مجھے اپنی نیک دعاؤں میں نہ بھولیں اس لئے کہ میں اپنے اعضاء کو کمزور پار ہا ہوں، حاضرین نے ان کی عمر میں برکت کی دعاء کی۔

وَقَالَ وَفِيْ سَنَةِ ٩٣٢ھ عَلىٰ خُرُوْجِهٖ مِنْ جَانْبَانِيْرْ ظَهَرَتْ مِنْهُ مَخَائِلُ الْمُسْتَوْدَعِ بِفِرَاقِ الْأَبَدِ لَهَا وَلِأَهْلِهَا وَأَكْثَرَ مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ فِيْهَا وَفِيْ طَرِيْقِهٖ إِلىٰ أَحْمَدُ آبَاد، وَلَمَّا نَزَلَ بِهَا كَانَ يَكْثُرُ مِنَ التَّرَدُّدِ إِلىٰ قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ، وَيُكْثِرُ مِنَ الْخَيْرِ بِهَا، وَكَانَ لَهُ حُسْنُ ظَنٍّ بِالْعَلَّامَةِ خُرَّمْ خَانْ فَقَالَ لَهُ يَوْمًا نَظَرْتُ فِيْ مَا أُوْثِرَ بِهٖ أُوْلِي الْاِسْتِحْقَاقِ مِنَ الْإِنْفَاقِ فَإِذَا أَنَا بَيْنَ إِفْرَاطٍ فِيْ صَرْفِ بَيْتِ الْمَالِ وَتَفْرِيْطٍ فِيْ مَنْعِ أَهْلِهٖ، فَلَمْ أَدْرِ إِذَا سُئِلْتُ عَنْ ذٰلِكَ بِمَاذَا أُجِيْبُ؟

ترجمہ:- آصفی نے کہا: کہ ۹۳۲ھ میں جانپانیر سے نکلتے وقت اس کی اور اس کے رہنے والوں کی جدائی پر رخصت ہونے کے آثار نمایاں تھے، وہاں انہوں نے بہت اچھے کام کیے اور احمد آباد جاتے ہوئے بھی، اور جب وہاں قیام فرمایا تو بزرگان دین کی قبروں پر زیادہ آمد ورفت ہونے لگی اور نیک کام زیادہ ہونے لگے، علامہ خرم خاں سے عقیدت تھی ان سے ایک دن کہنے لگے میں نے اس چیز میں غور کیا جس سے میں زیادہ متاثر ہوا وہ مستحقین انفاق ہیں بہر حال میں بیت المال کے صرف اور اس کے اہل کو منع کرنے میں افراط اور تفریط کے مابین ہوں تو میں نہیں جانتا کہ جب مجھ سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا تو میں کیا جواب دوں گا؟

وَفِيْ آخِرِ أَيَّامِهٖ وَكَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ إِلَى الْقَصْرِ وَاضْطَجَعَ إِلىٰ أَنْ زَالَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَدْعىٰ بِالْمَاءِ وَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْوُضُوْءِ، وَقَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ إِلىٰ بَيْتِ الْحَرَمِ وَاجْتَمَعَتِ النِّسْوَةُ عَلَيْهِ أَئِسَاتٌ بَاكِيَاتٌ يَنْدُبْنَ أَنْفُسَهُنَّ حُزْنًا عَلىٰ فِرَاقٍ لَا اجْتِمَاعَ بَعْدَهُ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّبْرِ الْمُؤْذِنِ بِالْأَجْرِ، وَفَرَّقَ عَلَيْهِنَّ مَالًا ثُمَّ وَدَّعَهُنَّ وَاسْتَوْدَعَهُنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَخَرَجَ وَ جَلَسَ سَاعَةً ثُمَّ اسْتَدْنىٰ مِنْهُ رَاجَهْ مُحَمَّدُ حُسَيْنِ الْمُخَاطَبَ بِأَشْجَعِ الْمُلْكِ، وَقَالَ لَهُ قَدْ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَكَ بِالْعِلْمِ، أُرِيْدُ أَنْ تَحْضُرَ وَفَاتِيْ تَقْرَأُ عَلَيَّ سُوْرَةَ يٰسِيْنَ وَتَغْسِلَنِيْ بِيَدِكَ وَتُسَامِحَنِيْ فِيْهِ، فَامْتَنَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَفَدَاهُ وَدَعَا لَهُ

وَسَمِعَ أَذَانًا فَقَالَ أَهُوَ فِي الْوَقْتِ فَأَجَابَ أَسَدُ الْمَلِكِ هٰذَا أَذَانُ الْإِسْتِدْعَاءِ لِإِسْتِعْدَادِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَيَكُوْنُ فِي الْعِبَادَةِ قَبْلَ الْوَقْتِ، فَقَالَ أَمَّا صَلَاةَ الظُّهْرِ فَأُصَلِّيْهَا عِنْدَكُمْ وَأَمَّا صَلَاةَ الْعَصْرِ فَعِنْدَ رَبِّيْ فِي الْجَنَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ أَذِنَ لِلْحَاضِرِيْنَ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَطَلَبَ مُصَلَّاهُ۔ وَصَلّٰى وَدَعَا اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ بِوَجْهٍ مُقْبِلٍ عَلَيْهِ وَقَلْبٍ مُنِيْبٍ إِلَيْهِ دُعَاءَ مَنْ هُوَ مُفَارِقٌ لِلْقَصْرِ مُشْرِفٌ عَلَى الْقَبْرِ، ثُمَّ كَانَ آخِرَ دُعَائِهٖ "رَبِّ قَدْ أٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَأْوِيْلِ الْأَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ" وَقَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ وَيَقُوْلُ اِسْتَوْدَعَكَ اللّٰهُ وَاضْطَجَعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ وَهُوَ مُجْتَمِعُ الْحَوَاسِ وَوَجْهَهٗ إِلَى الْقِبْلَةِ، وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَفَاضَتْ نَفْسُهٗ وَالْخَطِيْبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَدْعُوْ لَهٗ۔

ترجمہ: - اپنے آخری دنوں میں، جمعہ کا دن تھا محل کی طرف گئے اور سورج غروب کے وقت چت لیٹ گئے پانی منگوایا، وضوء کی اور دو رکعت تحیۃ الوضوء ادا کی اپنی جائے نماز سے اٹھے اور اپنی اہلیہ کے گھر کی طرف گئے۔ عورتیں ان کے پاس جمع ہوئیں اور غم کا اظہار کیا روئیں اور ان کے فراق پر خوب آہ زاری کی، جس کے بعد پھر ملنا نہیں ہو سکا۔ اور انہوں نے صبر کی تلقین کی اور ان کے درمیان مال تقسیم کیا اور انہیں رخصت کیا۔ نکلے اور تھوڑی دیر بیٹھے۔ اور راجہ محمد حسین مخاطب کو اپنے سے قریب کیا جو بہادر و دلیر تھا اور اس سے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہاری قدر منزلت علم کی وجہ سے بڑھادی میں چاہتا ہوں کہ تم میری وفات کے وقت حاضر ہو کر سورہ یٰسین پڑھو اور تم اپنے ہاتھ سے مجھے غسل دو اور اس معاملہ میں میری موافقت کرو تو انہوں نے اس کی صلاحیت کے مطابق بخشش دی اور عنایت کی اور ان کے لئے دعاء کی۔ اذان سنی تو کہا کیا ابھی وقت ہے؟ تو اسد الملک نے جواب دیا یہ اذان استدعا ہے جمعہ کی نماز کی تیاری کے لئے (اور یہ طریقہ وقت سے پہلے تھا) انہوں نے کہا بہر حال نماز ظہر تو میں تمہارے درمیان ادا کرونگا اور نماز عصر اپنے رب کے پاس جنت میں انشاء اللہ۔ پھر جمعہ کی اذان ہوئی انہوں

نے جائے نماز منگوائی نماز پڑھی اور قبلہ رخ ہو کر اور دل لگا کر اللہ رب العزت سے دعاء کی، قصر کو چھوڑنے اور قبر کی طرف جانے کی دعاء کی پھر تو ان کی آخری دعاء یہ تھی۔

(اے پروردگار تو نے بادشاہت عطاء کی اور تعبیر رؤیا سکھلائی تو ہی زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا تو ہی میرا دنیا و آخرت میں مددگار ہے مجھے ایمان کی حالت میں وفات نصیب فرما، اور نیک لوگوں میں شامل کر)

اپنے مصلے سے یہ کہتے ہوئے اٹھے استودعك الله: اپنی چارپائی پر لیٹ گئے پورے اعضاء اور چہرہ قبلہ رخ کر لیا اور کہا "لا اله الا لله محمد رسول الله: ان کی روح نکل گئی اور خطیب منبر پر ان کے لئے دعاء کر رہا تھا۔

وَكَانَ ذَالِكَ فِيْ ثَانِيَ جُمَادَى الْأُولٰى سَنَةَ ٩٣٢ھ وَحُمِلَ تَابُوتُهُ إِلى "سَرْكِهِيْج" وَدُفِنَ عِنْدَ وَالِدِهٖ طَيَّبَ اللّٰهُ ثَرَاهُ، وَيُحْسَنُ الإِسْتِشْهَادَ هُنَا بِمَارَثٰى بِهِ الْعِمَادُ الْكَاتِبُ سُلْطَانَهُ الْمَلِكُ الْعَادِلُ نُوْرُ الدِّيْنَ الشَّهِيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۲ر جمادی الاول ۹۳۲ھ کا دن تھا، ان کے تابوت کو "سرکھیج" لے جایا گیا اور ان کے والد کے پاس دفن کر دیا گیا۔ طیب الله ثراہ بادشاہ عادل نور الدین شہیدؒ کے مرثیہ کو بطور شہادت بیان کرنا مناسب ہوگا۔

يَا مَلِكًا أَيَّامُهُ لَمْ تَزَلْ ☆ بِفَضْلِهٖ فَاضِلَةٌ فَاخِرَةٌ
مَلَكْتَ دُنْيَاكَ وَخَلَّفْتَهَا ☆ وَسِرْتَ حَتّٰى تَمْلِكَ الْآخِرَةَ

(نزهة الخواطر للسيد عبدالحى الحسنى)

ترجمہ:- اے بادشاہ کہ جن کے دن اس کے فضل و کمال سے عمدہ اور باکمال ہیں، تم دنیا میں بادشاہ بنے اور اسے چھوڑ کر چل دیئے تاکہ آخرت میں بھی بادشاہت نصیب ہو۔

☆☆☆

رَسُوْلُ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ قَائِدِ قُوَّادِ الْفُرْسِ

مسلمانوں کا پیغامبر فارس کے کمانڈر کی خدمت میں

حل لغات:۔ قَائِد (ج) قادۃ کمانڈر، راہنما، جنرل۔ وقواد: صفیق: دبیز، ٹھکا ہوا کپڑا۔ وسادۃ: تکیہ (ج) وسائد۔ دِرْع: (ج) دروع، زرہ۔

اَرْسَلَ سَعْدٌ قَبْلَ الْقَادِسِيَّةِ رِبْعِيَّ بْنَ عَامِرٍ رَسُوْلًا إِلٰى رُسْتَمَ قَائِدِ الْجُيُوْشِ الْفَارِسِيَّةِ وَأَمِيْرِهِمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَقَدْ زَيَّنُوْا مَجْلِسَهُ بِالنَّمَارِقِ الْمُذْهَبَةِ وَزَرَابِي الْحَرِيْرِ وَأَظْهَرَ الْيَوَاقِيْتَ وَاللَّآلِي الثَّمِيْنَةَ، وَالزِّيْنَةَ الْعَظِيْمَةِ وَعَلَيْهِ تَاجُهُ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَمْتِعَةِ الثَّمِيْنَةِ، وَقَدْ جَلَسَ عَلٰى سَرِيْرٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

وَدَخَلَ رِبْعِيٌّ بِثِيَابٍ صَفِيْقَةٍ وَسَيْفٍ وَتُرْسٍ وَفَرَسٍ قَصِيْرَةٍ، وَلَمْ يَزَلْ رَاكِبَهَا حَتّٰى دَاسَ بِهَا عَلٰى طَرَفِ الْبِسَاطِ ثُمَّ نَزَلَ وَرَبَطَهَا بِبَعْضِ تِلْكَ الْوَسَائِدِ، وَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ سِلَاحُهُ، وَدِرْعُهُ عَلٰى رَأْسِهِ، فَقَالُوْا لَهُ ضَعْ سِلَاحَكَ، فَقَالَ إِنِّيْ لَمْ آتِكُمْ، وَإِنَّمَا جِئْتُكُمْ حِيْنَ دَعَوْتُمُوْنِيْ فَإِنْ تَرَكْتُمُوْنِيْ هٰكَذَا وَإِلَّا رَجَعْتُ فَقَالَ رُسْتَمُ اِئْذَنُوْا لَهُ، فَأَقْبَلَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى رُمْحِهِ فَوْقَ النَّمَارِقِ، فَخَرَقَ عَامَّتَهَا۔

ترجمہ:۔ سعد نے ربعی بن عامر کو پیامبر بنا کر جنگ قادسیہ سے پہلے فارسی لشکروں کے قائد و امیر رستم کی خدمت میں بھیجا۔ وہ اس کے پاس گئے اس حال میں کہ وہ اپنی بیٹھک کو سنہرے قالینوں تکیوں، روشن یاقوت، قیمتی موتیوں سے آراستہ کئے ہوئے تھا، اس پر اس کا تاج اور قیمتی سامان رکھے ہوئے تھے اور وہ سونے کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔

ربعی دبیز کپڑے پہنے ہوئے، تلوار، کمان اور چھوٹے گھوڑے لیکر داخل ہوئے اور وہ سوار ہی رہے یہاں تک کہ قالین کے ایک کنارے پر کھڑے ہوئے پھر اپنے گھوڑے سے اترے اور اسے گاؤ تکیوں سے باندھ دیا۔ پھر وہ اس حال میں آئے کہ ان کے پاس اسلحہ تھے اور اس کے سر پر زرہ تھی، تو انہوں نے کہا اپنے ہتھیار ڈال دو، تو اس نے کہا میں

تمہارے پاس نہیں آیا جب تم نے دعوت دی ہے تو میں حاضر ہوا ہوں اگر تم نے مجھے چھوڑ دیا تو واپس ہو جاؤں گا۔ رستم نے کہا تم لوگ انہیں اجازت دو تو وہ نیزہ پر ٹیک لگائے ہوئے قالین پر آئے عام لوگوں نے بیوقوف سمجھا۔

فَقَالُوْا لَهُ مَاجَاءَ بِكُمْ ؟فَقَالَ: اللّٰهُ ابْتَعَثَنَا لِنَخْرُجَ مَنْ شَآءَ مِنْ عِبَادَةِ العِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَمِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا إِلٰى سَعَتِهَا، وَمِنْ جَوْرِ الأَدْيَانِ إِلٰى عَدْلِ الإِسْلَامِ فَأَرْسَلَنَا بِدِيْنِهِ إِلٰى خَلْقِهِ لِنَدْعُوَهُمْ إِلَيْهِ فَمَنْ قَبِلَ ذٰلِكَ قَبِلْنَا مِنْهُ وَرَجَعْنَا عَنْهُ، وَمَنْ أَبٰى قَاتَلْنَاهُ أَبَدًا حَتّٰى نَفْضِيْ إِلٰى مَوْعُوْدِ اللّٰهِ۔

قَالُوْا وَمَا مَوْعُوْدُ اللّٰهِ؟

قَالَ الجَنَّةُ لِمَنْ مَاتَ عَلٰى قِتَالِ مَنْ أَبٰى ،وَالظَفَرُ لِمَنْ بَقِىَ۔

فَقَالَ رُسْتَمْ : قَدْ سَمِعْتُ مَقَالَتَكُمْ فَهَلْ لَكُمْ أَنْ تُؤَخِّرُوْا هٰذَا الأَمْرَ حَتّٰى نَنْظُرَ فِيْهِ وَتَنْظُرُوْا۔؟

قَالَ:نَعَم ! كَمْ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ؟ يَوماً أَوْيَوْمَيْنِ؟

قَالَ:لَا ،بَلْ حَتّٰى نُكَاتِبَ أَهْلَ رَأْيِنَا وَرُؤُسَاءِ قَوْمِنَا! فَقَالَ مَاسَنَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُؤَخِّرَ الأَعْدَاءَ عِنْدَ اللِّقَاءِ مِنْ ثَلَاثٍ، فَانْظُرْ فِيْ أَمْرِكَ وَأَمْرِهِمْ ،وَاخْتَرْوَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ بَعْدَ الأَجَلِ۔

فَقَالَ أَسَيِّدُهُمْ أَنْتَ؟

قَالَ: لَا وَلٰكِنَّ المُسْلِمُوْنَ كَالْجَسَدِ الوَاحِدِ يُجِيْرُ أَدْنَاهُمْ عَلٰى أَعْلَاهُمْ۔

ترجمہ:- ان لوگوں نے ان سے کہا کیوں آئے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ اللہ نے ہمیں بھیجا ہے تاکہ بت پرستی سے خدا پرستی کی طرف نکالیں اور دنیا کی تنگی سے وسعت کی طرف لے جائیں مذاہب کے ظلم سے اسلام کے عدل کی طرف تو اس نے ہمیں دین عطا کر کے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہے تاکہ ہم ان کو اس کی دعوت دیں جو اس کو قبول کرے ہم اس سے راضی ہو جائیں اور لوٹ جائیں، اور جو انکار کرے ہم اس سے ہمیشہ

قتال کریں یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو۔

انہوں نے کہا موعود اللہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا جنت جو کسی قتل و قتال (جنگ) میں مر گیا جو باقی رہا وہ کامیاب رہا۔

رستم نے کہا! میں نے تمہاری باتیں سن لیں کیا تم اس معاملہ کو ملتوی کر سکتے ہو تاکہ تم بھی غور کرلو اور ہم بھی؟ تو انہوں نے کہا: ہاں کتنا چاہتے ہو ایک دن یا دو دن؟ رستم نے کہا نہیں۔ بلکہ ہم کو اتنی مہلت دو کہ ہم اہل رائے اور رؤساء قوم سے مراسلت کر سکیں۔ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے یہ قانون نہیں بنایا کہ ہم دشمن کو ملاقات کے وقت مہلت دیں مگر تین دن کی۔ اپنے معاملہ اور ان کے معاملہ میں غور کرلو اور مدت پوری ہونے کے بعد تین چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرو:

رستم نے کہا کیا تم ان کے سردار ہو؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ تمام مسلمان جسم واحد کے مثل ہیں جب ان کے ادنی پر ظلم و زیادتی کی جاتی ہے تو گویا کہ ان کے اعلیٰ پر کی جارہی ہو۔

فَاَجْتَمَعَ رُسْتَمُ بِرُؤُسَاءِ قَوْمِهِ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتُمْ قَطُّ أَعَزَّ وَأَرْجَحَ مِنْ كَلَامِ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَقَالُوْا مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ تَمِيْلَ إِلٰى شَيْءٍ مِنْ هٰذَا وَتَدَعُ دِيْنَكَ إِلٰى هٰذَا الْكَلْبِ، أَمَا تَرَىٰ إِلٰى ثِيَابِهِ؟ فَقَالَ وَيْلَكُمْ لَاتَنْظُرُوْا إِلَى الثِّيَابِ وَانْظُرُوْا إِلَى الرَّأْيِ وَالْكَلَامِ وَالسِّيْرَةِ، إِنَّ الْعَرَبَ يَسْتَخِفُّوْنَ بِالثِّيَابِ وَالْمَأْكَلِ وَيَصُوْنُوْنَ الْأَحْسَابَ۔

(البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۴۰)

ترجمہ:۔ رستم نے اپنی قوم کے رؤساء کو جمع کیا اور کہا کیا تم نے کبھی اس آدمی کے کلام سے زیادہ مثبت اور محکم بات سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا معاذ اللہ اس کی ایک معمولی بات پر مائل ہو گئے اور اپنے دین کو اس کتے کی وجہ سے چھوڑنا چاہتے ہیں کیا آپ نے اس کے کپڑے کی طرف نہیں دیکھا؟ تو رستم نے کہا تمہارا ناس ہو تم کپڑوں کی طرف مت دیکھو بلکہ تم اس کی رائے اس کے کلام اور ان کی سیرت کو دیکھو۔ عرب کھانے اور کپڑے کے اعتبار سے بہت معمولی ہوتے ہیں لیکن حسب و نسب کی حفاظت کے معاملے میں نہایت پختہ۔

اَلْجَامِعُ الْاَزْهَرُ

جامع ازہر

حل لغات: لَبِثَ۔ لُبْثًا: ٹھہرنا، قیام کرنا(س)۔ نطاق: حد، دائرہ، پیمانہ، علاقہ۔ طِبق: مطابق، موافق۔طَبِق: منجمد ہونا، نہ پھیلنا(س)۔ طبّق: عام ہونا۔ اخفاق: پرچم کا لہلہانا۔ فَرْع: شاخ، برانچ۔مرسوم (ج) مراسیم: ڈیزائن یا نقشہ، حکم، قانون۔ نَظَّم: منظم کرنا، انتظام کرنا۔ قِسْم: سیکشن، پارٹ، ڈیپارٹمنٹ۔ مجلس اعلیٰ: اپر ہاوس۔ شئون: معاملات، حالات۔ اِدارۃ: چلانا، انتظام کرنا، انتظامیہ۔میزانیة: بجٹ، بیلنس شیٹ۔ جُنیه (ج)جُنیهات: اشرفی، پونڈ گنّی۔ رُواق (ج) اروِقة: ہال، گیلری، برآمدہ، دار الاقامہ۔

اَلْجَامِعُ الْاَزْهَرُ هُوَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدُ الْكَبِيْرُ الْقَائِمُ فِي مَدِيْنَةِ الْقَاهِرَةِ لِأَكْثَرَ مِنْ تِسْعَةِ قُرُوْنٍ وَنِصْفٍ،وَفِيْهِ تِلْكَ الْجَامِعَةُ الدِّيْنِيَّةُ الْكُبْرىٰ ،وَهُوَ أَوَّلُ مَسْجِدٍ أُسِّسَ بِالْقَاهِرَةِ أَنْشَأَهُ الْقَائِدُ جَوْهَرُ الْكَاتِبُ الصَّقْلِي مَوْلَى الْمُعِزِّ لِدِيْنِ اللّٰهِ الْفَاطِمِيِّ لَمَّا اخْتَطَّ الْقَاهِرَةَ ،إِذْ شَرَعَ فِيْ بِنَائِهِ لِسِتٍّ بَقِيْنَ مِنْ جُمَادَى الْأُوْلىٰ سَنَة ٣٥٩ هِجرِيَّة۔وَتَمَّ بِنَاؤُهُ لِتِسْعٍ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ ٣٦١ هِجرِيَّةً

وَكَانَ حَالُ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ كَأَمْثَالِهَا مِنَ الْمَعَاهِدِ الْعِلْمِيَّةِ وَدُوْرِ التَّعْلِيْمِ ،بَدَأَتْ صَغِيْرَةً لٰكِنَّهَا مَالَبِثَتْ أَنْ اِتَّسَعَ نِطَاقُهَا وَعَظُمَ شَأْنُهَا بِمَا أَفَاضَ عَلَيْهَا الْمُلُوْكُ وَالْأُمَرَاءُ حَتّٰى أَصْبَحَتْ مَنْبَعاً لِلتَّعْلِيْمِ الدِّيْنِي،وَطَبَّقَ صِيْتُهَا الْخَافِقَيْنِ فَانْحَدَرَ إِلَيْهَا الطَّلَبَةُ مِنْ أَقْصَى الْمَسْكُوْنَةِ۔ وَتَخَرَّجَ مِنْهَا الْعُلَمَاءُ وَالْأَئِمَّةُ فِيْ كُلِّ فَرْعٍ مِنْ فُرُوْعِ الْعِلْمِ الدِّيْنِيِّ وَغَيْرِهِ۔

ترجمہ:۔ جامعہ ازہر وہ مسجد کبیر ہے جو ساڑھے نو صدی سے قاہرہ شہر میں واقع ہے

، جس میں بڑی اسلامی یونیورسٹی ہے یہ وہ پہلی مسجد ہے جس کی قاہرہ میں بنیاد ڈالی گئی ، جس کو قائد جوہر کاتب صقلی مولی معزالدین فاطمی نے بنوائی جب قاہرہ بنا۔ جس کی تعمیر ۳۰ ر جمادی الاولی ۳۵۹ھ کو شروع ہوئی اور تکمیل تعمیر ۹ ر رمضان المبارک ۳۶۱ھ میں ہوئی اس مدرسہ کی حالت اور تعلیمی رول دوسری علمی دینی درس گاہوں کے مانند تھی۔

ابتداءً بہت چھوٹا مدرسہ تھا لیکن بہت جلد اس کا دائرہ وسیع ہو تا گیا اور اس کی عظمت بڑھتی گئی جیسے جیسے بادشاہوں اور امراء نے توجہ دی یہاں تک کہ دینی تعلیم کا سرچشمہ ہو گیا، اور اس کی شہرت بڑھی تو طلبہ ملک کے کونے کونے سے آنے لگے اور علوم دینیہ کے ہر ہر فن میں علماء وائمہ عبور حاصل کر کے نکلے۔

وَقَدْ زَادَ الْمُلُوْكُ وَالْأُمَرَاءُ فِيْ بِنَائِهِ وَوَسَعُوْا فِي نَوَاحِيهِ وَشَادُوْا مَسَاكِنَ لِلطُّلَّابِ (أَرْوَاقَةٌ) وَأَسْكَنُوْا فِيْهَا مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ يَأْوِيْ إِلَيْهِ، وَلَاسِيَّمَا الْغُرَبَاءِ وَأَوْدَعُوْا فِيهَا كُتُبَ التَّدْرِيْسَ وَالْمُرَاجَعَةِ.

كَانَ الْأَزْهَرُ يَسِيْرُ عَلٰى نِظَامِ سَهْلِ يَكَادُ يَكُوْنُ فِطْرِياً أَسَاسُهُ التَّقْوىٰ وَقِوَامُهُ احْتِرَامَ الدِّيْنِ وَأَهْلِهِ فَلَمْ يَكُنْ بِهِ مِنْ مَظَاهِرِ نِظَامَاتِ هٰذِهِ الْأَيَامِ وَتَدَيُّرَانِهَا شَئٌ.

كَانَ الطَّالِبُ يَدْخُلُهُ مُخْتَاراً بِلَاقَيْدٍ وَلَاشَرْطٍ وَ يَخْتَلِفُ إِلَىٰ مَنْ أَرَادَ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِتَلَقِّى الْعِلْمِ عَنْهُ، وَيَبْقِيْ فِيْهِ مَاشَاءَ أَنْ يَبْقىٰ، فَإِذَا آنَسَ مِنْ نَفْسِهِ عِلْمًا كَافِياً وَمَلِكَةً يَتَمَكَّنُ بِهَا مِنْ إِفَادَاةِ غَيْرِهِ جَلَسَ لِلتَّدْرِيْسِ حَيْثُ يَجِدُ مَكَاناً خَالِياً، وَعَرَضَ نَفْسَهُ عَلَى الطَّلَبَةِ فَكَانُوا إِذَا وَجَدُوْهُ عَلٰى عِلْمِ الْتَفُوا حَوْلَهُ وَقَبِلُوا يَدَهُ، وَإِذَا رَأَوْا غَيْرَ ذٰلِكَ انْصَرَفُوا عَنْهُ، وَتِلْكَ هِيَ شَهَادَةُ الْعَالِمِيَّةُ الَّتِيْ كَانَ يَعْطَاهَا الْعُلَمَاءِ.

ترجمہ:- بادشاہ اور امراء نے اس کی تعمیر میں اضافہ کیا اور اس کی چہار دیواری میں وسعت دی اور طلبہ کے لئے ہوسٹل (دار الاقامہ) بنوائے اور جن کو رہنے کی جگہ نہیں تھی ان کو اس میں ٹھکانا دیا خاص طور پر غیر ملکیوں کے لئے درس و تدریس مطالعہ و مراجعت کی کتابیں

اس میں اکٹھا کیں۔

جامعہ از ہر سہل و معمولی نظام پر کاربند تھا گویا کہ فطری طور پر اس کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی ہو اور اس کی بنیاد دین اور اہل دین کا احترام تھا، موجودہ دور کی طرح کوئی مستقل قانون اور نظام چلنے کے لئے نہیں تھا، طلبہ خود مختار بلا کسی قید و شرط کے داخلہ لیتے تھے اور جس عالم سے چاہتے علم حاصل کرتے تھے اور جو چیز چھوڑنا چاہتے چھوڑ دیتے، جب خود سمجھنے لگتے کہ علم کافی ہو گیا اور غیر کو افادہ پہونچانے کا ملکہ حاصل ہو گیا اور جب خالی جگہ پاتے تو پڑھانے بیٹھ جاتے اور اپنے آپ کو طلبہ کے سامنے پیش کر دیتے تو طلبہ جب انہیں صاحبِ علم تصور کرتے تو ان کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے، جب اس کے برخلاف دیکھتے تو لوٹ جاتے، یہی عالمیت کی سند تھی جو علماء کو دی جاتی تھی۔

وَفِيْ سَنَةِ ۱۲۸۸ھ وَضَعَ اَوَّلَ قَانُوْنٍ لِلْأَزْهَرِ وَصَدَرَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ عِدَّةُ قَوَانِيْنَ۔

وَفِي ٣/ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ ١٣٥٥ صَدَرَ مَرْسُوْمٌ بِاَعَادَةِ تَنْظِيْمِ الْجَامِعِ الْأَزْهَرِ وَالْمَعَاهِدِ الدِّيْنِيَّةِ الْعِلْمِيَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ وَنُفِّذَ كَقَانُوْنٍ مِنْ قَوَانِيْنِ الدَّوْلَةِ۔

وَقَدْ أُنْشِئَ قِسْمٌ عَامٌ بِالْقَاهِرَةِ أُلْحِقَ بِالْجَامِعِ الْأَزْهَرِ مِنْ سَنَةِ ١٣٥٢ھ لِسَدِّ حَاجَةِ مَنْ يُرِيْدُ التَّوَسُّعَ فِيْ أَحْكَامِ الدِّيْنِ وَاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ، وَقَدْ خَصَّ الْأَزْهَرَ دُوْنَ سَائِرَ الْمَعَاهِدِ بِالتَّعْلِيْمِ الْعَالِيَ وَالتَّخَصُّصِ۔

ترجمہ:- ۱۲۸۸ھ میں جامعہ ازہر کا پہلا قانون بنایا گیا اس کے بعد مختلف قوانین بنتے گئے۔ ۳؍ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ کو جامع ازہر اور دینی علمی مکاتب و مدارس کے انتظام کے اعادہ کا قانون عمل میں آیا اور حکومت کے قوانین کے مثل قانون نافذ ہوا۔ قاہرہ میں ایک عام شعبہ قائم کیا گیا اور ۱۳۵۲ھ میں اس کو جامع ازہر سے ملحق کر دیا گیا تا کہ دینی احکام اور زبان و ادب میں ترقی کرنے والوں کی ضرورت پوری کر سکے۔ جامعہ ازہر دوسرے تمام مدارس و مکاتب سے ہٹ کر اعلیٰ تعلیم اور تخصص کے لئے مخصوص تھا۔

وَأُنْشِئَ قِسْمٌ مِنَ الْأَزْهَرِ لِلتَّخَصُّصِ فِيْ عُلُوْمِ الدِّيْنِ وَ اللُّغَةِ

الْعَرَبِيَّةِ وَالتَّارِيْخِ الإِسْلَامِيِّ وَالتَّرْبِيَّةِ وَالْوَعْظِ وَالإِرْشَادِ۔

وَكُلِّيَاتُ الْجَامِعِ الأَزْهَرِ هِيَ: (١) كُلِّيَّةُ الشَّرِيْعَة ۔ (٢) كُلِّيَّةُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَةِ. (٣) كُلِّيَّةُ أُصُولِ الدِّيْنِ۔

وَشَيْخُ الْجَامِعِ الأَزْهَرِ هُوَالامَامُ الأَكْبَرُ لِجَمِيْعِ رِجَالِ الدِّيْنِ وَالْمُشْرِفُ الأَعْلٰى عَلَى السِّيْرَةِ الشَّخْصِيَّةِ الْمُلَائِمَةِ لِشَرْفِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ فِي الْقُطْرِ الْمِصْرِيِّ كُلِّهٖ۔

وَلِلْجَامِعِ الأَزْهَرِ مَجْلِسٌ يُسَمَّى الْمَجْلِسُ الأَعْلٰى لِلأَزْهَرِ يُشْرِفُ عَلٰى شُئُوْنِهٖ وَإِدَارَتِهٖ وَيَرْأَسُ هٰذَاالْمَجْلِسُ شَيْخُ الْجَامِعِ الأَزْهَرِ۔

بَلَغَتْ مِيْزَانِيَةُ الْجَامِعِ الأَزْهَرُ وَالْمَعَاهِدِ الدِّيْنِيَّةِ الْعِلْمِيَّةِ الإِسْلَامِيَّةِ لسنة ١٩٣٦-١٩٣٧ الْمَالِيَّةِ ٩٧٦ ٣٢٣ جُنَيْهًا مِصْرِيًّا۔

وَيَبْلُغُ عَدَدُالْوَظَائِفُ الدَّائِمَةُ الْخَاصَّةُ لِلْمُدَرِّسِيْنَ وَالْمُوَظَّفِيْنَ ٧٧٦، وَعَدَدَ الْوَظَائِفِ الْمُوَقَّتَةُ ٢٣١۔

وَبَلَغَ عَدَدَ طَلَبَةِ الأَزْهَرِسنه١٩٣٦ ١٩٣٧ الدراسية ١١١٣٠ طَالِبٌ۔

"مُعْظَمُ طَلَبَةِ الأَزْهَرِ مِنَ الْمِصْرِيِّيْنَ وَالسُّوْرِيِّيْنَ وَالأَتْرَاكِ وَالْمَغَارِبَةِ وَبَعْضُهُمْ يَأْتِي مِنَ الأَفْغَانِسْتَان وَ الصِّيْنِ وَبَغْدَادِ وَبُوْرِنِيُوْ وَالْهِنْدِ وَجَاوَهْ وَالْعَجَمِ وَسَنَّار وَالصُّوْمَال وَجَنُوْبَ إِفْرِيْقِيَا وَغَيْرِهَا۔

ترجمہ:- جامعہ ازہر میں علوم دینیہ ،زبان عربی ادب تاریخ اسلامی، تربیت وعظ وارشاد میں تخصص کے لئے الگ الگ شعبہ قائم کیا گیا۔

جامع ازہر کے شعبہ جات مندرجہ ذیل ہیں

(١) كلية الشريعة (٢) كلية اللغة العربية (٣) كلية اصول الدين۔ مدبر جامعہ ازہر تمام لوگوں کے امام اکبر اور سیرت کے اعتبار سے تمام مصر میں سب سے فائق اہل علم ہوا کرتے ہیں۔ جامعہ ازہر کی ایک خاص مجلس ہے جس کا نام المجلس الاعلی ہے جس کے حالات، انتظام وانصرام اور صدارت کی ذمہ داری شیخ الازہر کے ذمہ ہوتی ہے۔ سن ۱۹۳۶ء۔ سن ۱۹۳۷ء میں جامعہ ازہر اور دینی علمی اداروں کا مالی بجٹ

۹۷۶_۳۲۲۳ مصری پونڈ تک پہونچ گیا۔ دائمی وظیفے مدرسین وملازمین کے لئے جو متعین تھے ان کی تعداد ۷۷۶ تک پہونچی اور وظائف مؤقتہ کی تعداد ۲۳۱ تک پہونچی۔

بعد ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۲ء میں جامعہ ازہر میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد ۱۱۱۳۰ تک پہونچ گئی، جامعہ ازہر میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ میں اکثر مصری، شامی، ترکی، مغربی طلبہ ہوتے اور بعض طلبہ افغانستان، چین، بغداد، نیویارک، ہند، جاوہ، عجم، سنار، صومال، جنوبی افریقہ وغیرہ سے آتے۔

وَكَانَ فِيْ الْأَزْهَرِ مَجْمُوعَةٌ كَبِيْرَةٌ مِنَ الْكُتُبِ مُتَفَرِّقَةٌ فِيْ أَرْوِقَتِهِ وَفِيْ جِهَاتٍ مُتَعَدِّدَةٍ مِنْهُ، فَلَمَّا تَوَجَّهَتِ الْعِنَايَةُ إِلَى إِصْلَاحِ الْأَزْهَرِ وَتَحْسِيْنِ حَالِهِ أُنْشِئَتْ فِيْ سنة ۱۸۹۷م دَارُكُتُبٍ عَامَّةٍ تُسَمَّى "دَارُ الْكُتُبِ الْأَزْهَرِيَّةِ الْكُبْرَى" تَجْمَعُ مَا تَفَرَّقَ فِيْ أَرْوِقَةِ الْأَزْهَرِ مِنَ الْكُتُبِ، وَرَتَّبَ لَهَا مَا يَلْزِمُ مِنَ الْمَالِ وَالْعُمَّالِ، وَمَا زَالَتْ هٰذِهِ الدَّارُ تَتَدَرَّجُ فِي الرُّقِيِّ حَتَّى أَصْبَحَتْ تَحْتَوِيْ عَلى ۷۲۶۲۷ مُجَلَّداً بَيْنَ مَخْطُوطٍ، وَمَطْبُوْعٍ، وَفِيْهَا مِنْ أُمَّهَاتِ الْكُتُبِ وَنَادِرِهَا مَالَايُوجَدُ فِيْ دَارِكُتُبٍ أُخْرىٰ. تقويم مصر بتلخيص

ترجمہ:– جامعہ ازہر میں کتابوں کی بڑی تعداد تھی جو ازہر کے دار الاقامہ اور مختلف جہتوں میں الگ الگ رکھی ہوئی تھیں، جب جامعہ ازہر کی درستگی ومرمت اور اس کو بہتر سے بہتر بنانے کی طرف توجہ مبذول ہوئی تو ۱۸۹۷ء میں ایک عام لائبریری کا قیام عمل میں آیا جس کا نام "دار الكتب الازهريه الكبرى" رکھا گیا۔ اور جو کتابیں جامعہ ازہر کے ہوسٹلوں میں بکھری ہوئی تھیں ان کو جمع کیا گیا اور رقم ومزدوروں کے ذریعہ اس کی ترتیب دی گئی، اور مستقل یہ کتب خانہ ترقی پذیر ہوتا رہا، یہاں تک کہ کتب خانہ کتب مخطوطہ اور مطبوعہ ۷۲۶۲۷ کتابوں پر مشتمل ہے اور اس میں بہت سی نادر ونایاب کتابیں ہیں جو دوسرے کتب خانوں میں دستیاب نہیں ہیں۔

☆☆☆

اَدَبُ الْقُرْآنِ

قرآن کریم کا ادب واحترام

حل لغات: تَحْبَطَ: مٹ جائے، اکارت ہو جائے۔ تَشْعُرُون: تم شعور رکھتے ہو، سمجھتے ہو، شُعُور سے۔ یغضون: وہ پست کرتے ہیں، غَضّ سے معنی نگاہ اور آواز کو پست کرنا۔ حُجُرات: حجرے، کوٹھریاں واحد حجرةٌ۔ بغت علیٰ: ظلم زیادتی کرنا۔ مُقسِطین: عدل وانصاف کرنے والے اقسَاط سے۔ تَلْمِزُوا: عیب لگانا، لمزٌ سے۔ لاتنابزُوا: مت پکارو (برے لقب سے) تنابز سے نہی مذکر حاضر کا صیغہ۔ شُعُوب: جماعتیں، قومیں واحد شعبٌ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَاتُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللهَ، إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَاتَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَاتَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَاتَشْعُرُونَ، إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوٰى، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَايَعْقِلُونَ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ، يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَافَعَلْتُمْ نَادِمِينَ، وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللهِ، لَوْيُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ، وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، أُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ، فَضْلاً مِنَ اللهِ وَنِعْمَةً، وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ٥ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا، فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيءَ إِلٰى

أَمْرِ اللّٰهِ، فَإِنْ فَآءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا، إِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ،
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ، يٰۤأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ
قَوْمٍ عَسٰۤى أَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى أَنْ يَّكُنَّ
خَيْراً مِّنْهُنَّ، وَلَا تَلْمِزُوْا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ، بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ، وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ، يٰۤأَيُّهَا
الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْراً مِّنَ الظَّنِّ، إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا
تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضاً، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ
أَخِيْهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوْهُ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ، إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ، يٰۤأَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْباً وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا، إِنَّ
أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ، قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا، قُلْ
لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ، وَإِنْ
تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئاً، إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا
وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ،
قُلْ أَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ، وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ، يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا
عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰكُمْ لِلْإِيْمَانِ إِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ، إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ۔ (سورة الحجرات)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے، اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اوپر بلند نہ کرو اور ان سے تڑخ کر نہ بولو، جیسے تڑختے ہو ایک دوسرے پر کہیں اکارت نہ جائیں تمہارے کام اور تم کو خبر بھی نہ ہو، جو لوگ دبی آواز سے بولتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہی ہیں جن کے دلوں کو جانچ لیا اللہ نے ادب کے واسطے ان

کے لئے معافی ہے اور ثواب بڑا، جو لوگ پکارتے ہیں تجھ کو دیوار کے پیچھے سے وہ اکثر عقل نہیں رکھتے اور اگر وہ صبر کرتے جب تک تو نکلتا ان کی طرف تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اے ایمان والو اگر آئے تمہارے پاس کوئی گنہ گار خبر لے کر تو تحقیق کر لو کہیں جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل کو اپنے کئے پر پچھتانے لگو، اور جان لو کہ تم میں رسول ہے اللہ کا اگر وہ تمہاری بات مان لیا کرے بہت کاموں میں تو تم پر مشکل پڑے پر اللہ نے محبت ڈال دی تمہارے دل میں ایمان کی اور کھپا دیا اس کو تمہارے دلوں میں اور نفرت ڈال دی تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی، وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر، اللہ کے فضل و احسان سے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے حکمتوں والا، اگر دو فریق مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں ملاپ کرا دو پھر اگر چڑھا چلا جائے ایک ان میں سے دوسرے پر تو تم سب لڑو اس چڑھائی والے سے یہاں تک کہ پھر آئے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو ملاپ کرا دو ان میں برابر اور انصاف کرو بے شک اللہ کو خوش آتے ہیں انصاف والے، مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں سو ملاپ کرا دو اپنے دو بھائیوں میں۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم پر رحم ہو، اے ایمان والو ٹھٹھا نہ کریں ایک دوسروں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے، اور عیب نہ لگاؤ ایک دوسرے کو اور نام نہ ڈالو چڑانے کو ایک دوسرے کے برا نام ہے گنہ گاری پیچھے ایمان کے، اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ہیں بے انصاف۔

اے ایمان والو بچتے رہو بہت تہمتیں کرنے سے مقرر بعضی تہمت گناہ ہے اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا اور برا نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو، بھلا خوش لگتا ہے تم میں کسی کو کہ کھائے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آتا ہے تم کو اس سے، اور ڈرتے رہو اللہ سے، بے شک اللہ معاف کرنے والا ہے مہربان۔

اے انسانو! ہم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں اور قبیلے تاکہ آپس کی پہچان ہو تحقیق عزت اللہ کے یہاں اسی کو بڑی جس کو ادب بڑا، اللہ سب کچھ جانتا ہے خبردار، کہتے ہیں گنوار کہ ہم ایمان لائے تو کہہ دو تم ایمان نہیں لائے پر تم کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی نہیں گھسا ایمان تمہارے دلوں میں، اگر حکم پر چلو

گے اللہ کے اور اس کے رسول کے کاٹ نہ لے گا تمہارے کاموں میں سے کچھ اللہ بخشتا ہے مہربان ہے، ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر، پھر شبہ نہ لائے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے وہ لوگ جو ہیں وہی ہیں سچے، تو کہہ کیا تم جتلاتے ہو اللہ کو اپنی دینداری، اور اللہ کو تو خبر ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے، تجھ پر احسان رکھتے ہیں مسلمان ہوئے، تو کہہ مجھ پر احسان نہ رکھو اپنے اسلام لانے کا بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو راہ دی ایمان کی اگر سچ کہو، اللہ جانتا ہے چھپے بھید آسمانوں کے اور زمین کے، اور اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (سورہ حجرات)



شَيْخُ الْإِسْلَامِ الْحَافِظُ ابْنُ تَيْمِيَةَ

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ۔

حل لغات: عَجَلَة: پہیہ، گاڑی عجلات۔ حَازَ: حوزًا (ن) قبضہ کرنا، پانا، لینا۔ كَلَّ: تھکنا، قویٰ مضمحل ہونا۔ افحَمَ: خاموش کرنا، لاجواب کرنا۔ عَيْن (ج) اعیان: سردار، سربر آوردہ، جاسوس۔ مِحْنَة: آزمائش، سختی، تجربہ (ج) مِحَن۔ حَبَسَ۔ حبسا: قید کرنا، مقید کرنا (ض)۔ بُرج: قلعہ، محل (ج) بروج۔ جُبّ: گڑھا، گہرا کنواں (ج) اجباب۔ جباب۔ نفی۔ نفيا: انکار کرنا، باہر نکالنا، برطرف کرنا (ض)۔ ذاخِر: بھرا ہوا، ٹھاٹھیں مارتا ہوا۔ ذرّ۔ ذرأ: بکھیرنا، پھیلانا، چھڑکنا (ن)۔

وُلِدَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَلِيْمِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ بِحَرَانَ، يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ فِيْ ١٠ وَقِيْلَ ١١ رَبِيْعَ الْأَوَّلِ سَنَةَ ٦٦١ وَقَدِمَ مَعَ وَالِدِهِ وَأَهْلِهِ إِلٰى دِمَشْقَ وَهُوَ صَغِيْرٌ، كَانُوْا قَدْ خَرَجُوْا مِنْ بِلَادِ حَرَانَ مُهَاجِرِيْنَ بِسَبَبِ جَوْرِ التَتَرِ فَسَارُوْا بِاللَّيْلِ وَمَعَهُمُ الْكُتُبُ عَلٰى عَجَلَةٍ لِعَدَمِ الدَّوَابِ، وَكَادَ الْعَدُوُّ يَلْحِقُهُمْ، وَوَقَعَتِ الْعَجَلَةُ فَابْتَهَلُوا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاسْتَغَاثُوا بِهِ

فنجوا، وقدموا دمشق في أثناء سنة ٦٦٧ وسمع هناك من أكثر من مائتي شيخ ولازم السماع مدة سنين واشتغل بالعلوم وحفظ القرآن، وأقبل على الفقه وبرع في النحو وأقبل على التفسير إقبالا كليا، حتى حاز فيه قصب السبق، كل ذلك وهو ابن بضع عشرة سنة، ولم يزل على ذلك خلفا صالحا برا بوالديه تقيا ورعا ناسكا صواما قواما ذاكرا لله تعالى في كل أمر وعلى كل حال رجاعا إلى الله تعالى في سائر الأحوال والقضايا وقافا عند حدود الله تعالى وأوامره، نواهيه آمرا بالمعروف ناهيا عن المنكر لاتكاد نفسه تشبع من العلم ولاتروى من المطالعة، ولاتمل من الإشتغال ولاتكل من البحث، وكان يحضر المجالس والمحافل في صغره فيتكلم ويناظر ويفحم الكبار، ويأتي بمايتحير منه أعيان البلد في العلم، وأفتى وله نحو ١٧ سنة، وشرع في الجمع والتأليف من ذلك الوقت، ومات والده فكان من كبار الحنابلة وأئمتهم، درس بعده بوظائف وله ٢١ سنة فاشتهر أمره، وبعد صيته في العالم، وأخذ في تفسير الكتاب العزيز أيام الجمع على كرسي من حفظه فكان يورد مايقوله من دون توقف ولاتلعثم، وحج سنة ٦٩١ ورجع وقد انتهت إليه الإمامة في العلم و العمل ولم يخل بعدذلك من فتنة بعد فتنة، ولم ينتقل طول عمره من محنة إلا إلى محنة، حبس مرارافي مسائل فقهية وكلامية وحبس مرة ببرج، وكان موضعه فسيحافصار الناس يدخلون إليه ويقرأون عليه ويبحثون معه ونقل إلى الجب، ونفي من بلاد ونقل من بلاد إلى بلاد۔

ترجمہ:۔ احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ "حران" میں پیدا ہوئے، پیر کا دن ۱۰ر یا ۱۱ر ربیع الاول ۶۶۱ھ کی تاریخ تھی اپنے بچپنے میں ہی اپنے والد اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ دمشق چلے گئے، تاتاریوں کے ظلم وزیادتی کی وجہ سے ملک "حران" کو چھوڑ کر نکل پڑے تو وہ راتوں رات چلتے رہے اوران کے ساتھ گاڑی پر کتابیں بھی تھیں (سواری نہ ہونے کی وجہ

سے)اور قریب تھا کہ دشمن ان کو پالیں اور یکی حادثہ کا شکار ہوئی تو انہوں نے اللہ کی طرف توجہ کی اور فریاد رسی کی تو نجات پائی اور دمشق ۶۶۷ھ میں پہونچے اور انہوں نے سنا کہ یہاں دو سو سے زائد شیوخ تشریف فرماہیں، چند سالوں تک سماع کی اور تحصیل علوم اور حفظ قرآن کریم میں مشغول و منہمک رہے، فقہ پر توجہ دی اور نحو میں مہارت حاصل کی اور تفسیر پر بھرپور توجہ مبذول کی یہاں تک کہ فوقیت حاصل کرلی، یہ تمام چیزیں دس سال کی عمر میں حاصل کیں۔

اور مستقل اسی حال پر رہے، والدین کے خلف الرشید ثابت ہوئے، متقی پرہیزگار، روزہ رکھنے والے اور اللہ کا ذکر ہمیشہ اور ہر حال میں کرنے والے تھے، تمام احوال و کوائف میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے، اللہ کے احکام اور اس کے اوامر کی پاسداری کرنے والے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے تھے، ان کا نفس علم سے شکم سیر اور مطالعہ سے سیراب نہیں ہوتا، مشغولیت وانہماکیت سے مضمحل نہیں ہوتا اور بحث و مباحثہ سے تھکتا نہیں تھا۔

بچپنے میں مجلسوں اور محفلوں میں حاضر ہوتے، بحث و مباحثہ اور مناظرہ کرتے اور بڑوں کو لاجواب کردیا کرتے تھے، اور ایسے علمی دلائل و براہین پیش کرتے جس سے شہر کے سربرآوردہ لوگ بھی حیرت واستعجاب میں پڑجاتے، تقریباً ۱۷سال کی عمر سے فتویٰ دینے لگے اور اسی وقت سے تصنیف و تالیف شروع کردی۔

ان کے والد محترم وفات پاچکے جن کا حنابلہ کے بڑے علماء اور ائمہ میں شمار ہوتا تھا، ان کے بعد انہوں نے ان کے عہدہ پر فائز ہوکر درس دیا اور ان کی عمر ۲۱؍سال تھی، ان کا یہ کارنامہ مشہور ہوا اور پوری دنیا میں شہرت ہوئی اور قرآن کریم کی تفسیر اپنے زمانۂ حفظ میں ہی شروع کردی اور بغیر کسی توقف اور جھجک کے جو چاہتے بیان کرتے۔

۶۹۱ھ میں حج کو گئے اور لوٹے تو علم عمل کی امامت ان پر ختم ہوگئی، اس کے بعد ایک فتنہ کے بعد دوسرے فتنے سر ابھارتے رہے اور تمام عمر ایک آزمائش ختم نہ ہوتی کہ دوسری آزمائش شروع ہوجاتی، متعدد مرتبہ مسائل فقیہ و کلامیہ کے سلسلہ میں قید کیے گئے ایک مرتبہ محل میں محبوس ہوئے جس کی جگہ کشادہ تھی تو لوگ ان کے پاس جانے لگے اور ان سے پڑھنے لگے اور ان کے ساتھ بات چیت کرنے لگے تو ایک کوٹھری میں منتقل کردیے گئے،

اور ایک شہر سے نکالے جاتے اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کر دیئے جاتے رہے۔

وَقَامُوْا عَلَيْهِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ ٧١٩، وَأُكِّدَ عَلَيْهِ الْمَنْعُ مِنَ الْفُتْيَا، ثُمَّ عَقَدَ لَهُ مَجْلِسٌ آخَرُ فِيْ رَجَبٍ سَنَةَ ٢٠ ثُمَّ حُبِسَ بِالْقَلْعَةِ، ثُمَّ أُخْرِجَ فِيْ عَاشُوْرَاءَ سَنَةَ ٧٢١، ثُمَّ قَامُوا عَلَيْهِ مَرَّةً أُخْرىٰ فِيْ شَعْبَانَ ٧٢٦ بِسَبَبِ مَسْأَلَةِ الزِّيَارَةِ وَاعْتُقِلَ بِالْقَلْعَةِ فَلَمْ يَزَلْ بِهَا إِلىٰ أَنْ مَاتَ فِيْ لَيْلَةِ الْأَثْنَيْنِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِيْ الْقَعْدَةِ سَنَةَ ٧٢٨ ھ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ بِجَامِعِ دِمَشْقَ، وَصَارَ يُضْرَبُ بِكَثْرَةِ مَنْ حَضَرَ جَنَازَتَهُ الْمَثَلُ وَأَقَلُّ مَاقِيْلَ فِيْ عَدَدِهِمْ إِنَّهُمْ خَمْسُوْنَ أَلْفاً۔

ترجمہ:- مخالفین رمضان ۷۱۹ھ کو ان پر مشتعل ہوئے اور فتویٰ دینے سے بالکل روک دیئے گئے، پھر ایک دوسری مجلس کا انعقاد کیا رجب ۷۲۰ھ میں پھر قلعہ میں قید کر دیئے گئے۔

یوم عاشورہ ۷۲۱ھ میں خلاصی پائی، پھر دوبارہ شعبان ۷۲۶ھ میں مسئلہ زیارت کو لیکر لوگ مشتعل ہوئے اور قلعہ میں قید کر دیئے گئے تو مستقل اپنی وفات تک رہے، ذیقعدہ کی ۲۲ ؍ ویں شب ۷۲۸ھ، میں وفات ہوئی اور جامع دمشق میں نماز جنازہ پڑھی گئی جنازہ میں بہت زیادہ لوگوں نے شرکت کی کم و بیش پچاس ہزار کی تعداد شریک جنازہ رہی۔

قَالَ الذَّهَبِيُّ كَانَ يَقْضِيْ مِنْهُ الْعَجَبُ إِذَاذَكَرَ مَسْأَلَةً مِنْ مَسَائِلِ الْخِلَافِ وَاسْتَدَلَّ وَرَجَّحَ، وَكَانَ يُحِقُّ لَهُ الْاِجْتِهَادُ لِاجْتِمَاعِ شُرُوْطِهِ فِيْهِ، وَمَارَأَيْتُ أَسْرَعَ انْتِزَاعاً لِلْآيَاتِ الدَّالَّةِ عَلَى الْمَسْأَلَةِ الَّتِيْ يُوْرِدُهَا مِنْهُ، وَلَاأَشَدَّ اِسْتِحْضَاراً لِلْمُتُوْنِ وَعَزْوِهَا مِنْهُ، كَأَنَّ السُّنَّةَ نُصَبَ عَيْنَيْهِ وَعَلىٰ طَرْفِ لِسَانِهِ بِعِبَارَةٍ رَشِيْقَةٍ وَعَيْنٍ مَفْتُوْحَةٍ، وَكَانَ آيَةً مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فِي التَّفْسِيْرِ وَالتَّوَسُّعِ فِيْهِ، وَأَمَّا أُصُوْلُ الدِّيَانَةِ وَمَعْرِفَةِ أَقْوَالِ الْمُخَالِفِيْنَ فَكَانَ لَايُشَقُّ غُبَارُهُ فِيْهِ، هٰذَامَعَ مَاكَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْكَرَمِ وَالشُّجَاعَةِ وَالْفَرَاغُ عَنْ مَلَاذِ النَّفْسِ، وَلَعَلَّ فَتَاوَاهُ فِي الْفُنُوْنِ تَبْلُغُ ثَلٰثَ مِأَةِ مُجَلَّدٍ بَلْ أَكْثَرَ، وَكَانَ قَوَّالاً بِالْحَقِّ لَاتَأْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ۔

ترجمہ:- ذہبیؒ نے کہا عجیب وغریب انداز میں فیصلہ فرماتے جب کوئی اختلافی مسئلہ بیان کرتے تو اس کو مستدل اور راجح قرار دیتے، تمام شرائط کے ساتھ اجتہاد فرماتے، جن مسائل کو بھی بیان فرماتے فوری طور پر قرآنی آیات سے استدلال فرماتے، گویا کہ سنت ان کے سامنے ان کی زبان پر ہوتی، تفسیر اور اس کی گہرائی میں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی شمار کئے جاتے تھے، بہرحال دیانت داری کے اصول اور مخالفین کے اقوال کی معرفت تو وہ کسی پر کیچڑ نہیں اچھالتے تھے، اس کے علاوہ سخاوت، شجاعت اور نفسانی خواہشات سے بے رغبتی بے انتہا تھی، ان کے فتاویٰ کی تعداد تین سو جلدوں سے زیادہ ہے، حق گو تھے، حق بات کہنے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

كَانَ أَبْيَضَ اَسْوَدَ الرَّأسِ وَاللِّحْيَةِ قَلِيْلِ الشَّيْبِ شَعْرُهُ إلىٰ شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ، وَكَأنَّ عَيْنَيهِ لِسَانَانِ نَاطِقَانِ، رُبعَةٌ مِنَ الرِّجَالِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنكِبَيْنِ جَهْوَرِيَ الصَّوْتِ فَصِيْحاً، سَرِيْعَ القِرَاءَ ةِ تَعْتَرِيْهِ حِدَّةٍ لٰكِنْ يَقْهَرُهَا بِالْحِلْمِ، لَمْ أَرَ مِثْلَهُ فِي اِبْتِهَالِهِ وَاسْتِغَاثَتِه وَكَثْرَةِ تَوَجُّهِهِ، وَأَنَا لَا أَعْتَقِدُ فِيْهِ عِصْمَةً وَكَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ تَعْتَرِيْهِ حِدَّة فِي الْبَحْثِ وَغَضَبٍ، وَكُلُّ أَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِه وَيُتْرُكُ۔

وَكَانَ مُحَافِظاً عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ مُعَظِّمًا لِلشَّرَائِعِ ظَاهِراً وَبَاطِناً لَايُؤْتىٰ مِنْ سُوْءِ فَهْمٍ فَانَّ لَهُ الذَّكَاءُ الْمُفْرِطُ، وَلَامِنْ قِلَّةِ عِلْمٍ فَانَّهُ بَحْرٌ ذَخَّارٌ وَلَاكَانَ مُتَلَاعِباً بِالدِّيْنِ وَلَايَنْفَرِدُ بِمَسَائِلِهِ بِالتَّشَهِّيْ، وَلَايَطْلُقُ لِسَانَهُ بِمَااتَّفَقَ بَلْ يَحْتَجُّ بِالْقُرْآنِ وَالْحَدِيْثِ وَالقِيَاسِ وَ يُبَرْهِنُ وَيُنَاظِرُ۔

ترجمہ:- گورے تھے، سر اور ڈاڑھی کے بال سیاہ بہت کم پکے ہوئے تھے، بال کان کی لو تک تھے، ان کی دونوں آنکھیں گویا بولتی زبان تھیں، میانہ قد، آواز زوردار اور صاف تھی، سریع القرأت تھے انہیں اس کی تیزی محسوس ہوتی لیکن اپنے حلم سے مغلوب کر دیتے، میں نے ان جیسا منہمک ہونے والا، فریادرسی کرنے والا اور بھرپور توجہ دینے والا کسی کو نہیں پایا، میں انہیں معصوم نہیں سمجھتا بلکہ وہ بھی ایک انسان تھے بحث و مباحثہ میں غصہ آجاتا

ان کے قول کو یا تو لے لیا جاتا یا چھوڑ دیا جاتا۔

نماز و روزہ کے نہایت ہی پابند، شریعت کے ظاہری اور باطنی تمام احکامات پر عامل، کسی سے بدگمانی قائم نہیں کرتے تھے، اس لئے کہ وہ ذکی و فہیم تھے، اور نہ ہی علم کی کمی تھی، بلکہ بحر ذخار تھے، دین کے ساتھ کھلواڑ نہیں کرتے اور مسائل اپنی خواہش نفس کے مطابق نہیں بیان کرتے جو کچھ بھی کہتے قرآن، حدیث اور قیاس سے مستدل کر کے کہتے۔

قَالَ الْأَقْشَهرِيُ فِي رِحْلَتِهِ :اِبْنُ تَيْمِيَةَ بَارِعٌ فِي الْفِقْهِ وَالْأَصْلَيْنِ وَالْفَرَائِضِ وَالْحِسَابِ وَفُنُونٍ أُخَرَ، وَمَا مِنْ فَنٍّ إِلَّا لَهُ فِيهِ يَدٌ طُوْلٰى وَ قَلَمُهُ وَلِسَانُهُ مُتَقَارِبَانِ۔

وَقَالَ شَمْسُ الدِّينِ ابْنُ الْحَرِيْرِيِّ قَاضِيُّ الْحَنَفِيَّةِ بِدَمِشْقَ إِنَّهُ مُنْذُ ثَلَاثَ مِأَةِ سَنَةٍ مَارَأَى النَّاسَ مِثْلَهُ۔

وَكَانَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ يَتَكَلَّمُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى طَرِيْقَةِ الْمُفَسِّرِيْنَ مَعَ الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ ،فَيُوْرِدُ فِيْ سَاعَةٍ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاللُّغَةِ وَالنَّظَرِ مَالَا يَقْدِرُ أَحَدٌ عَلٰى أَنْ يُوْرِدَهُ فِيْ عِدَّةِ مَجَالِسَ،كَانَ هٰذِهِ الْعُلُوْمُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَيَأْخُذُ مِنْهَا مَايَشَاءُ وَيَذَرُ۔

ترجمہ:- اقشہری نے ان کی رحلت کے وقت فرمایا، ابن تیمیہ فقہ، اصول فقہ فرائض، حساب اور دوسرے فنون میں ماہر ہیں، کوئی بھی ایسا فن نہیں تھا جس میں انہیں دسترس حاصل نہ ہو، تحریر و تقریر تقریباً دونوں برابر تھیں۔ دمشق کے حنفی قاضی شمس الدین ابن الجریری نے فرمایا تین صدیوں کے درمیان لوگوں نے ایسا عالم نہیں دیکھا۔ ابن تیمیہ مفسرین کے اسلوب پر منبر پر بیان فرماتے حدیث و فقہ کے ساتھ وہ ایک گھنٹہ میں قرآن و سنت، اسرار و حکم و معانی کو جو بیان کر دیتے کوئی دوسرا متعدد مجلسوں میں بھی اسے بیان کرنے پر قادر نہیں تھا، علوم و معارف ان کے سامنے ہوتے جو چاہتے لیتے اور اسے پھیلاتے

وَكَانَ يَمُرُّ بِالْكِتَابِ مُطَالَعَةً مَرَّةً فَيَنْتَقِشُ فِيْ ذِهْنِهِ وَيَنْقُلُهُ فِيْ مُصَنَّفَاتِهِ بِلَفْظِهِ وَمَعْنَاهُ،وَكَانَ مِنْ أَذْكِيَاءِ الْعَالَمِ وَلَهُ فِيْ ذٰلِكَ أُمُوْرٌ عَظِيْمَةٌ ،مِنْهَا أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ بَكْرِ السَّكَاكِيْنِي عَمِلَ أَبْيَاتاً عَلٰى

لِسَانِ ذِمِّيٍّ فِيْ إِنْكَارِ الْقَدَرِ، فَوَقَفَ عَلَيْهَا ابْنُ تَيْمِيَّةَ فَثَنَى إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَىٰ وَأَجَابَ فِي مَجْلِسِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ بِمِأَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ بَيْتاً۔

وَكَانَ دَائِمَ الْإِبْتِهَالِ، وَكَثِيْرَ الْإِسْتِغَاثَةِ، قَوِيَّ التَّوَكُّلِ، رَابِطَ الْجَأْشِ، لَهُ أَوْرَادٌ وَأَذْكَارٌ يُدْمِنُهَا قَلْبِيَّةٌ وَجَمْعِيَّةٌ۔

ترجمہ:- جب کسی چیز کا ایک مرتبہ مطالعہ کرتے تو وہ چیز ان کے ذہن میں پیوست ہو جاتی اسے اپنی تصنیف میں اسی لفظ اور اسی معنی کے ساتھ نقل کر دیتے، وہ دنیا کے عظیم اذکیاء لوگوں میں سے تھے اور اس سلسلہ میں انکی کچھ خصوصیات ہیں، محمد بن ابو بکر سکاکینی نے ذمی کی زبانی انکار تقدیر پر چند اشعار کہے، ابن تیمیہ کو معلوم ہوا تو اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر چڑھایا اور اسی مجلس میں اٹھنے سے قبل اس کے جواب میں ایک سو انیس اشعار کہے۔

ابن تیمیہ بہت زیادہ گڑ گڑا کر دعاء کرنے والے اور بہت زیادہ فریاد کرنے توکل کرنے والے اور بہادر تھے، وظائف واذکار کے تنہائی اور اجتماع میں پابند تھے۔



كَيْفَ تَعَلَّمْتَ الْإِسْلَامَ فِي الْأَنْدُلُسِ النَّصْرَانِيَّةِ

نصرانی ملک اندلس میں تم نے مذہب اسلام کو کیسے جانا

حل لغات: عُود: لکڑی، چھڑی. جوزٌ: اخروٹ واحد جوزہ. كنيسة: گرجا (ج) كنائس. زُقاق: تنگ راستہ، گلی (ج) ازقة. لاحَ، لوحاً: ظاہر ہونا، چمکنا، طلوع ہونا (ن) امارة: علامت، نشان، حکومت (ج) امارات=

أَطْلَعَنِيَ اللّٰهُ عَلٰى دِيْنِ الْإِسْلَامِ بِوَاسِطَةِ وَالِدِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأَنَا ابْنُ سِتَّةِ أَعْوَامٍ أَوْ أَقَلَّ، مَعَ أَنْ كُنْتُ إِذَاذَاكَ أَرُوْحُ إِلٰى مَكْتَبِ النَّصَارٰى لِأَقْرَأَ دِيْنَهُمْ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى بَيْتِيْ فَيُعَلِّمُنِيْ وَالِدِيْ دِيْنَ الْإِسْلَامِ، فَكُنْتُ أَتَعَلَّمُ فِيْهِمَا مَعاً، وَسِنِّيْ حِيْنَ حُمِلْتُ إِلٰى

مَكْتَبِهِمْ أَرْبَعَةَ أَعْوَامٍ فَأَخَذَ وَالِدِيْ لَوْحاً مِنْ عُوْدِ الْجُوْزِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ الْآنَ إِلَيْهِ مُمَلَّساً مِنْ غَيْرِ طِفْلٍ وَلَا غَيْرِهٖ، فَكَتَبَ لِيْ فِيْهِ حُرُوْفَ الْهِجَاءِ وَهُوَ يَسْأَلُنِيْ حَرْفاً حَرْفاً عَنْ حُرُوْفِ النَّصَارٰى تَدْرِيْباً وَتَقْرِيْباً، فَإِذَا سَمَّيْتُ لَهٗ حَرْفاً أَعْجَمِيّاً كَتَبَ لِيْ حَرْفاً عَرَبِيّاً فَيَقُوْلُ لِيْ هٰكَذَا حُرُوْفُنَا، حَتّٰى اسْتَوْفىٰ لِيْ جَمِيْعَ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ فِيْ كَرَّتَيْنِ، فَلَمَّا فَرَغَ عَنِ الْكَرَّةِ الْأُوْلىٰ أَوْصَانِيْ أَنْ أَكْتُمَ ذٰلِكَ حَتّٰى عَنْ وَالِدَتِيْ وَ عَمِّيْ وَأَخِيْ وَجَمِيْعِ قَرَابَتِنَا، وَأَمَرَنِيْ أَنْ لَا أُخْبِرَ أَحَداً مِنَ الْخَلْقِ ثُمَّ شَدَّدَ عَلَى الْوَصِيَّةِ، وَصَارَ يُرْسِلُ وَالِدَتِيْ فَتَسْئَلُنِيْ مَا الَّذِيْ يُعَلِّمُكَ فَأَقُوْلُ لَهَا: لَا شَيْءَ، فَتَقُوْلُ: اخْبِرْنِيْ بِذٰلِكَ وَلَا تَخَفْ لِأَنِّيْ عِنْدِي الْخَبَرُ بِمَا يُعَلِّمُكَ: فَأَقُوْلُ لَهَا: أَبَداً مَاهُوَا يُعَلِّمُنِيْ شَيْئاً، وَكَذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ عَمِّيْ وَأَنَا أُنْكِرُ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ، ثُمَّ أَرُوْحُ إِلَى مَكْتَبِ النَّصَارٰى وَإِلَى الدَّارِ فَيُعَلِّمُنِيْ وَالِدِيْ إِلٰى أَنْ مَضَتْ مُدَّةٌ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ مِنْ إِخْوَانِهٖ فِي اللّٰهِ الْأَصْدِقَاءِ فَلَمْ أَقِرَّ لِأَحَدٍ قَطُّ بِشَيْءٍ مَعَ أَنَّهٗ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ قَدْ أَلْقىٰ نَفْسَهٗ لِلْهَلَاكِ لَا مَكَانَ أَنْ أُخْبِرَ بِذٰلِكَ عَنْهُ فَيُحَرَّقُ لَا مُحَالَةَ لٰكِنَّ أَيَّدَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالىٰ بِتَأْيِيْدِهٖ وَأَعَانَنَا عَلىٰ ذِكْرِهٖ وَشُكْرِهٖ وَحُسْنِ عِبَادَتِهٖ بَيْنَ أَظْهُرِ أَعْدَاءِ الدِّيْنِ۔

ترجمہ:— جب میں چھ سال یا اس سے کم کا تھا تو اللہ نے مجھے والد محترمؒ کے واسطے سے دین اسلام سے روشناس کیا اس کے باوجود میں نصاریٰ کے مکتب میں ان کے دین کی تعلیم حاصل کرنے جایا کرتا تھا، پھر میں اپنے گھر لوٹ جایا کرتا تھا، تو میرے والد مجھے دین اسلام کی تعلیم دیتے، تو گویا میں ایک ساتھ دونوں مکتب میں تعلیم حاصل کر رہا تھا، جب میں ان کے مکتب میں گیا تو اس وقت میری عمر چار سال تھی تو میرے والد نے مجھے اخروٹ کی لکڑی کی ایک تختی دی (گویا کہ میں ابھی بھی اس کی چکناہٹ کو دیکھ رہا ہوں) اور اس پر میرے لئے حروف تہجی لکھے اور نصرانی حروف، ایک ایک حرف کے بارے میں مجھ سے سوال کرتے اور پوچھتے، تو جب میں نے ان حروف کا نام عجمی حروف رکھا تو انہوں نے ایک عربی حرف

لکھا اور مجھ سے کہا ہمارے حروف (اسلام) ایسے ہوتے ہیں اور تمام حروف تہجی کو دو بیٹھک میں پورا بیان کر دیا تو جب پہلی بیٹھک سے فارغ ہوئے تو مجھے اس کو چھپانے کی وصیت کی یہاں تک کہ اپنی والدہ، چچا، بھائی اور تمام رشتہ داروں سے، اور مجھے حکم دیا کہ کسی کو بھی خبر نہ ہونے پائے مزید سخت وصیت کی، والدہ کے پاس بھیجتے تو مجھ سے پوچھتی کہ تمہارے والد نے کیا سکھایا تو میں ان سے کہتا: کچھ بھی نہیں تو وہ کہتی مجھے اس سے باخبر کر دو ڈرو مت کیوں کہ وہ جو تم کو سکھلا رہے ہیں اس کی خبر مجھے ہے، میں ان سے کہتا انہوں نے کبھی مجھے کسی چیز کی تعلیم نہیں دی، اور ایسے ہی میرے چچا مجھ سے پوچھا کرتے تھے اور میں سختی سے انکار کرتا تھا، نصرانی مکتب میں جاتے ہوئے اور والد سے پڑھتے ہوئے ایک مدت گذر گئی میرے دینی دوست اس کی خبر دریافت کرتے رہے لیکن میں نے کبھی کسی کے سامنے اس کا اقرار نہیں کیا، اللہ نے رحم و کرم کا معاملہ فرمایا اگر اس کی خبر انہیں ہو جاتی تو وہ لا محالہ جل اٹھتے۔ لیکن اللہ رب العزت نے ہماری مدد کی اور اپنے ذکر و شکر کی توفیق بخشی اور دین کے دشمنوں کے سامنے عبادت کی توفیق مرحمت فرمائی۔

وَقَدْكَانَ وَالِدِىْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ يُعَلِّمُنِىْ حِيْنَئِذٍ مَاكُنْتُ أَقُوْلُهُ عِنْدَ رُؤْيَتِى لِلْأَصْنَامِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ لِىَ: إِذَ أَتَيْتُ إِلىٰ كُنَائِسِهِمْ وَرَأَيْتُ الْأَصْنَامَ فَاقْرَأْ فِىْ نَفْسِكَ سِرّاً قَوْلَهُ تَعَالىٰ يَآيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَخْلُقُوْا ذُبَاباً وَلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهُ ،وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئاً لَايَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ، ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ وَقُلْ يَآيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَاأَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ،إِلىٰ آخِرِهَا،وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَيَاتِ الْكَرِيْمَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالىٰ :وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلىٰ مَرْيَمَ بُهْتَاناًعَظِيْماً ، وَقَوْلِهِمْ إِنَّاقَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسىٰ بْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاقَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ،وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِى شَكٍّ مِنْهُ، مَالَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَاقَتَلُوْهُ يَقِيْناً، بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزاً حَكِيْماً.

ترجمہ:— میرے والد محترم مجھے سکھایا کرتے تھے جب میں بتوں کو دیکھنے کے بعد

کچھ کہا کرتا تھا تو وہ مجھ سے یہ کہتے جب گرجا گھر جاؤ اور بتوں کو دیکھو تو دل ہی دل میں چپکے چپکے اس کو پڑھا کرو، یاایھاالناس ضرب مثل فاستمعوا له الخ: اے لوگو ایک مثل کہی ہے سو اس پر کان رکھو جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا ہر گز نہ بنا سکیں گے ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہو جائیں اور اگر کچھ چھین لے ان سے مکھی چھڑا نہ سکیں وہ اس سے بودا ہے چاہنے والا اور جن کو چاہتا ہے = اور قل یاایھاالکافرون الخ کہا کرو = کہہ دو اے کفار جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت نہیں کروں گا۔ اخیر تک، اس کے علاوہ آیات کریمہ اور اللہ کا قول "اور ان کے کفر پر اور مریم پر بڑا طوفان باندھنے پر، اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا اور انہوں نے نہ اس کو مارا نہ سولی پر چڑھایا وہ لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں کچھ نہیں ان کو اس کی خبر صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا بیشک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ ہے زبردست حکمت والا"۔

فَلَمَّا تَحَقَّقَ وَالِدِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ أَنِّیْ أَکْتِمُ أُمُوْرَ دِیْنِ الإِسْلَامِ عَنِ الأَقَارِبِ فَضْلاً عَنِ الأَجَانِبِ أَمَرَنِیْ أَنْ أَتَکَلَّمَ بِاَفْشَائِهِ لِوَالِدَتِیْ وَعَمِّیْ وَبَعْضِ أَصْحَابِهِ الأَصْدِقَاءُ فَقَطَ ،وَکَانُوْ یَأْتُوْنَ إِلیٰ بَیْتِنَافَیَتَحَدَّثُوْنَ فِیْ أَمْرِ الدِّیْنِ وَأَنَا أَسْمَعُ ، فَلَمَّارَأَیٰ حَزْمِیْ مَعَ صِغْرِ سِنِّیْ فَرِحَ غَایَةَ الْفَرْحِ وَعَرَفَنِیْ بِاَصْدِقَائِهِ وَأَحْبَائِهِ وَ إِخْوَانِهِ فِیْ دِیْنِ الإِسْلَامِ فَاجْتَمَعْتُ بِهِمْ وَاحِداً وَاحِداً۔

ترجمہ:— جب میرے والد کو یقین ہو گیا کہ میں دین اسلام کو غیروں کے علاوہ اپنوں سے چھپاتا ہوں تو انہوں نے صرف اپنی والدہ، چچا اور بعض دوستوں سے اس کے افشا کا حکم دیا، وہ ہمارے گھر آیا کرتے اور دین اسلام کے سلسلہ میں گفتگو کیا کرتے تھے اور میں سنا کرتا تھا، جب انہوں نے میری صغر سنی کے باوجود میرے ارادہ کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے میرے دوستوں بھائیوں اور احباب نے جب میرے اسلام کے سلسلہ میں گفتگو اور رجحان کو دیکھا تو میں نے ان کو ایک ایک کر جمع کر لیا۔

وَسَافَرْتُ الْأَسْفَارَ لِأَجْتَمِعَ بِالْمُسْلِمِيْنَ الْأَخْيَارِ مِنْ جِيَانِ مَدِيْنَةَ ابْنِ مَالِكٍ إِلَىٰ غَرْنَاطَةَ وَإِلَىٰ قُرْطُبَةَ وَأَشْبِيْلِيَةَ وَطُلَيْطِلَةَ وَغَيْرِهَا مِنْ مُدُنِ الْجَزِيْرَةِ الْخَضْرَاءِ أَعَادَهَا اللّٰهُ تَعَالَىٰ لِلْإِسْلَامِ، فَتَلَخَّصَ لِيْ مِنْ مَعْرِفَتِهِمْ أَنِّيْ مَيَّزْتُ سَبْعَةَ رِجَالٍ كَانُوا كُلُّهُمْ يُحَدِّثُوْنَنِيْ بِأُمُوْرِ غَرْنَاطَةَ وَمَا كَانَ بِهَا فِي الْإِسْلَامِ حِيْنَئِذٍ وَبِمَا أَقُوْلُهُ بَعْدُ وَقُلْتُهُ قَبْلُ فَسَنَدِيْ عَالٍ لِكَوْنِهِ مَا تَمَّ إِلَّا بِوَاسِطَةٍ وَاحِدَةٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْإِسْلَامِ بِهَا۔

فَبِاجْتِمَاعِيْ بِهِمْ حَصَلَ لِيْ خَيْرٌ كَثِيْرٌ، وَلِلّٰهِ الْمِنَّةُ، وَقَدْ قَرَأُوْا كُلُّهُمْ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَىٰ شَيْخٍ مِنْ مَشَائِخِ غَرْنَاطَةَ أَعَادَهَا اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ يُقَالُ لَهُ الْفَقِيْهُ اللَّوْطُوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَنَفَعَنَا بِهِ، فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلِيًّا لِلّٰهِ فَاضِلًا زَاهِدًا وَرِعًا عَارِفًا سَالِكًا، ذَا مَنَاقِبَ ظَاهِرَةٍ مَشْهُوْرَةٍ وَكَرَامَاتٍ ظَاهِرَةٍ مَأْثُوْرَةٍ، قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ فِيْ مَكْتَبِ الْإِسْلَامِ بِغَرْنَاطَةَ قَبْلَ اسْتِيْلَاءِ الْعَدُوِّ عَلَيْهَا، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةِ أَعْوَامٍ، وَقَرَأَ الْفِقْهَ وَغَيْرَهُ عَلَىٰ مَشَايِخَ أَجِلَّاءَ حَسْبَ الْإِمْكَانِ لِأَنَّ الْوَقْتَ ضَاقَ فِي السِّرِّ وَالْإِعْلَانِ، لِشِدَّةِ الْقِتَالِ وَالْحَصْرِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِمْ مَعَ صِغَرِ سِنِّهِ ثُمَّ بَعْدَ مُدَّةٍ يَسِيْرَةٍ اِنْتَزَعَتْ غَرْنَاطَةُ مِنْ أَيْدِي الْمُسْلِمِيْنَ أَجْدَادِنَا وَقَدْ أَذِنَ الْعَدُوُّ فِيْ رُكُوْبِ الْبَحْرِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا لِمَنْ أَرَادَهُ وَبَيْعِ مَا عِنْدَهُ وَإِتْيَانِهِ لِهٰذِهِ الدِّيَارِ الْإِسْلَامِيَّةِ أَبْقَاهَا اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَامِرَةً بِالْإِسْلَامِ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّيْنِ، وَذٰلِكَ فِيْ مُدَّةِ ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيْمَ عَلَىٰ دِيْنِهِ وَمَالِهِ فَلْيَفْعَلْ بَعْدَ شُرُوْطٍ اشْتَرَطُوْهَا وَإِلْزَامَاتٍ كَتَبَهَا عَدُوُّ الدِّيْنِ عَلَىٰ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَلَمَّا تَحَرَّكَ لِذٰلِكَ أَجْدَادُنَا وَعَزَمُوْا عَلَىٰ تَرْكِ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَمُفَارَقَةِ أَوْطَانِهِمْ لِلْخُرُوْجِ مِنْ بَيْنِهِمْ، وَجَازَ إِلَىٰ هٰذِهِ الدِّيَارِ التُّوْنُسِيَّةِ وَالْخَضْرَةِ الْخَضْرَاءِ بَعْضُ مَنْ جَاءَ إِلَيْهَا حِيْنَئِذٍ، وَدَخَلُوْا فِيْ زُقَاقِ الْأَنْدَلُسِ الْمَعْرُوْفِ بِهٰذَا الْإِسْمِ وَذٰلِكَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ

وَتِسْعُ مِأَةٍ ،وَكَذٰلِكَ لِلْجَزَائِرِ وَتِطْوَانِ وَفَارِسَ وَمَرَاكِشَ وَغَيْرِهَا ، وَرَأَىٰ الْعَدُوُّ الْعَزْمَ فِيهِمْ لِذٰلِكَ نَقَضَ الْعَهْدَ فَرَدَّهُمْ رَغْمَ أُنُوفِهِمْ مِنْ سَوَاحِلِ الْبَحْرِ إِلَىٰ دِيَارِهِمْ، وَمَنَعَهُمْ قَهْراً عَنِ الْخُرُوجِ وَاللُّحُوقِ بِإِخْوَانِهِمْ وَقَرَابَتِهِمْ لِدِيَارِ الإِسْلَامِ ،وَ قَدْكَانَ الْعَدُوُّ يَظْهَرُ شَيْئاً وَيَفْعَلُ بِهِمْ آخَرَ مَعَ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ أَجْدَادَنَا اِسْتَنْجَدُوا مِرَاراً مُلُوكَ الإِسْلَامِ كَمُلْكِ فَارِسَ وَ مِصْرَ حِينَئِذٍ فَلَمْ يَقَعْ مِنْ أَحَدِهِمَا إِلَّا بَعْضُ مُرَاسَلَاتٍ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْراً كَانَ مَفْعُولاً۔

ترجمہ:۔میں نے مسلم لوگوں سے ملاقات کے لئے جبان (شہر ابن مالک) سے غرناطہ ، قرطبہ، اشبیلہ، طلیطلہ وغیرہ اور جزیرۃ الخضراء کے بہت سے شہروں کا سفر کیا اللہ تعالیٰ وہاں اسلام کو دوبارہ لوٹادے۔

مجھے یہ بات ظاہر ہوئی تو میں نے سات آدمیوں کو چن لیا (منتخب کیا) جو مجھے غرناطہ کے حالات کے بارے میں مجھ سے کلام کرتے، جو کچھ اسلام کے بارے میں ہوتا جو کچھ میں نے کہا اور بعد میں جو کہوں گا تو چونکہ میری سند عالی ہے میرے اور اسلام کے درمیان صرف ایک واسطہ ہے۔

ان لوگوں سے ملاقات کر کے بہت سی چیزیں حاصل ہوئیں، اللہ کا احسان و کرم ہے ان تمام لوگوں نے غرناطہ کے شیوخ میں سے ایک شیخ کے پاس تعلیم حاصل کی جن کو فقیہ لوطوریؒ کہا جاتا ہے، بلاشبہ نیک انسان، ولی کامل، زاہد و عابد اور عارف باللہ تھے مشہور ومعروف اور صاحب کشف و کرامات تھے، انہوں نے قرآن کریم "غرناطہ" کے اسلامی مکتب میں دشمنوں کے قبضہ سے قبل تعلیم حاصل کی، اس وقت ان کی عمر ۸ر سال تھی، اور فقہ کی تعلیم اور اس کے علاوہ کی تعلیم حسب ضرورت مختلف شیوخ عظام سے حاصل کی، اس لئے کہ عجیب افراتفری سخت قتل و قتال اور قید بند کا تھا وقت، تھوڑی مدت کے بعد "غرناطہ" ہمارے آباء واجداد کے قبضے سے نکل گیا اور دشمنوں نے نکل جانے کی اجازت دی اور جو چیز ان کے پاس تھی اس کو فروخت کرنے کی اور اس اسلامی ملک میں آنے کی اجازت دی اللہ تعالیٰ تاقیامت اسے اسلام سے آباد رکھے۔ اور یہ سب کچھ صرف تین سال کی مدت میں ہوا، اور جو اپنے دین اور مال کو باقی رکھنا چاہے وہ ان شروط اور ان قوانین پر عمل پیرا ہو

جس کو دین کے دشمنوں نے اہل اسلام پر عائد کیا تھا، تو اس کی وجہ سے ہمارے آباء واجداد نے حرکت کی اور اپنے ملک، مال واسباب اور اپنے وطن سے نکل جانے کا ارادہ کیا، اور ملک ''تونس'' کی طرف نکلے وہ وفد جو اس وقت اس کی طرف آئے تو اندلس کی گلیوں میں داخل ہو گئے (معروف ہے اس نام کے ساتھ) اور یہ ۹۲۲ھ میں پیش آیا، ایسے ہی جزائر اور تطوان، فارس، مراکش وغیرہ۔ دشمنوں نے ان میں عزم وحوصلہ دیکھ کر عہد کو توڑ دیا تو ان کی خواہش کے برخلاف سمندر کے ساحل سے گھروں کو واپس کر دیا، اور انہیں نکلنے سے سختی کے ساتھ منع کر دیا اور ملک اسلامی میں بسنے والے بھائیوں اور رشتہ داروں سے ملنے سے منع کر دیا، دشمن ظاہراً کچھ کرتے اور باطناً دوسرا معاملہ کرتے اس کے باوجود کہ ہمارے مسلم آباء واجداد نے بارہا مسلم بادشاہوں کو بچایا جیسے کہ فارس اور مصر کے بادشاہ اس وقت ان دونوں کی جانب سے کچھ بھی تعاون نہیں ہوا مگر صرف بعض مراسلات اللہ ہی پورا کرنے والا جس کو وہ پورا کرتے ہیں۔

ثُمَّ بَقِيَ الْعَدُوُّ يَحْتَالُ بِالْكُفْرِ عَلَيْهِمْ غَضَباً، فَابْتَدَأَ يُزِيلُ لَهُمُ اللِّبَاسَ الْإِسْلَامِيَّ وَالْجَمَاعَاتِ وَالْحَمَّامَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ الْإِسْلَامِيَّةَ شَيْئاً فَشَيْئاً مَعَ شِدَّةِ امْتِنَاعِهِمْ وَالْقِيَامُ عَلَيْهِ مِرَاراً، وَقِتَالَهُمْ إِيَّاهُ، إِلَىٰ أَنْ قَضَى اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مَاقَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِهِ، فَبَقِيْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ وَعَدُوُّ الدِّيْنِ يَحْرِقُ بِالنَّارِ مَنْ لَاحَتْ عَلَيْهِ أَمَارَةُ الْإِسْلَامِ وَيُعَذِّبُهُ بِأَنْوَاعِ الْعَذَابِ، فَكَمْ أُحْرِقُوا وَكَمْ عُذِّبُوا وَكَمْ نَفَوا مِنْ بَلَادِهِمْ وَضَيَّعُوا مِنْ مُسْلِمٍ، فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ سيدى محمد بنعبد الرفيع الأندلسى (۱۰۲)

ترجمہ:۔ دشمن باقی رہ گئے اور غصہ میں ان پر کفر عائد کرنے لگے چنانچہ انہوں نے اسلامی لباس، مجلسوں، غسل خانوں اور معاملات کو رفتہ رفتہ ختم کرنے لگے ان کی سخت مخالفت کرنے کے باوجود بارہا اس پر عمل کرتے رہے، اور ان کے قتال کرنے کی وجہ سے ان سے یہاں تک اللہ نے کام تمام کر دیا، تو ہم ان کے درمیان باقی رہے دشمنانِ دین ان کو آگ میں جلاتے اور طرح طرح کے عذاب دیتے، جن میں اسلامی

علامتیں پائی جاتیں تو بہت سے جلائے گئے اور بہت سے مختلف قسم کی سزائیں گرفتار ہوئے اور بہت سے جلاوطن کردیئے گئے اور کتنے ہی قتل کردیئے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون (سیدی محمد بن عبدالرفیع الاندلسی)

☆☆☆

وَصْفُ قَلَم

اوصاف قلم

حل لغات: رشیق: خوش قامت، خوبصورت۔ ریق: لعاب (ج) اریاق وریاق۔ خَامل: ڈل، سست۔ خامل الذکر: گمنام۔ افریٰ: کاٹنا، چاک کرنا۔ یعنوا: تابع ہونا، مطیع ہونا (ن)۔ صَقِیل: چکنا، چکمدار۔ رسن: گلے کی رسی، لگام (ج) ارسان۔ ذریع: سفارش کرنے والا، بدترین وسیلہ۔ الوهن: کمزوری۔ صاغر: ذلیل، ذلت پسند (ج) صغرة۔ لدیغ: مار گزیدہ۔ جَدیب: قحط زدہ۔ مُنحم: مسکت لاجواب۔

أَهْدیٰ إِلَیّ سَیِّدِیْ (۱)	☆	قلماً رشیقاً مِنْ دَکِنِ
یاحَبَّذَا تِلْكَ العُلیٰ	☆	مِنْ مَاجِدٍ جبْرُ الزَّمَن
هُوَ خَیْرُ مَایُهْدیٰ إِلیٰ	☆	بَاغِی العُلُوْمِ وَالفِتَنْ
یَسْقِی العِبَادُ بِرِیْقِهِ	☆	وَدِمَائِهِ یَحْیٰ السُّنَنَ
کَمْ خَامِلٍ نَالُوا بِهِ	☆	ذِکْرًا رَفِیْعاً فِی الْوَطَنِ
کَمْ مَعْدَمٍ حَازُوْا بِهِ	☆	مَالاً عَظِیْماً فِی المحَنِ
تَفْرِی الأُمُوْرُ بِمِجَدِّهِ	☆	وَلِمَجْدِهِ یَعْنُوا الزَّمَنِ
سَیْفٌ صَقِیلٌ فِی الوَغیٰ	☆	مَوْتٌ ذَرِیْعٌ بِالرَّسَنِ
یَرْمِی البُغَاةَ بِسَهْمِهِ	☆	وَبِطَرْفِهِ تَخْبُوْ الفِتَنْ
کَمْ عَاجِزٍ یُقَوّیٰ بِهِ		بَعْدَ التَذَلُّلِ وَالْوَهَنِ

كَمْ صَاغِرٍ يَلْقىٰ بِهِ	☆ عِزّاً عَزِيزاً وَالمِنَن
يوتي الدَّيْغُ بِنَفَسِهِ	☆ فَيَهَبُ يِمْشِيْ مِنْ وَسَنٍ
يَرْوِيْ الظَّمَاء زُلَالَهُ	☆ فَكَأَنَّ غَمَامًا قَدْ هَتَنٍ
يَشْفِي العَلِيْلُ بِطبِّهِ	☆ وَبِسِحْرِهِ يُغْبِي الفِتَن
كَمْ مُفْحِمٍ أَلْقىٰ بِهِ	☆ خُطُبَاتُ سُحْبَانَ اللَّسِن
يَسْقِي الجَدِيْبُ بِنَبْعِهِ	☆ فَإِذَا بِهِ رَوْضٌ أَغَنُ

فَلَثَمْتَهُ مُتَبَرِّكاً
وَحَسْبُتهُ إِحْدَىٰ المِنَن

محمد ناظم ندوی

(۱) يعنى الشاعر به الأستاذ الكبير السيد سليمان الندوى وقد أهدى إلى الناظم قلماً مطبوعاً عليه اسمه في رجوعه من حيدر آباد دكن

ترجمہ: جناب والد نے مجھے ہدیہ کیا، دکن کا ایک خوبصورت قلم۔ کیا خوب یہ بلند پایہ چیز، زمانہ کے صاحب عظمت و نیک عالم کی طرف سے۔ یہ ان چیزوں میں سے اچھی چیز ہے جو علوم و فنون کے طالب کو ہدیہ کی جائیں۔ وہ اپنے لعاب سے لوگوں کو سیراب کرتا ہے اور اپنے خون سے سنتوں کو زندہ کرتا ہے۔ کتنے ہی گم نام ہیں جنہوں نے اس کے ذریعہ وطن میں ایک بلند شہرت حاصل کی۔ کتنے ہی محتاج ہیں جنہوں نے اس کے ذریعہ پریشانیوں میں بڑی سے بڑی دولت جمع کرلی۔ اس کی محنت و مشقت سے امور انجام پاتے ہیں اور اس کی عظمت کے سامنے زمانہ جھک جاتا ہے۔ یہ شور و ہنگامہ اور لڑائی میں چمکدار تلوار ہے، اور پھانسی کے ذریعہ موت کا سامان ہے۔ وہ باغیوں پر اپنا تیر برساتا ہے اور اپنی نوک سے فتنوں کو مٹادیتا ہے۔ بہت سے عاجز ذلت و رسوائی کے بعد اس سے طاقت حاصل کرتے ہیں۔ بہت سے ذلیل قسم کے لوگ اس کے ذریعہ عزت و وقار پاتے ہیں۔ اس کی پھونک سے مجروح ترقی کرتے ہیں اور غافل اپنی غفلت سے بیدار ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے میٹھے خوشگوار پانی سے پیاسوں کو سیراب کرتا ہے گویا کہ وہ ایسا بادل ہے جو مسلسل بارش برسا رہا ہے۔ اپنے علاج سے بیماروں کو شفا بخشتا ہے اور اپنی

جادو بیانی سے فتنوں کو رفع کرتا ہے۔ بہت سے ساکت ولاجواب لوگوں نے اس کے ذریعہ اپنے فصیح و بلیغ خطبات کو قلم بند کیا ہے۔ اپنے چشمے سے قحط زدہ جگہوں کو سیراب کو تا ہے تو وہ گھنے باغ ہو جاتے ہیں۔ تو میں نے اسے مبارک سمجھ کر بوسہ دیا اور اُسے ایک فضل واحسان تصور کیا۔



عَالَمْگِیرُ بنُ شَاهْ جَهَان سُلْطَانُ الْهِنْد

سلطان ہند عالم گیر بن شاہ جہاں

حل لغات: ساس: العمل کام چلانا، انتظام کرنا۔ بسط یدہ: سخاوت کرنا۔ یتولی الحکومة: حکومت سنبھالنا۔ مُکوس: محصول، چنگی، ٹیکس، واحد مَکْسٌ۔ متصلبا: سخت۔ جزیلة: بہت، زبردست، بخشش۔ تصاغ: کسی نمونہ پر کوئی چیز تیار کرنا، گھڑنا، ڈھالنا(ن)۔ زورٌ: جھوٹ، بہتان۔ خلط: آمیزش کرنا، ملانا(ض)۔

اَلْاِمَامُ الْمُجَاهِدُ الْمُظَفَّرُ الْمَنْصُوْرُ السُّلْطَانُ بْنُ السُّلْطَانِ أَبُوْ الْمُظَفَّرِ مُحِی الدِّیْن مُحَمَّد أَوْرَنك زِیْبَ عَالَمْگِیْرُ بْنِ شَاهْ جَهَان الْغَازِیْ الْمُؤَیَّدُ مِنَ اللّٰهِ، اَلْقَائِمُ بِنُصْرَةِ الدِّیْنِ الَّذِیْ أَیَّدَ الْاِسْلَامَ وَفَتَحَ الْفُتُوْحَاتَ الْعَظِیْمَةَ وَسَاسَ الْأُمُوْرَ وَأَحْسَنَ إِلَى الرَّعَایَا، وَصَرَفَ أَوْقَاتَهُ فِی الْقِیَامِ بِمَصَالِحِ النَّاسِ وَبِمَا یَرْضٰی بِهِ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ مِنْ صِیَامٍ وَقِیَامٍ وَرِیَاضَةٍ لَایَتَیَسَّرُ بَعْضُهَالِآحَادِ النَّاسِ فَضْلاً عَنِ الْمُلُوْكِ وَالسَّلَاطِیْنِ، وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَشَاءُ

ترجمہ۔ مجاہد باسل قائد اعظم مظفر، منصور سلطان بن سلطان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بن شاہ جہاں غازی مؤید من اللہ، امور دین کے پابند، جنہوں نے اسلام کو قوت بخشی اور عظیم سے عظیم تر فتوحات حاصل کیں، قوانین جاری کئے، رعایا کے ساتھ حسن سلوک کیا، اور اپنے اوقات لوگوں کی خیر خواہی اور مرضیات الٰہی میں صرف کئے، یعنی صیام وقیام میں ملوک وسلاطین کے علاوہ معمولی انسان کے لئے بھی انہوں نے

محنت و مشقت برداشت کی، یہ فضل خداوندی ہے وہ جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے۔

وُلِدَ لَيْلَةَ الأَحَدِ بِخَمسٍ عَشْرَةَ خَلُونَ مِنْ ذِي القَعْدَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَأَلْفٍ بِقَرْيَةِ دَوحَدْ عَلَى مِأَةِ أَمْيَالٍ مِنْ أَجِيْنَ ،وَسَبْعِيْنَ مِيلاً مِنْ بَرُوْدَهْ مِنْ بَطْنِ أَرْجُمَنْد بَانو بِنْت آصِفْ خَانْ أَبِيْ الحَسَنِ بْنَ غِيَاثُ الدِّيْنَ الطَّهْرَانِيْ فِيْ أَيَامِ جَدِّهِ جَهَانكِيْرِ بْنَ أَكْبَرَ شَاهْ،وَنَشَأَ فِيْ مَهْدِ السَّلْطَةِ وَتَنَبَّلَ فِي أيَّامِ جَدِهِ وَأبِيهِ وَقَرَأَ العِلْمَ عَلَى مَوْلاَنَا عَبْدِ اللَّطِيْفِ السُّلْطَانْ پُورِيْ وَمَوْلاَنَا مُحَمَّد هَاشِمْ الكِيْلاَنِيْ وَالشَّيْخَ مَحى الدِّيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ البِهَارِيِ وَعَلى غَيْرِهِمْ مِنَ الأَسَاتَذَةِ وَأَخَذَ خَطَّ النَسْخِ عَنِ الحَاجّ القَاسِمِ وَالنَّسْتَعْلِيْقِ عَنِ السَّيدِ عَلى بْنِ مُحَمَّد مُقِيم المَاهِرِيْنَ فِيْ الخَطِّ حَتَّى كُتُبَ خَطَّ المَنْسُوبِ وَصَارَ مَضْرِبَ المَثَلِ فِي جَوْدَةِ الخَطِّ، وَبرزَفِي كَثِيْرٍ مِنَ العُلُوْمِ وَالفُنُوْنِ وَبَايَعَ الشَّيْخَ مُحمدَ مَعْصُوْمَ بْنَ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السرهِنْدِيْ وَأَخَذَا الطَرِيْقَةَ عَنِ الشَّيْخ سَيْفُ الدِّيْنَ بْنُ مُحَمَّدَ مَعْصُوْمَ المُذْكُورِ ،وَكَانَ يُلاَزِمُهُ بِأَمْرِ وَالِدِهِ لِذٰلِكَ حَتّٰى حَصَلَتَ لَهُ نَفحَةٌ مِنْهُ وَبشَرَهُ بِأَشْيَاءٍ وَاشْتَهَرَ ذِكْرُهُ فِي حَيَاةِ وَالِدِهِ وَعَظُمَ قَدْرَه فَوَلاَّهُ وَالِدُهُ الأَعْمَالَ العَظِيْمَةَ فِي أَرْضِ دَكن فَبَاشَرَهَا أَحْسَنَ مُبَاشَرَةً، ثُمَّ حَصَل لِوَالِدِهِ مَرَضٌ صَعْبٌ عَطَّلِهِ عَنِ الحَرْكَةِ وَكَانَ وَلِيَّ عَهْدِهِ مِنْ بَعْدِ أَكْبَرُ أَوْلاَدِهِ دَارَاشِكُوَهْ فَبَسَطَ يَدَهُ عَلَىَ البِلاَدِ وَصَارَ هُوَ المَرْجِع وَالسُّلْطَانَ مَعْنًى ،فَلَمْ تَرْضَ نَفُوسُ إِخْوَنه بِذٰلِكَ فَنَهَضَ شُجَاعٌ مِنْ بَنكَالَهْ وَمُرَادبَخْشُ مِنْ كُجْرَاتَ وَعَالَمكِيْرُ مِنْ أَرْضِ دَكِنْ كُلٌّ مِنْهُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْبِضَ عَلىٰ أَخِيْهِ دَارَاشِكُوَهْ وَيَتَوَلَّى المَمْلَكَةَ فَاتَّفَقَ عَالَمكِيْرُ وَ مُرَادَ بَخْشَ عَلىٰ ذٰلِكَ فَقَاتَلاَهُ وَغَلَبَا عَلَيْه،ثُمَّ احْتَالَ، عَالَمكِيْر عَلىٰ مُرَادَ بَخْش وَ قَبَضَ عَلَيْهِ وَاعْتَقَل أَخَوَيْهِ ثُم قَتَلهُمَا لِأُمُوْرٍ صَدَرَتْ مِنْهُمَا وَأَفْتَى العُلَمَاءُ أَنَّهُمَا اسْتَوْجَبَا القَتْلَ وَحَبسَ وَالِدهُ فِيْ قِلعَةِ أَكْبَرَ آبَادِ وَهَيَّأَ

لَهُ مَايَشْتَهِيهِ مِنْ مَلْبُوسٍ وَمَاكُوْلٍ وَأَهْلِ الخِدْمَةِ مِنَ الجَوَارِيْ وَالغِلْمَانِ، وَكَانَتْ جَهَانُ آرَا بِيكَمْ بِنْتَ شَاه جَهَان تُقِيْمُ مَعَ وَالِدِهَافِيْ القِلْعَةِ، وَالسَّيِّدُ مُحَمَّدُالحُسَيْنِيُّ القَنُّوْجِيُّ يُلَازِمُهُ يَشْتَغِلُ عَلَيْهِ وَيُذَاكِرُهُ فِيْ مَايَنْفَعُهُ فِيْ عُقْبَاهُ.

ترجمہ:- حضرت عالم گیر ۱۵؍ ذیقعدہ ۱۰۲۸ھ اتوار کی رات میں "دوحد" نامی گاؤں میں ("حواجین" سے سومیل کے فاصلہ پر اور "بڑودہ" سے سترمیل کے فاصلہ پر واقع ہے) اپنی والدہ محترمہ ارجمند بانو بنت آصف خاں ابوالحسن بن غیاث الدین طہرانی کے بطن سے اپنے دادا جہاں گیر بن اکبر شاہ کے دور میں پیدا ہوئے، اور سلطنت واقتدار کے گہوارے میں بڑھے اور اپنے دادا اور اپنے باپ کے زمانے میں ہوش مند ہوئے، مولانا عبداللطیف سلطان پوری، مولانا محمد ہاشم گیلانی شیخ محی الدین بن عبداللہ بہاری وغیرہ سے تعلیم حاصل کی، خط نسخ حاجی قاسم سے، نستعلیق سید علی بن محمد مقیم جیسے ماہرین خطاط سے سیکھے، اور تمام خط لکھے بھی اور خط کی عمدگی میں ان کی مثال پیش کی جانے لگی اور بہت سے علوم وفنون میں مہارت حاصل کی، شیخ محمد معصوم بن شیخ احمد سرھندی سے بیعت ہوئے اور خلافت شیخ سیف الدین بن محمد معصوم سے حاصل کی اور اپنے والد کے حکم کی وجہ سے ان سے متعلق رہے یہاں ان کو ان سے ایک خاص مقام حاصل ہوا اور کرامات ظاہر ہوئیں اور والد کی حیات میں ہی ان کی شہرت ہوگئی اور قدر ومنزلت بڑھ گئی تو ان کے والد نے دکن میں ان کے ذمہ عظیم ذمہ داریاں سونپی توانہوں نے اچھے انداز میں انجام دیا، پھر ان کے والد کو شدید مرض (حرکت کا معطل ہوجانا) لاحق ہوا ان کے بعد ان کے عہدہ کا ولی بڑا لڑکا "داراشکوہ" تھا تو اس نے حکومت کو سنبھالا مگر وہ اندرونی طور پر مرجع خلائق ہوا، جس سے ان کے بھائی راضی نہیں تھے تو شجاع بنگال سے، مراد بخش گجرات سے اور عالمگیر دکن سے اٹھے اور اپنے بھائی داراشکوہ کو مقید کردینے اور حکومت چلانے کا پلان بنایا، تو عالمگیر اور مراد بخش اس پر متفق ہوگئے اور انہوں نے جنگ لڑی اور غالب آگئے، پھر عالمگیر نے مراد بخش کو قید کیا اور مملکت پر قبضہ کیا، اور اپنے دو بھائیوں کو قید کیا ان امور کی وجہ سے جو ان سے صادر ہوئے تھے انہیں ان امور کی پاداش میں قتل کردیا، علماء نے فتویٰ دیا کہ وہ قتل کے مستحق تھے اور والد کو اکبر آباد کے قلعہ

میں محبوس کر دیا اور ان کی خواہش کے مطابق کپڑے، کھانے کے سامان، خدمت کرنے والے باندی و غلام مہیا کئے، جہاں آرا بیگم بنت شاہ جہاں اپنے والد کے ساتھ قلعہ میں مقیم رہیں، اور سید محمد حسینی قنوجی ان کے ساتھ لگے رہے اور جو چیز آخرت میں نفع دینے والی ہے اس کا تذکرہ کرتے رہتے۔

وَجَلَسَ عَالَمْكِيْر عَلٰى سَرِيْرِ الْمُلْكِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّسِتِّيْنَ وَأَلْفٍ فَافْتَتَحَ أَمْرَهُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَرَفَعَ الْمَظَالِمَ وَالْمَكُوْسَ، وَأَسَرَ غَالِبَ مُلُوْكِ الْهِنْدِ الْمَشْهُوْرِيْنَ وَصَارَتْ بِلَادُهُمْ تَحْتَ طَاعَتِهٖ وَجُبِيَتْ لَهُ الْأَمْوَالَ وَأَطَاعَتْهُ الْبِلَادُ وَالْعِبَادُ وَلَمْ يَزَلْ فِي اجْتِهَادٍ مِنَ الْجِهَادِ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلٰى مَقَرِّ مُلْكِهٖ وَسُلْطَنَتِهٖ بَعْدَ أَنْ خَرَجَ مِنْهُ، فَكُلَّمَا فَتَحَ بِلَاداً شَرَعَ فِي فَتْحِ أُخْرٰى حَتّٰى لَحِقَتْ حُدُوْدُ مُلْكِهٖ فِي الْجِهَةِ الشِّمَالِيَّةِ إِلٰى حُدُوْدِ خِيْوَهْ وَبُخَارَا، وَفِي الْجِهَةِ الْجُنُوْبِيَّةِ إِلٰى الْبَحْرِ الْمُحِيْطِ، وَفِيْ كَالْجِهَةِ الْغَرْبِيَّةِ إِلٰى سُوْمَنَاتْ عَلٰى شَاطِئِ بَحْرِ الْهِنْدِ وَفِي الْجِهَةِ الشَّرْقِيَّةِ إِلٰى پُوْرِى منتهى أَرْضِ أُرِيْسَه۔

ترجمہ:- ۱۰۶۸ھ میں عالمگیر تخت نشیں ہوئے تو عدل وانصاف، احسان کی ابتدا کی، مظالم کا خاتمہ اور زیادتی کو ختم کرنا شروع کیا، ہندوستان کے مشہور و معروف بادشاہوں کو قید کیا جس سے ان کے ممالک ان کے زیر نگیں آگئے مال واسباب قبضے میں آگئے، ملک اور اہل ملک سبھوں نے اطاعت کی اور مسلسل جدو جہد کرتے رہے اپنے ٹھکانے اور اپنی سلطنت کو واپس نہیں ہوئے جب ایک شہر فتح کر چکتے تو دوسرا شہر فتح کرنا شروع کر دیتے، یہاں تک کہ جس کے حدود شمالی جہت سے حدود خیوہ و بخارا تک، جنوب کی جانب میں بحر محیط تک مغرب کی جانب سومنات (بحر الہند کے کنارے) تک مشرق کی جانب "پوری" تک (جو اڑیسہ کا آخری حصہ ہے)۔

وَكَانَ عَالَمْكِيْر عَالِمًا دِيْنًا تَقِياً مُتَوَرِّعاً مُتَصَلِّباً فِي الْمَذْهَبِ يَتَدَيَّنُ بِالْمَذْهَبِ الْحَنَفِيِّ لَايَتَجَاوَزُ عَنْهُ فِيْ قَوْلٍ وَلَا فِعْلٍ، وَكَانَ يَعْمَلُ بِالْعَزِيْمَةِ وَكَانَ يُصَلِّيْ الصَّلَوٰاتِ الْمَفْرُوْضَةَ فِيْ أَوَائِلِ أَوْقَاتِهَا

بِالْجَمَاعَةِ فِی الْمَسْجِدِ مَهْمَا کَانَ، وَيُقِيمُ السُّنَنَ وَالنَّوَافِلَ كُلَّهَا، وَيُصَلِّي صَلَاةَ الْجُمُعَةِ فِی الْجَامِعِ الْكَبِيْرِ وَلَوْ كَانَ غَائِبًا عَنِ الْبَلْدَةِ لِأَمْرٍ مِنَ الْأُمُوْرِ يَأْتِيْهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَيُصَلِّي صَلَاةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَذْهَبُ حَيْثُ يَشَاءُ، وَكَانَ يَصُوْمُ فِي رَمَضَانَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَيُحْيِي اللَّيَالِيَ بِالتَّرَاوِيْحِ وَيَعْتَكِفُ فِی الْعَشَرَةِ الْأَخِيْرَةِ مِنْ رَمَضَانَ فِيْ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ فِی كُلِّ أُسْبُوْعٍ مِنْ أَسَابِيعِ السَّنَةِ، وَيَصُوْمُ فِيْ أَيَّامٍ وَرَدَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ فِيْهَا، وَكَانَ يُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ أَمْوَالِهِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ عَلیٰ سَرِيْرِ الْمُلْكِ وَبَعْدَهُ مِمَّا خَصَّ لِنَفْسِهِ مِنْ عِدَّةِ قُرىً وَبَعْضِ مَعَادِنِ الْمِلْحِ لِلْمَصَارِفِ الْخَاصَّةِ مِنْ نَقِيْرٍ وَقِطْمِيْرٍ وَكَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَرْحَلَ إِلیٰ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ لِلْحَجِّ وَالزِّيَارَةِ فِیْ أَيَّامِ وَالِدِهِ فَلَمْ يَرْضَ بِفِرَاقِهِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ تُمْهِلْهُ الْمَصَالِحُ الْمُلْكِيَّةُ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُرْسِلُ النَّاسَ اِلیٰ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ لِلْحَجِّ وَالزِّيَارَةِ وَيَبْذُلُ عَلَيْهِمُ الْعَطَايَا الْجَزِيْلَةَ وَيَبْعَثُ إِلَيْهِمَا أَمْوَالاً طَائِلَةً لِأَهْلِ الْحَوَائِجِ فِیْ أَيَّامِ الْحَجِّ بَعْدَ سَنَةٍ أَوْ سَنَتَيْنِ، وَيُوَظِّفُ الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ وَيَجْعَلُ لَهُمُ الْأَرْزَاقَ السَّنِيَّةَ، وَيُدَاوِمُ عَلَى الطَّهَارَةِ بِالْوَضُوْءِ وَيُحَافِظُ عَلَى الْأَذْكَارِ وَالْأَدْعِيَةِ الْمَأْثُوْرَةِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ غَالِبِ أَوْقَاتِهِ، وَيُحْيِي اللَّيَالِيَ الْمُتَبَرِّكَةَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَالْمَشَائِخِ فِی الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَحْتَرِزُ عَنْ كُلِّ سُوْءٍ وَمَكْرُوْهٍ مُنْذُ نُعُوْمَةِ أَظْفَارِهِ، لَمْ يَشْرَبِ الْخَمْرَ قَطُّ وَلَمْ يُقَارِبْ امْرَأَةً لَاتَحِلُّ لَهُ، وَكَانَ لَايَسْتَمِعُ لِلْغِنَاءِ بِالْمَزَامِيْرِ مُنْذُ جَلَسَ عَلیٰ سَرِيْرِ الْمُلْكِ مَعَ أَنَّهُ كَانَ مَاهِراً فِی الْإِيْقَاعِ وَالنَّغَمِ وَمَاكَانَ أَنْ يَلْبَسَ الْمَلْبُوْسَاتِ غَيْرَ الْمَشْرُوْعَةِ وَمَاكَانَ اَنْ يَأْكُلَ فِی الظُّرُوْفِ الذَّهَبِيَّةِ وَالْفِضِّيَّةِ وَأَمَرَ أَنْ تُصَاغَ الْجَوَاهِرَ الثَّمِيْنَةَ فِی الْحَجَرِ الْيَشَبِ مَقَامَ الذَّهَبِ وَنَهَى الْأُمَرَاءَ أَنْ يَلْبَسُوا غَيْرَ الْمَشْرُوْعِ، وَكَانَ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَتَذَاكَرُوا بَيْنَ يَدَيْهِ بِكِذْبٍ

وَغِيْبَةٍ وَقَوْلِ الزُّوْرِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَعْبُرُوا عَنِ الْأُمُوْرِ الْمُسْتَكْرَهَةِ إِنْ وَقَعَ لَهُمْ حَاجَةٌ إِلَىٰ ذٰلِكَ وَكَانَ مُوَزِّعًا لِأَوْقَاتِهِ فَوَقْتٌ لِلْعِبَادَةِ وَوَقْتٌ لِلْمُذَاكِرَةِ فَوَقْتٌ لِمَصَالِحِ الْعَسْكَرِ وَوَقْتٌ لِلشِّكَاةِ، فَوَقْتٌ لِقِرَاءَةِ الْكُتُبِ وَالْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِنْ مَمْلَكَتِهِ لَا يُخْلِطُ شَيْئًا بِشَيْئٍ۔

ترجمہ:۔عالمگیر ایک عالم دین، متقی وپرہیز گار اور مذہب کے معاملے میں سخت تھے، مسلک حنفی کی اقتدا کرتے کسی بھی قول وفعل میں اس سے تجاوز نہیں کرتے تھے، عزیمت پر عمل پیرا تھے، جہاں بھی ہوتے فرض نمازیں مسجد میں جماعت سے اول وقت میں ادا کرتے تھے، تمام سنن ونوافل ادا کرتے تھے نماز جمعہ جامع مسجد میں ادا کرتے اگر کسی کام کی وجہ سے شہر سے غائب ہوتے تو جمعرات کو لوٹ جاتے پھر جمعہ کو جمعہ کی نماز ادا کرکے جہاں جانا ہوتا چلے جاتے اور رمضان کے روزے سخت گرمی میں بھی رکھا کرتے تھے رات کو تراویح ادا کرتے رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں مسجد میں معتکف ہوتے اور پورے سال ہر ہفتہ میں جمعہ، جمعرات اور پیر کے روزے رکھا کرتے تھے، جن دنوں میں حضور ﷺ روزہ رکھا کرتے وہ بھی رکھتے، اپنے مال کی زکوٰۃ تخت نشیں ہونے سے قبل بھی نکالتے تھے اور اس کے بعد ان میں سے زکوٰۃ بھی نکالا کرتے تھے جن میں متعدد بستیوں اور نمک کی کانوں (تقیر اور قطمیر) کو اپنے خاص مصرف کیلئے متعین کر رکھا تھا۔ بیت اللہ کے حج وزیارت کے لئے اپنے والد کے زمانے میں بھی ارادہ کئے ہوئے تھے لیکن ان کی جدائی کے بعد نہیں کر سکے اور امور مملکت نے موقع نہیں دیا، لیکن لوگوں کو حج کے لئے بھیجا کرتے تھے، زمانہ حج میں ضرورت مند حاجیوں کے لئے کثیر مال ایک سال بعد یا دو سال بعد بھیجا کرتے تھے، اور ذاکرین وذاکرات کے لئے وظائف مقرر کر رکھے تھے ان کیلئے بہترین کھانوں کا نظام رکھتے تھے ہمیشہ باوضو رہا کرتے تھے ذکر واذکار نبی اکرم ﷺ سے منقول دعاؤں کا اکثر اوقات اہتمام کیا کرتے تھے، نماز، صدقہ علماء کی صحبت کے ساتھ ساتھ مسجد میں رات گذارتے تھے، بچپن سے ہی برائیوں سے پرہیز کرتے تھے کبھی شراب نہیں پی اور کسی غیر محرم عورت کے قریب نہیں ہوئے جب سے تخت نشیں ہوئے کبھی گانے باجے نہیں سنے حالاں کہ گانے میں ماہر تھے: نہ کبھی غیر شرعی لباس پہنے اور نہ کبھی سونے اور چاندی کے

برتن میں کھانا کھاتے یشب پتھر میں سونے کی جگہ قیمتی جواہرات کو پگھلانے کا حکم دیا، امراء کو غیر شرعی لباس پہنا سے روکا اور اس سے بھی منع کیا کہ ان کے سامنے جھوٹ بولے، چغل خوری کرے یا غیبت کرے، ضرورت کے وقت جب کوئی ناجائز چیز کی ضرورت ہو تو اس سے پرہیز کریں، انہوں نے اپنے اوقات کو مختلف چیزوں میں بانٹ رکھا تھا، بعض وقت کو عبادت کے لئے اور مذاکرہ کے لئے اور بعض وقت کو فوجی نظام کے لئے، شکوہ وشکایتوں کے لئے، کتاب پڑھنے کے لئے اور ان چیزوں کے لئے جو رات ودن مملکت سے متعلق پیش آتی تھیں ہر ایک چیز کے لئے الگ الگ وقت متعین تھا کبھی کسی چیز کو کسی دوسرے وقت انجام نہیں دیتے تھے۔



عَالَمْ گِيرْ شَاهْ جَهَانْ سُلْطَانُ الْهِنْدِ: ﴿۲﴾

سلطان ہند عالم گیر بن شاہ جہانؒ

حل لغات: ارخ: قلم بند کرنا۔ عناية: توجہ = الطعنة: نیزہ کی ضرب (ج) طعن۔ مقدام: جری، بہادر، کامیاب۔ باسل: بہادر۔ بُرج: ٹاور (ج) ابراج۔ مصارعة: کشتی لڑنا: پچھاڑنا۔ ثار، ثورا (ن) مشتعل ہونا، چراغ پا ہونا۔ صهوة: صها ،وصهوات: پیٹھ۔ غرامة: جرمانہ، غرامات۔ رواتب: تنخواہ۔ مارستان: ہسپتال۔ ضرب: نشانہ بنانا=

وَمِنْ مَآثِرِهِ الْجَمِيْلَةِ أَنَّهُ حَفِظَ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ بَعْدَ جُلُوْسِهِ عَلٰى سَرِيْرِ الْمُلْكِ فَأَرَّخَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ لِبَدْءِ حِفْظِهِ مِنْ قَوْلِهِ "سَنُقْرِئُكَ فَلَاتَنْسٰى" وَلِتَمَامِهِ مِنْ قَوْلِهِ "لَوْحٌ مَحْفُوْظٌ"۔

وَكَانَتْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِالْحَدِيْثِ،لَهُ كِتَابُ الْأَرْبَعِيْنَ جَمَعَ فِيْهِ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثاً بَعْدَ الْوِلَايَةِ ،وَتَرْجَمَهَا بِالْفَارِسِيَّةِ وَعَلَّقَ عَلَيْهَا فَوَائِدَ نَفِيْسَةً، وَكَانَتْ لَهُ مَهَارَةٌ تَامَّةٌ فِى الْفِقْهِ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِى اِسْتِحْضَارِ الْمَسَائِلِ الْجُزْئِيَّةِ۔

ترجمہ :-ان کی اچھی خوبیوں میں سے یہ ہے کہ انہوں نے تخت نشیں ہونے کے بعد قرآن کریم حفظ کیا بعض علماء نے ان کے حفظ شروع کرنے کے وقت "سنقرئك فلاتنسیٰ" اور اتمام حفظ پر "لوح محفوظ" سے بیان کیا ہے۔علم حدیث میں ان کو درک حاصل تھا، بادشاہ بننے کے بعد انہوں نے ایک کتاب لکھی (کتاب الاربعین) جس میں انہوں نے چالیس احادیث جمع کیں، اس کو فارسی میں ترجمہ کیا اور فوائد ملحق کئے، فقہ میں پوری مہارت رکھتے تھے جزوی مسائل کے استحضار میں ان کی مثال دی جاتی تھی۔

وَكَانَ بَارِعًا فِي الخَطِّ كَتَبَ مُصْحَفاً بِيَدِهِ قَبلَ جُلُوسِهِ عَلٰى السَّرِيْرِ وَبَعَثَهُ إِلٰى مَكَّةَ المُبَارَكَةَ وَبَعْدَ جُلُوسِهِ مُصْحَفًا آخَرَ وَبَعَثَهُ إِلٰى المَدِيْنَةِ المُنَوَّرَةِ، وَانْتَسَخَ الأَلْفِيَّةَ لِابْنِ مَالِكٍ فِي صَبَاهُ وَأَرْسَلَهَا إِلٰى مَكَّةَ لِتَنفَعَ بِهَا النَّاسُ مِنْ أَهْلِ البَلْدَةِ المُبَارَكَةِ، وَكَانَ مَاهِراً فِي الإِنْشَاءِ وَالتَّرَسُّلِ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَظِيْرٌ فِيْ زَمَانِهِ فِيْ ذٰلِكَ، وَقَدْ جَمَعَ المُؤلِفُوْنَ شَيْئاً كَثِيْراً مِنْ رَسَائِلِهِ فِيْ كُتُبٍ كَثِيْرَةٍ، وَكَانَ مُقْتَدِراً عَلَى الشِّعْرِ وَلٰكِنَّهُ كَانَ قَلِيْلَ العِنَايَةِ بِهِ يَمْنَعُ النَّاسَ مِنْ أَنْ يُضَيِّعُوا أَوْقَاتَهُمْ فِي ذٰلِكَ۔

ترجمہ:-کتابت میں ماہر تھے تخت نشیں ہونے سے قبل انہوں نے قرآن کریم کا ایک نسخہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر مکہ مکرمہ بھیجا، اور تخت نشیں ہونے کے بعد ایک مصحف اپنے ہاتھ سے لکھ کر مدینہ منورہ بھیجا۔ابن مالک کی الفیہ اپنے بچپنے میں ہی لکھی اور اسے مکہ مکرمہ بھیجا تاکہ لوگ فائدہ اٹھائیں۔انشاء وادب میں ماہر تھے اُس زمانے میں ان کی کوئی نظیر نہیں تھی، مصنفین ومؤلفین نے ان کے رسائل سے بہت ساری چیزیں اپنی کتابوں میں جمع کی ہیں، شعر گوئی پر قادر تھے لیکن اس پر بہت کم توجہ دینے والے تھے لوگوں کو اس میں اپنے اوقات ضائع کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

وَكَانَ مَاهِرًا فِي الرَّمِيِ وَالطَّعْنِ وَالضَّرْبِ وَالفُرُوْسِيَّةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الفُنُوْنِ الحَرْبِيَّةِ شُجَاعاً مِقْدَاماً بَاسِلًا، وَكَانَ وَالِدُهُ شَاهُ جَهَان يَوْماً يَتَفَرَّجُ فِي البُرْجِ المُشْرِفِ عَلٰى نَهْرِ جَمَنْ عَلٰى مُصَارَعَةِ الأَفْيَالِ

وَكَانَ عَالَمْكِيْر أَيْضاً فِي الزِّحَامِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي الرَّابِعِ عَشَرَ مِنْ سِنِّهِ وَكَانَ عَلَى فَرَسٍ، وَإِذَا بِفِيْلَةٍ قَدْ ثَارَتْ فَفَرَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَثَبَتَ عَالَمْكِيْرُ وَتَوَجَّهَتْ إِلَيْهِ الْفِيْلَةُ وَلَفَّتْ فَرَسَهُ بِخُرْطُوْمِهَا وَصَرَعَ عَالَمْكِيْرُ مِنْ صَهْوَةِ الْفَرَسِ ثُمَّ قَامَ وَسَلَّ السَّيْفَ عَلَيْهَا وَجَاءَ النَّاسُ وَدَفَعُوا الْفِيْلَةَ بِالضَّرْبِ وَالطَّعْنِ وَإِيْقَادِ النَّارِ۔

ترجمہ:- تیر اندازی، نیزہ زنی، نشانہ، گھوڑ سواری وغیرہ فنون حربیہ میں ماہر تھے نہایت جری او بہادر تھے، ان کے والد شاہ جہاں ایک دن جمنا ندی کے مقابل مشرقی برج پر ہاتھیوں کی کشتی کا تماشہ دیکھنے نکلے عالم گیر بھی اس اجتماع میں تھے اس وقت ان کی عمر ۱۴ سال کی تھی اور گھوڑے پر سوار تھے اچانک ایک ہتھنی غصہ میں مشتعل ہوئی تو تمام لوگ فرار ہوگئے عالم گیر ڈٹے رہے ہتھنی ان کی طرف متوجہ ہوئی اور ان کے گھوڑے کو اپنی سونڈ میں لپیٹ لیا اور عالم گیر کو گھوڑے کی پیٹھ سے گرادیا، تو کھڑے ہوئے اور تلوار سونتی تو لوگ آگئے اور ہتھنی کو نیزہ مار کر اور آگ جلا کر ہٹایا۔

وَكَانَ سَخِيًّا جَوَادًا كَرِيْمًا يَبْذُلُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْحَاجَةِ الْعَطَايَا الْجَمِيْلَةَ وَيُسَامِحُهُمْ فِي الْغَرَامَاتِ، وَأَبْطَلَ ثَمَانِيْنَ نَوْعاً مِنَ الْمُكُوْسِ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَّسِتِّيْنَ وَأَلْفٍ، وَنَهَى عَنْ مُطَالَبَةِ الْأَبْنَاءِ بِغَرَامَاتِ الْآبَاءِ وَمُصَادَرَةِ أَمْوَالِهِمْ فِي الْقَضَاءِ، وَبَذَلَ أَمْوَالًا طَائِلَةً عَلَى إِصْلَاحِ الشَّوَارِعِ وَالطُّرُقِ فِي نَوَاحِي الْهِنْدِ، وَحَفَرَ الْآبَارَ وَأَجْرَى الْعُيُوْنَ وَأَسَّسَ الْجُسُوْرَ وَرِبَاطَاتٍ وَحَمَامَاتٍ وَمَسَاجِدَ وَاصْطَبَلَاتٍ لِابْنِ السَّبِيْلِ يَسْتَرِيْحُ النَّاسُ بِهَا فَظَلُّوْا آمِنِيْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ، وَبَذَلَ الْأَمْوَالَ الطَّائِلَةَ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ، وَبَنَى مَسَاجِدَ كَثِيْرَةً فِي أَرْضِ الْهِنْدِ وَعَمَرَ الْقَدِيْمَةَ مِنْهَا وَجَعَلَ الْأَرْزَاقَ لِلْأَئِمَّةِ وَالْمُؤَذِّنِيْنَ وَالرَّوَاتِبَ لِلْمَسَاجِدِ مِنْ بُسُطٍ وَسُرُجٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، وَأَسَّسَ دُوْرًا لِلْعَجَزَةِ فِي أَكْثَرِ الْبِلَادِ زِيَادَةً عَلَى مَا كَانَتْ فِي الْعُصُوْرِ الْمَاضِيَةِ، وَالْمَارِسْتَانَاتِ فِي أَكْثَرِ بِلَادِهِ، وَكَانَ يُرْسِلُ الْعَطَايَا

الْجَمِيْلَةَ إِلَىٰ أَهْلِ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفاً بَعْدَ سَنَةٍ أَوْ سَنَتَيْنِ، وَوَظَّفَ خَلْقاً كَثِيْراً مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْمَشَائِخِ لِيَشْتَغِلُوا بِالْعِلْمِ وَالْإِفَادَةِ مُنْقَطِعِيْنَ فَارِغِي الْقُلُوْبِ عَنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا، وَكَانَ يَتَصَدَّقُ بِتِسْعٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ أَلْفاً وَمِأَةَ أَلْفٍ فِي السَّنَةِ غَيْرَ مَا يَتَصَدَّقُ بِهِ فِي الْأَعْيَادِ وَالْمَوَاسِمِ۔

ترجمہ:— بہت نیک، سخی اور فیاض تھے فقراء اور ضرورت مندوں پر اپنے مال کو صرف کرتے تھے ان سے جرمانوں کو معاف کرتے تھے ۱۰۶۹ھ میں ۸۰ قسم کے ٹیکسوں کو ختم کیا، بیٹوں سے آباء واجداد کے قرضہ کا مطالبہ کرنے سے روکا کیس میں ان کے مال کو ضبط کرنے سے، انہوں نے ہندوستان کے گوشے گوشے میں سڑکوں اور راستوں کی مرمت پر مال کثیر خرچ کیا، انہوں نے کنویں کھدوائے چشمے جاری کئے پُل، غسل خانے، مساجد و معابد اور مسافروں کے لئے مسافر خانے بنوائے تاکہ لوگ آرام کریں، مسجد کی تعمیر میں بہت زیادہ مال خرچ کیا، ہندوستان میں بہت ساری مساجد بنوائیں اور پرانی مسجدوں کی مرمت کروائی، ائمہ اور مؤذنوں کیلئے تنخواہیں مقرر کیں اور مسجدوں کے لئے چراغ، چٹائیوں کا انتظام کیا، ملک کے اکثر حصوں میں مجبور و بیواؤں کے لئے پہلے سے زیادہ گھر بنوائے، اکثر حصوں میں ہوسپٹل بنوائے۔ اہل حرمین شریفین کے لئے ایک یا دو سال کے بعد عطیہ و تحفے بھیجا کرتے تھے، بہت سے علماء و مشائخ کا وظیفہ مقرر کردیا تھا تاکہ وہ علمی ودینی کام میں مطمئن ہوکر مشغول ومنہمک رہیں سال میں عیدین وغیرہ کے علاوہ ایک لاکھ ۴۹ ہزار روپے صدقہ کیا کرتے تھے۔

وَكَانَ مُقْتَصِداً فِي الْخَيْرَاتِ غَيْرَ مُسْرِفٍ فِي الْمَالِ لَا يُعْطِي الشُّعَرَاءَ شَيْئاً وَلَا لِأَهْلِ الْإِيْقَاعِ وَالنَّغَمِ خِلَافاً لِأَسْلَافِهِ فَإِنَّهُمْ كَانُوا يُبَذِّرُوْنَ فِي الْمَالِ تَبْذِيْراً كَثِيْراً، وَإِذَا وَظَّفَ الْعُلَمَاءَ أَوْ أَقْطَعَهُمْ اشْتَرَطَ بِالدَّرْسِ وَالْإِفَادَةِ لِكَيْلَا يَتَّخِذُوْهَا ذَرِيْعَةً لِأَخْذِ الْمَالِ فَقَطْ۔

ترجمہ:— مال کے خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرتے تھے اور اپنے اسلاف کے

خلاف شعراء اور گانے بجانے والوں کو کچھ بھی نہیں دیتے تھے (کیوں کہ ان کے اسلاف بے جا اسراف کرنے والے تھے) جب علماء کرام کو وظیفہ دیتے تو درس و تدریس کی شرط لگاتے تاکہ وہ صرف مال لینے کا ذریعہ نہ سمجھ بیٹھیں۔

وَكَانَ مَجْبُولاً عَلَى الْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَفَصْلِ الْقَضَاءِ عَلَىٰ وِفْقِ الشَّرِيعَةِ الْمُطَهَّرَةِ أَمَرَ الْعُلَمَاءَ أَنْ يَدُوِّنُوا الْمَسَائِلَ وَالْأَقْضِيَةَ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْفِقْهِ فَدَوَّنُوهَا وَصَنَّفُوا الْفَتَاوَىٰ الْعَالَمْگِيرِيَّةَ فِي سِتِّ مُجَلَّدَاتٍ كِبَارٍ اشْتَهَرَتْ فِي الْأَقْطَارِ الْحِجَازِيَّةِ وَالْمِصْرِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ وَالرُّومِيَّةِ، وَعَمَّ بِهَا النَّفْعُ وَصَارَتْ مَرْجِعاً لِلْمُفْتِيِينَ وَأَنْفَقَ عَلَىٰ جَمْعِهَا مِأَتَيِ أَلْفٍ مِنَ النُّقُودِ وَأَمَرَ الْقُضَاةَ أَنْ يَقْضُوا بِهَا۔

وَكَانَ يَظْهَرُ كُلَّ يَوْمٍ بِدَارِ الْعَدْلِ بَعْدَ الْإِشْرَاقِ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ نَاظِرُ الْعَدْلِيَّةِ الْأَقْضِيَةَ فَيَحْكُمُ بِمَا أَلْقَى اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فِي رَوْعِهِ ثُمَّ يَطْلُبُ النَّاظِرَ بِالدِّيْوَانِ الْخَاصِّ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْمُتَظَلِّمِيْنَ فَيَسْتَنْطِقُ الْمُتَخَاصِمِيْنَ وَيَتَأَمَّلُ فِي الْأَقْضِيَةِ وَيَحْكُمُ بِمَا أَرَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ۔

ترجمہ:—عدل و احسان پر کاربند تھے اور فیصلہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں کرتے تھے، اور علماء کو قضا کے مسائل کو فقہ کے ابواب میں مدون کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے مدون کیا اور "فتاویٰ عالمگیر" کی تصنیف کی، چھ ضخیم جلدوں میں جو حجاز، مصر، شام و روم کے خطے میں مشہور ہوئی، جس کا فائدہ عام ہوا اور مفتیوں کیلئے مرجع ثابت ہوئی، اس کے جمع و ترتیب پر دو لاکھ روپے صرف کئے، اور قاضیوں کو اس کے ذریعہ فیصلہ کرنے کا حکم دیا۔

ہر دن اشراق کے بعد عدالت میں تشریف لاتے تو ناظم عدالت معاملات کو پیش کرتا اللہ تعالیٰ جو کچھ ان کے دل میں ڈالتا اس کے مطابق فیصلہ کرتے، پھر ناظم عدالت کو دفتر خاص سے بلواتے تو وہ مظلومین کو پیش کرتا پھر آپ دونوں فریقوں سے بات کرتے، اور معاملہ میں غور کرتے، اللہ جس کی توفیق دیتا اس کے مطابق فیصلہ کرتے۔

وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ وَضَعَ الْوِكَالَةَ الشَّرْعِيَّةَ فِي دُوْرِ الْقَضَاءِ فَوَلَّى رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الدِّيْنِ وَالْأَمَانَةِ فِي دُوْرِ الْقَضَاءِ بِكُلِّ بَلْدَةٍ وَعِمَالَةٍ لِيَكُوْنُوا

وُكَلَاءَ عَنْهُ فِيمَا يُسْتَغَاثُ عَلَيْهِ فِي الْحُقُوقِ الشَّرْعِيَّةِ وَالدُّيُونِ الْوَاجِبَةِ عَلَيْهِ وَأَجَازَ لِلنَّاسِ أَنْ يَسْتَغِيثُوا عَلَيْهِ عِنْدَ الْقَاضِي، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ نَصَبَ الْمُحْتَسِبِينَ فِي بِلَادِهِ وَامْتَازَ فِي الْمُلُوكِ التَّيْمُورِيَّةِ فِي ذٰلِكَ۔

قَالَ الْمُحِبِّي فِي خُلَاصَةِ الْأَثَرِ هُوَ مِمَّنْ يُوصَفُ بِالْمَلِكِ الْعَادِلِ الزَّاهِدِ فَإِنَّهُ مَعَ سَعَةِ سُلْطَانِهِ يَأْكُلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ رَغِيفاً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ مِنْ كَسْبِ يَمِينِهِ، وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ التَّرَاوِيحَ، وَأَمَرَ مِنْ حِينَ وَلِيَ السَّلْطَنَةَ بِرَفْعِ الْمَكُوسِ وَالْمَظَالِمِ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَنَصَبَ الْجِزْيَةَ بَعْدَ أَنْ لَمْ تَكُنْ عَلَى الْكُفَّارِ وَتَمَّ لَهُ ذٰلِكَ مَعَ أَنَّهُ لَمْ يَتِمَّ لِأَحَدٍ مِنْ أَسْلَافِهِ أَخْذَ الْجِزْيَةِ مِنْهُمْ لِكَثْرَتِهِمْ وَتَغَلُّبِهِمْ عَلَى إِقْلِيمِ الْهِنْدِ، وَأَقَامَ فِيهَا دَوْلَةَ الْعِلْمِ وَبَالَغَ فِي تَعْظِيمِ أَهْلِهِ وَعَظُمَتْ شَوْكَتُهُ وَفَتَحَ الْفُتُوحَاتِ الْعَظِيمَةَ وَهُوَ مَعَ كَثْرَةِ أَعْدَائِهِ وَقُوَّتِهِمْ غَيْرُ مُبَالٍ بِهِمْ مُشْتَغِلٌ بِالْعِبَادَاتِ وَلَيْسَ لَهُ فِي عَصْرِهِ مِنَ الْمُلُوكِ نَظِيرٌ فِي حُسْنِ السِّيرَةِ وَالْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَىٰ، وَالْقِيَامِ بِنُصْرَةِ الدِّينِ۔

تُوُفِّيَ عَالَمْكِيرُ فِي دَكِنَ فِي شَهْرِ ذِي الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ سَنَةَ ۱۱۱۸ھ وَأَقَامَ فِي الْمُلْكِ خَمْسِينَ سَنَةً۔

(نزهة الخواطر للشيخ عبد الحي الحسني)

ترجمہ:- یہی وہ ذات گرامی ہے جس نے سب سے پہلے شرعی وکالت قائم کی دیندار اور امین کو قضا کی ذمہ داری سونپی ہر شہر میں تاکہ وہ وکیل ہوں ان کی طرف جن شرعی حقوق کی وہ مانگ کریں۔ اور لوگوں کو قاضی کے پاس فریاد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور یہی وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے ہر شہر میں حساب لینے والوں کو مقرر کیا اور اس سلسلے میں تیموری بادشاہوں سے سبقت لے گئے۔

ان کی خوبی کے خلاصہ میں محبی نے کہا کہ وہ ان بادشاہوں میں سے ہیں جن کو عدل و زہد سے متصف کیا جا سکتا ہے کیوں کہ وہ اپنی بادشاہت کے زمانے میں وسعت کے باوجود رمضان المبارک کے مہینے میں اپنی محنت کی کمائی سے جو کی ایک روٹی کھاتے اور لوگوں کو تراویح پڑھایا کرتے تھے، جب انہوں نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تو مسلمانوں

سے ظلم وزیادتی ختم کرنے کا حکم دیا اور جزیہ جواب تک کفار پر نہیں تھا مقرر کیا اس کام کو انہوں نے انجام دیا جب کہ اس سے قبل بادشاہانِ ہند نے ہندوستان کی حکومت میں کفار کی کثرت اور ان کے غلبہ کی وجہ سے ان پر جزیہ مقرر نہیں کیا تھا، انہوں نے اس ملک میں علم کی فضا عام کی اور اہل علم کی خوب عزت اور ان کا خوب احترام کیا اور عظیم ترین فتوحات حاصل کیں، وہ اپنے کثیر دشمنوں اور ان کی طاقت کی پرواہ کئے بغیر عبادات میں مشغول رہے، خوفِ خداوندی اور حسن اخلاق اور دین کی مدد میں اس وقت موجود بادشاہوں میں ان کی نظیر نہیں، عالم گیرؒ نے ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ میں "دکن" میں وفات پائی، پچاس سال تک انہوں نے حکومت کی۔



تِجَارَةٌ رَابِحَةٌ

نفع بخش تجارت

حل لغات:-رابحة: نفع بخش- بنیان مرصوص: سیسہ پلائی دیوار- زاغ، زیغاً: جھکنا، بہکنا، گمراہ ہونا (ض) -مقتاً: بغض وعناد، غصہ وبیزاری (ن) -مرصوص: مضبوط، سیسہ پلایا ہوا رص سے اسم مفعول واحد مذکر-زاغ: وہ ٹیڑھا ہوا، وہ بہکا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ، كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ، وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ، فَلَمَّا زَاغُوْا أَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ وَإِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ إِسْرَائِيْلَ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ

بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ، فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ،
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى إِلَى الْاِسْلَامِ،
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ، يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ، يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ، وَأُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
كُوْنُوْا أَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّيْنَ مَنْ أَنْصَارِیْ
إِلَى اللّٰهِ، قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ، فَاٰمَنَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ بَنِیْ
إِسْرَائِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوْا
ظَاهِرِيْنَ۔ (الصف)

ترجمہ: اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے، وہی ہے زبردست حکمت والا اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں کرتے، بڑی بے زاری کی بات ہے اللہ کے یہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو، اللہ چاہتا ہے ان لوگوں کو جو اس کی راہ میں قطار باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی، جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کیوں ستاتے ہو مجھ کو اور تم کو معلوم ہے میں اللہ کا رسول ہوں بھیجا ہے تمہارے پاس، پھر جب پھر گئے تو پھیر دیئے اللہ نے ان کے دل اور اللہ راہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو، جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہارے پاس یقین کرنے والا اس پر جو مجھ سے آگے ہے، توریت اور خوش خبری سنانے والا ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد جس کا نام احمدؐ ہے، پھر جب آیا ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر کہنے لگے یہ صریح جادو ہے، اور اس سے زیادہ بے انصاف کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ اور اس کو بلاتے ہیں مسلمان ہونے کو اور اللہ

راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو، وہ چاہتے ہیں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ کو پوری کرنی ہے اپنی روشنی اگرچہ برامانیں منکر، وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول راہ کی سوجھ دے کر اور سچا دین کہ اس کو اوپر کرے سب دینوں سے اور پڑے براماتے شرک کرنے والے، اے ایمان والو میں بتلاؤں تم کو ایسی سوداگری جو بچائے تم کو ایک عذاب دردناک سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اپنی جان سے، یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو بخش دے گا وہ تمہارے گناہ اور داخل کرے گا تم کو باغ میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں اور ستھرے گھروں میں بسنے کے باغوں کے اندر، یہ ہے بڑی مراد ملنی، اور ایک اور چیز دے جس کو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح جلدی، اور خوشی سنادے ایمان والوں کو، اے ایمان والو تم ہو جاؤ مددگار اللہ کے جیسے کہا عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں کو کوئی ہے جو میری مدد کے لئے اللہ کی راہ میں بولے، حواریوں نے کہا ہم ہیں مددگار اللہ کے پھر ایمان لایا ایک فرقہ بنی اسرائیل سے اور منکر ہوا ایک فرقہ پھر قوت دی ہم نے ان کو جو ایمان لائے تھے ان کے دشمنوں پر پھر ہو رہے غالب۔



اَلشَّيْخ نِظَامُ الدِّيْن اَللَّكْهنَوِيْ

شیخ نظام الدین لکھنویؒ

حل لغات: خَضَعَ ، خضوعا: مطیع ہونا، تابع ہونا، ماتحت ہونا (ف)۔ لِواءٌ: پرچم، جھنڈا (ج) الوية ۔لمع: چمکنا (ف) ۔ جبين: پیشانی (ج) اجبنة واجبن۔ قَدَّس: پاک و مقدس بنانا، تعظیم کرنا۔

اَلشَّيْخُ الإِمَامُ العَالِمُ الكَبِيْرُ، اَلعَلَّامَةُ الشَّهِيْرُ صَاحِبُ العُلُوْمِ وَالفُنُوْنِ وَغَيْثُ الإِفَادَةِ الهَتُوْنِ العَالِمُ بِالرَّبْعِ المَسْكُوْنِ، أُسْتَاذُ الأَسَاتِذَةِ وَإِمَامِ الجَهَابِذَةِ الشَّيْخُ نِظَامُ الدِّيْنَ بْنَ قُطْبُ الدِّيْنَ بْنَ عَبْدِ

الحَلِيمِ الأَنْصَارِيِّ السَهَالِوِيِّ ثُمَّ لَكْهِنَوِي الَّذِي تَفَرَّدَ بِعُلُومِهِ وَأَخَذَ لِوَاءَهَا بِيَدِهِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ نَظِيرٌ فِي زَمَانِهِ فِي الأُصُولِ وَالمَنْطِقِ وَالكَلَامِ.

وُلِدَ بِسَهَالِي وَتُوفِّيَ وَالِدُهُ مَقْتُولاً وَهُوَ فِي الرَّابِعِ عَشَرَ أَوِ الخَامِسِ عَشَرَ مِنْ سِنِّهِ، فَانْتَقَلَ إِلَى لَكْهِنَؤ مَعَ صِنْوِهِ الكَبِيرِ مُحَمَّدٍ سَعِيدٍ فَأَعْطَى عَالَمْگِير بنَ شَاهْ جَهَانْ سُلْطَانُ الهِنْدِ قَصْراً بِذَلِكَ المَقَامِ لِأَبْنَاءِ الشَّيْخِ الشَّهِيدِ يُعْرَفُ بِفَرَنْگِي مَحَلْ، لِأَنَّهُ كَانَ مِنْ أَبْنِيَتِهِ تَاجِرٍ أَفْرَنْگِي فَلَمَّا اطْمَأَنَّ قَلْبُهُ خَرَجَ مِنْ لَكْهِنَؤ وَذَهَبَ إِلَى بَلْدَةِ جَائِسٍ وَقَرَأَ أَكْثَرَ الكُتُبِ الدَّرْسِيَّةِ عَلَى مُلَّا عَلِيٍّ قُلِي الجَائِسِيِّ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى بَلْدَةِ بَنَارَسَ وَتَلَمَّذَ عَلَى الحَافِظِ أَمَانُ اللهِ بْنِ نُورُ اللهِ البَنَارَسِيِّ وَقَرَأَ عَلَيْهِ شَرْحَ المَوَاقِفِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَلْدَةِ لَكْهِنَؤ وَتَلَمَّذَ عَلَى الشَّيْخِ غُلَامِ نَقْشْبَنْدِ بْنِ عَطَاءُ اللهِ الكَهْنَوِي وَقَرَأَ عَلَيْهِ الرِّسَالَةَ القَوْشَجِيَّةَ فِي الهَيْئَةِ، وَقَرَأَ فَاتِحَةَ الفَرَاغِ وَلَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً، ثُمَّ تَصَدَّى لِلدَّرْسِ وَالإِفَادَةِ فَتَكَاثَرَ عَلَيْهِ الطَّلَبَةُ وَخَضَعَ لَهُ العُلَمَاءُ وَطَارَتْ مُصَنَّفَاتُهُ فِي حَيَاتِهِ إِلَى الأَمْصَارِ وَالبِلَادِ وَتَلَقَّى نِظَامَ دَرْسِهِ فِي مَدَارِسِ العُمَلاءِ بِالقَبُولِ، وَاشْتَهَرَ (بِالدَّرْسِ النِّظَامِيِّ) وَانْتَهَتْ إِلَيْهِ رِيَاسَةُ التَّدْرِيسِ فِي أَكْثَرِ بِلَادِ الهِنْدِ

ترجمہ:— عالم کبیر علامہ شہیر صاحبِ علوم وفنون، استاذ الاساتذہ وامام الجہابذہ شیخ نظام الدین بن قطب الدین بن عبد الحلیم انصاری سہالوی ثم لکھنوی علم میں یکتا تھے ان کے زمانے میں اصول، منطق اور کلام میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا "سہالی" میں پیدا ہوئے ان کے والد شہید ہوئے جب ان کی عمر ۱۴ یا ۱۵ سال کی تھی، اپنے بڑے بھائی محمد سعید کے ہمراہ لکھنؤ منتقل ہو گئے، سلطان الہند عالمگیر بن شاہجہاں نے ان کو وہاں ایک محل شیخ شہید (فرنگی محل) کا رہنے کے لئے دیا، اس لئے کہ وہ افرنگی تاجر کے بیٹوں میں تھے، جب مطمئن ہو گئے تو لکھنؤ سے "جائس" شہر کی طرف نکلے اور اکثر درسی کتابیں ملا علی قلی الجائسی سے پڑھیں، پھر "بنارس" شہر گئے اور حافظ امان اللہ بن نور اللہ بنارسی کی شاگردی اختیار کی اور ان سے

شرح المواقف پڑھی پھر لکھنؤ واپس ہوگئے، اور شیخ غلام نقشبندی بن عطاء اللہ لکھنوی کی شاگردی اختیار کی اور علم ہیئت میں رسائل قوشجیہ ان سے پڑھی اور فراغت حاصل کی اس وقت جب ان کی عمر ۲۵ سال تھی پھر درس دینا شروع کیا تو طلبہ جوق در جوق آنے لگے اور علماء ان کے ماتحت ہوگئے اور ان کی تصنیفات ان کی زندگی میں ہی شہروں اور ملکوں میں مشہور ہوگئیں اور ان کا نظامِ درس مدارس میں مقبول ہوا جو "درس نظامی" سے مشہور ہوا ہندوستان کے اکثر شہروں میں تدریس کی صدارت ان پر اختتام پزیر ہوئی۔

وَكَانَ مَعَ تَبَحُّرِهِ فِي الْعُلُومِ وَسَعَةِ نَظْرِهِ عَلَىٰ أَقَاوِيْلِ الْقُدَمَاءِ عَارِفاً كَبِيْراً زَاهِداً مُجَاهِداً شَدِيْدَ التَّعَبُّدِ عَمِيْمَ الْأَخْلَاقِ حَسَنَ التَّوَاضُعِ كَثِيْرُ الْمُؤَاسَاةِ بِالنَّاسِ، وَكَانَ لَايَتَقَيَّدُ بِتكبى الْعَمَامَةِ وَتَطْوِيْلِ الْأَكْمَامِ وَالطَّيْلَسَانِ، أَخَذَ الطَّرِيْقَةَ الْقَادِرِيَّةِ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّزَاقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَانسَوِي وَبَايَعَهُ وَلَهُ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً۔

ترجمہ:۔ علمی تبحر رکھنے کے باجود پرانے لوگوں کی خبروں پر نظر تھی، عارف باللہ زاہد و متقی بہت زیادہ عبادت گذار اخلاق کے پیکر نہایت ہی متواضع اور لوگوں کی خبر گیری کرنے والے تھے، اونچی پگڑی نہیں باندھا کرتے تھے اور نہ لمبی آستین، سلسلۂ قادریہ میں شیخ عبد الرزاق بن عبد الرحیم البانسوی سے ۴۰ سال کی عمر میں بیعت ہوئے۔

قَالَ السَّيِّدُ غُلَامَ عَلِي الْبَلْگَرَامِيُّ فِي سَبْحَةِ الْمَرْجَانِ أَنَا دَخَلْتُ لَكْهَنَؤْ فِي التَّاسِعِ عَشَرَ مِنْ ذِيَ الْحِجَّةِ الْحَرَامِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ وَمِأَةٍ وَّأَلْفٍ، وَاجْتَمَعَتْ بِالْمُلَّانِظَامُ الدِّيْنَ فَوَجَدْتُهُ عَلَىٰ طَرِيْقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ يَلْمَعُ عَلَىٰ جَبِيْنِهِ نُوْرَ التَّقْدِيْسِ۔

ترجمہ:۔ سید غلام علی بلگرامی نے سبحۃ المرجان میں کہا ۲۹/ ذی الحجہ ۱۱۴۸ ہجری میں لکھنؤ گیا، اور ملا نظام الدین کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو سلف صالحین کے طریقہ پر پایا جن کی پیشانی سے نورانیت ٹپک رہی تھی۔

وَمِنْ مُصَنَّفَاتِ الشَّيْخِ نِظَامُ الدِّيْنَ الشَّيْخِ نِظَامُ الدِّيْنِ شَرَحَانِ

عَلٰی مُسَلَّمِ الثُّبُوْتِ لِلْقَاضِیْ مُحِبِّ اللّٰہِ اَلْأَطْوَلُ وَالطَّوِیْلُ ،وَشَرْحٌ عَلٰی مَنَارِ الْأُصُوْلِ وَشَرْحٌ عَلٰی تَحْرِیْرِ الْأُصُوْلِ لِابْنِ الْھُمَامِ وَشَرْحٌ عَلَی الْمُبَارَزِیَّۃِ وَحَاشِیَۃٌ عَلٰی شَرْحِ ھِدَایَۃِ الْحِکْمَۃِ لِلشِّیْرَازِیْ وَحَاشِیَۃٌ عَلَی الشَّمْسِ الْبَازِغَۃِ لِلْجَوْنْپُوْرِیْ، وَحَاشِیَۃٌ عَلٰی شَرْحِ الْعَضُدِیَّۃِ لِلدَّوَانِی وَحَاشِیَۃٌ عَلَی الْحَاشِیَۃِ الْقَدِیْمَۃِ، وَلَہُ الْمَنَاقِبُ الرَّزَّاقِیَہ کِتَابٌ بِالْفَارِسِیْ فِیْ أَخْبَارِ شَیْخِہٖ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ۔

ترجمہ:- شیخ نظام الدین کی تصنیفات میں سے مسلم الثبوت (قاضی محبّ اللہ) کی دو شرحیں اطول اور طویل ہیں اور منار الاصول اور تحریر الاصول ابن الھمام کی شرحیں ہیں اور المبارزیہ کی شرح شرح ھدایۃ الحکمت شیرازیؒ پر حاشیہ، شمس بازغہ (جونپوریؒ) شرح عضدیہ (دوانی کی) اور پرانے حاشیوں پر ان کے حاشیے ہیں، اور اپنے شیخ عبدالرزاق کی سوانح فارسی زبان میں "مناقب رزاقیہ" نامی کتاب ان کی تصنیف ہے۔

وَاَمَّا تَلَامِذَتُہٗ فَاِنَّھُمْ کَثِیْرُوْنَ اَجِلَّھُمُ السَّیِّدُ کَمَالُ الدِّیْنِ الْعَظِیْمَ آبَادِیْ وَالسَّیِّدُ ظَرِیْف الْعَظِیْمَ آبَادِیْ، وَالْعَلَّامَۃُ کَمَالُ الدِّیْنِ فَتَحْ پُوْرِیْ وَالشَّیْخُ غُلَام مُحَمَّدُ الْبُرْھَانِ پُوْرِیْ وَمَوْلَانَا حَقَّانِی التَّانْڈوِیْ،وَالشَّیْخُ عَبْدُ اللّٰہِ الْأَمِیْٹھَوِیْ وَ الشَّیْخُ أَحْمَدُ بْنُ غُلَامِ نَقْشَبَنْد الْکَھْنَوِی وَحَمْدُ اللّٰہِ بْنُ شُکْرُ اللّٰہِ السِّنْدِیْلَوِیْ وَالشَّیْخُ عَبْدِ الرَّشِیْدِ الْجَوْنْپُوْرِیْ اَلْمَدْفُوْنُ بِلَکْھَنَؤ وَالشَّیْخُ وَجِیْہُ الدِّیْنِ الدِّھْلَوِیْ وَمَوْلَانَا غُلَام مُحَمَّدُعُمَر الشَّمْسَ آبَادِیْ وَمَوْلَانَا غُلَامِ فَرِیْدُ الْمُحَمَّد آبَادِیْ وَمَوْلَانَا مُحَمَّد الْمَالِکِی التِّلْمَسَانِیْ وَالسَّیِّدُ شَاکِرُ اللّٰہِ السِّنْدَوْلَوِیْ وَالشَّیْخُ مُحَمَّدُ حَسَنَ بْنِ غُلَام مُصْطَفٰی وَصِنْوُہٗ مُحَمَّدَوَلِیْ وَالشَّیْخُ أَحْمَدُ عَبْدِ الْحَقِّ بْنِ مُحَمَّد سَعِیْد وَوَلَدُہٗ مَلِکُ الْعُلَمَاءِ عَبْدُ الْعَلِیْ مُحَمَّد وَخَلْقٌ کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ۔

تُوُفِّیَ یَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ لِثَمَانٍ خُلُوْنٍ عَنْ جَمَادَی الْاُوْلٰی سَنَۃَ ۱۱۶۱ھ فِیْ حَصَاۃِ الثَّمَانَۃِ وَقَدْ جَاوَزَ سَبْعِیْنَ سَنَۃً ۔

(نزهة الخواطر للشيخ عبدالحی الحسنی)

ترجمہ:– ان کے تلامذہ یوں تو بہت ہیں لیکن خاص تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں۔ سید کمال الدین عظیم آبادی، سید ظریف عظیم آبادی، علامہ کمال الدین فتح پوری، شیخ غلام محمد برہان پوری، مولانا حقانی ٹانڈوی، شیخ عبداللہ امیٹھوی، شیخ احمد بن غلام نقشبند لکھنوی، حمد اللہ بن شکر اللہ سندیلوی، شیخ عبدالرشید جونپوری (مدفون لکھنؤ) شیخ وجیہ الدین دہلوی، مولانا غلام محمد عمر شمش آبادی، مولانا غلام فرید محمد آبادی، مولانا محمد مالکی تلسمانی، سید شاکر اللہ سندولوی، شیخ محمد حسن بن غلام مصطفیٰ اور ان کے بھائی محمد ولی، شیخ احمد عبدالحق بن محمد سعید، اور ان کے صاحبزادے ملک العلماء عبد العلی محمد اور بہت سے دوسرے لوگ ہیں۔

۸ر جمادی الاولیٰ ۱۱۶۱ھ بروز بدھ کو مثانہ کے مرض میں وفات ہوئی، ستر سال سے زائد عمر پائی۔



مِنَ الشَّنْقِ إِلَى النَّفْيِ
پھانسی سے جلاوطنی تک

حل لغات: شَنْق: پھانسی دینا (ن)۔ نَفْي: باہر نکالنا، جلاوطن کرنا، انکار۔ مُلامحة: دزدیدہ نگاہوں سے دیکھنا۔ مؤامرة: سازش، ریشہ دوانی (ج) مؤامرات۔ دبّر: چال چلنا، تدبیر کرنا۔ رمزيّة: علامتی۔ وشاية: شکایت کرنا، چغلی لگانا (ض)۔ عثر على: مطلع ہونا، واقف ہونا، پتہ چلنا (ن)۔ غصّ المكان: بھرنا، کھچاکھچ بھرنا۔ شخص: چڑھنا، بلند ہونا، چمکنا (ف)۔ ربيب: سوتیلا لڑکا، باپ۔ سَليل: نسل۔ إعدام: پھانسی دینا، سزائے موت۔ منهل: چشمہ آب (ج) مناهل۔

فِی الْيَوْمِ الثَّانِي مِنْ شَهْرِ مَايُو سَنَةَ ١٨٦٤م جَلَسَ أَيدُوَرْدس الْقَاضِي الْإِنْكِلِيزِيُّ عَلَى كُرْسِيِّ فِي مَحْكَمَةِ أَنْبَالَهْ وَجَلَسَ بِجَنْبِهِ أَرْبَعَةٌ مِنْ وُجَهَاءِ الْبَلَدِ لِيَرَوْا رَأْيَهُمْ فِي الْقَضِيَّةِ، وَوَقَفَ أَمَامَ هَؤُلَاءِ

أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا تَنْطِقُ وُجُوْهُهُمْ وَمَلَامِحُهُمْ بِشَرَفِهِمْ وَبَرَاءَتِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ مِنْ كِبَارِ الْجُنَاةِ وَالْمُجْرِمِيْنَ، فَإِنَّهُ يُقَالُ إِنَّهُمْ دَبَّرُوْا مُؤَامَرَةً ضِدَّ الْحُكُوْمَةِ الْإِنْكِلِيْزِيَّةِ فِي الْهِنْدِ، وَكَانُوا يُسَاعِدُوْنَ أَنْصَارَ السَّيِّدِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ عِرْفَانَ الشَّهِيْدِ وَالْمُجَاهِدِ الْجَلِيْلِ الشَّيْخِ إِسْمٰعِيْلَ عَلٰى حُدُوْدِ أَفْغَانِسْتَان بِالْمَالِ وَالرِّجَالِ يُرْسِلُوْنَهَا سِرًّا مِنْ دَاخِلِ الْبِلَادِ بِحِكْمَةٍ عَجِيْبَةٍ، وَكَانُوْا وَضَعُوا لِمُرَاسَلَاتِهِمْ لُغَةً رَمْزِيَّةً وَكَانُوْا يَجْمَعُوْنَ إِعَانَاتٍ مِنْ رِعَايَا الْإِنْكِلِيْزِ أَنْفُسِهِمْ وَيُرْسِلُوْنَهَا إِلٰى مَرْكَزِ الثَّوْرَةِ، عَثَرَتْ عَلٰى ذٰلِكَ الْحُكُوْمَةُ بِوِشَايَةِ جُنْدِيٍّ مُسْلِمٍ فِي جُنُوْدِ الْإِنْكِلِيْزِ وَأُسْرَتِهِمْ فِي بَتْنَهْ وَتَهَانِيسر وَلَاهُور وَحَاكِمَتِهِمْ، وَهٰذَا يَوْمٌ يَصْدُرُ فِيْهِ الْحُكْمُ عَلَيْهِمْ۔

ترجمہ:— ۲ر مئی ۱۸۶۴ء کو انگریزی جج "ایڈورڈس" انبالہ کی عدالت میں کرسیٔ عدالت پر بیٹھا اور اس کے بغل میں چار سرداران شہر بیٹھے اس کا فیصلہ دیکھنے کے لئے، ان کے سامنے گیارہ آدمی کھڑے تھے جن کے چہروں اور آنکھوں سے شرافت اور خودداری نمودار تھی لیکن وہ ان کی نظر میں بڑے مجرم تھے کیوں کہ ان کے بارے میں کہا گیا کہ انہوں نے ہندوستان میں انگریزی حکومت کے خلاف سازش رچی ہے اور انہوں نے افغانستان کی سرحد پر سید امام احمد بن عرفان شہید اور مجاہد جلیل شیخ اسمٰعیل شہید کی مدد میں مال اور آدمیوں سے ان کی مدد کی ہے اور انہیں عجیب حکمت سے چپکے چپکے ملک سے باہر بھیجا ہے، اور ان سے خط و کتابت کے لئے اشارتی زبان ایجاد کی ہے اور انہوں نے از خود انگریز عوام سے امداد لے کر اسے مرکز انقلاب بھیجا ہے۔ حکومت ایک مسلم فوجی نوجوان کی شکایت کی وجہ سے واقف ہو گئی جو انگریز کی فوج میں تھا اور اس کے خاندان والے پٹنہ، تھانیسر، لاہور میں مقیم تھے، آج ان کے خلاف فیصلہ صادر ہو گا۔

غَصَّتِ الْمَحْكَمَةُ بِالزَّائِرِيْنَ فَقَدْ كَانَتِ الْقَضِيَّةُ حَدِيْثَ الْمَجَالِسِ، وَحَانَ صُدُوْرُ الْحُكْمِ فَشَخَصَتِ الْأَبْصَارُ وَأَصْغَتِ الْآذَانُ وَاضْطَرَبَتِ

الْقُلُوبُ وَخَفَتَتِ الْأَصْوَاتُ ، وَإِذَا بِالْقَاضِي يَتَكَلَّمُ فِي صَوْتِ الْغَضْبَانَ وَيُخَاطِبُ شَاباً جَمِيلاً قَوِياً يَظْهَرُ أَنَّهُ رَبِيبُ نِعْمَةٍ وَسَلِيلُ شَرَفٍ۔

إِنَّكَ يَاجَعْفَرَ رَجلٌ عَاقِلٌ مُتَعَلِّمٌ وَلَكَ مَعْرِفَةٌ حَسَنَةٌ بِقَانُونِ الدَّوْلَةِ وَأَنْتَ عُمْدَةُ بلدك وَمِنْ سَرَّاتِهِ ، وَلٰكِنَّكَ بَذَلْتَ عَقْلَكَ وَعِلْمَكَ فِي الْمُؤَامَرَةِ وَالثَّوْرَةِ عَلَى الْحُكُومَةِ وَكُنْتَ وَاسِطَةً فِي اِنْتِقَالِ الْمَالِ وَالرِّجَالِ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَرْكَزِ الثُّوَّارِ ، وَلَمْ تَزِدْ إِلَّا أَنْ جَحَدْتَ وَعَانَدْتَ ، وَلَمْ تَثْبُتْ أَنَّكَ كُنْتَ مُخْلِصاً وَنَاصِحاً لِلدَّوْلَةِ وَهَا أَنَاذَا أَحْكُمُ عَلَيْكَ بِالْإِعْدَامِ وَمُصَادَرَةِ جَمِيعِ مَاتَمْلِكُ مِنْ مَالٍ وَعِقَارٍ ، وَلَايُسَلَّمُ جَسَدُكَ بَعْدَ الشَّنْقِ إِلَى وَرَثَتِكَ بَلْ يُدْفَنُ فِي مَقْبَرَةِ الْأَشْقِيَاءِ بِكُلِّ مَهَانَةٍ وَسَأَكُونُ سَعِيْداً مَسْرُوراً حِيْنَ أَرَاكَ مُعَلَّقاً مَشْنُوقاً۔

ترجمہ:- عدالت دیکھنے والوں سے بھر گئی کیوں کہ معاملہ بالکل نیا تھا، حکم صادر ہونے لگا تو آنکھیں چمکنے لگیں، کان لگ گئے ، دل پریشان ہو گئے ، آوازیں پست ہو گئیں اور جج غصہ میں بول رہا تھا اور ایک خوبصورت قوی نوجوان کو مخاطب کئے ہوئے تھا ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ وہ ربیب النعمت اور شریف النسل ہے۔

"اے جعفر تو ایک عقل مند انسان اور متعلم ہے اور تم حکومت کے قوانین سے واقف ہو اور تم اپنے شہر کے سردار اور بڑے آدمی ہو، لیکن تم نے اپنی عقل اور اپنے علم کو حکومت کے خلاف سازش اور انقلاب میں لگا دیا ہے۔ تو مال اور افراد کو ہندوستان سے انقلاب کے مرکز کی طرف منتقل کرنے میں واسطہ بنا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تم نے عناد و سرکشی کی بنیاد پر ایسا کیا، اور تو حکومت کا مخلص اور خیر خواہ ثابت نہیں ہوا ان ہی وجوہات کی بنیاد پر میں تمہارے لئے پھانسی کا حکم صادر کرتا ہوں، اور ان تمام مال کے جمع کرنے کا جس کا تو مالک ہے مال و جائداد وغیرہ۔ پھانسی کے بعد تمہارے جسم کو تمہارے ورثاء کے حوالے نہیں کیا جائے گا بلکہ شقی و بدبخت لوگوں کی قبرستان میں تم کو دفن کیا جائیگا میں تمہیں پھانسی پر لٹکتا دیکھ کر خوش ہوں گا"۔

اِسْتَمَعَ الشَّابُ فِي سَكِينَةٍ وَوَقَارٍ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ وَلَمْ يَضْطَرِبْ ، وَلَمَّا

انْتَهَىٰ القَاضِىْ مِنْ كَلَامِهِ قَالَ مُحمدجَعْفَر: إِنَّ النُّفُوْسَ وَالْأَرْوَاحَ بِيَدِ اللّٰهِ تَعَالىٰ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَإِنَّكَ أَيُّهَا القَاضِىْ لَاتَمْلِكُ حَيَاةً وَلَامَمَاتًا وَلَاتَدْرِىْ مَنِ السَّابِقُ مِنَّا إِلىٰ مَنْهَلِ المَوْتِ۔

فَوَاللّٰهِ مَاأَدْرِىْ وَإِنِّىْ لَصَادِقٌ
عَلىٰ أَيِّنَا تَغْدُوْا لَمَنِيَّةَ أَوَّلُ

ثَارَ الرَّجُلُ غَضَباً وَجَنَّ جُنُوْنُهُ، وَلٰكِنَّهُ قَدْأَطْلَقَ آخِرَسَهْمٍ مِنْ سِهَامِهِ لَايَمْلِكُ غَيْرَهُ۔

اِسْتَبْشَرَ مُحَمَّدٌ جَعْفَرٌ حِيْنَ صَدَرَعَلَيْهِ الحُكْمُ وَتَهَلَّلَ وَجْهُهُ فَرْحاً وَكَأَنَّمَا تَمَثَّلَتْ لَهُ الجِنَّةُ، وَتَمَثَّلَتْ لَهُ الحُوْرُ وَالقُصُوْرُ، وَتَمَثَّلَ بِبَيْتِ الشَّاعِرِ۔

ترجمہ:—وہ جوان اطمینان وسکون کے ساتھ سنتا رہا، مضطرب و پریشان بالکل نہیں ہوا جب جج اپنی بات پوری کر چکا تو جعفر بولا:۔ بلاشبہ نفوس وارواح اللہ کے قبضے میں ہیں وہی زندہ رکھتاہے اور وہی مارتا ہے۔اے جج! تو کسی کی موت وحیات کامالک نہیں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ہم میں پہلے کون مریگا۔ اللہ کی قسم میں اپنے قول میں سچاہوں کہ، نہیں معلوم کل ہم میں سے پہلے کس کی موت آئے گی۔ جج غصے سے بھڑک اٹھااور جنون طاری ہو گیا لیکن اس نے اپنا آخری تیر چلادیا تھا (پھانسی کا حکم) اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا، جب محمد جعفر کے خلاف حکم صادر ہو گیا تو خوش ہوااور خوشی سے اس کا چہرہ جگمگا اٹھا گویا کہ اس کے سامنے جنت آگئی اور جنت کے حور و محلات سامنے آگئے ،اور شاعر کا مصرعہ سامنے آگیا۔

هٰذَا الَّذِىْ كَانَتِ الْأَيَّامُ تَنْتَظِرُ
ظُيوفٌ لِلّٰهِ أَقْوَامٌ بِمَانَذَرُوْا

قَضَى النَّاسُ العَجَبَ مِمَّارَأَوْا وَدَنَاإِلىٰ مُحَمَّدٍ جَعْفَرَ ضَابِطَ إِنْكِلِيْزِىٍّ يُقَالُ لَهُ بَارْسَنْ، وَقَالَ لَهُ: لَمْ أَرَكَاليَوْمِ قَدْ حَكَمَ عَلَيْكَ بِالإِعْدَامِ وَأَنْتَ مَسْرُوْرٌمُسْتَبْشِرٌ قَالَ مُحمدٌ جَعْفَر: وَمَالِى لَاأَفْرَحُ وَلَاأَسْتَبْشِرُ وَقَدْرَزَقَنِى اللّٰهُ الشَّهَادَةَ فِى سَبِيْلِهِ، وَأَنْتَ يَامِسْكِيْنُ لَاتَدْرِىْ حَلَاوَتَهَا۔

ترجمہ:— یہ وہ دن ہے جس کی صدیاں منتظر تھیں جو لوگوں نے نذر کیا وہ پورا ہوا۔ جو کچھ لوگوں نے دیکھا اس سے حیرت و استعجاب میں پڑ گئے۔ ایک انگریزی افسر جس کو "پارسن" کہا جاتا تھا جعفر سے قریب ہوا اور اس سے کہا۔ میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا کہ تمہارے اوپر تو پھانسی کا حکم صادر ہو چکا ہے اور تو خوش و خرم ہے۔ محمد جعفر نے کہا، میں کیوں خوش و خرم نہ ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرمائے گا اے بدنصیب تو اس کی حلاوت سے واقف نہیں۔

وَحَكَمَ الْقَاضِيُ عَلٰى رَجُلَيْنِ آخَرَيْنِ بِالْإِعْدَامِ أَحَدُهُمَا شَيْخٌ تَلُوحُ عَلَيْهِ سِيْمَا الصَّالِحِيْنَ وَآيَةَ الْعَابِدِيْنَ قَدْتَلَقَّى النَّبَأَ فِي سُرُوْرٍ وَشُكْرٍ وَهُوَ مَوْلَانَايَحْيٰ عَلِيَ الصَّادِقْپُوْرِيُ أَمِيْرُ هٰذِهِ الْجَمَاعَةِ، وَالآخَرُ شَابٌّ يَظْهَرُ أَنَّهُ مِنَ الأَغْنِيَاءِ وَالتُّجَّارِ الْكِبَارِ وَأَنَّ أَصْلَهُ مِنْ بَنْجَابَ وَهُوَ الْحَاجُّ مُحَمَّدُ شَفِيْعَ، وَحَكَمَ عَلَى الثَّمَانِيَةِ الْبَاقِيَةِ بِالنَّفْيِ الْمُؤَبَّدِ۔

ترجمہ:— جج نے اس کے علاوہ اور دوسرے دو آدمیوں کے لئے پھانسی کا حکم دیا ان میں سے ایک ضعیف العمر تھے جن پر صالحین کے آثار نمایاں تھے اور وہ عابدین کی نشانی تھے جب انہیں خبر ملی تو خوش تھے اور شکر خداوندی میں رطب اللسان تھے، وہ شیخ اس جماعت کے امیر مولانا یحیٰ علی صادق پوری تھے دوسرے وہ جوان جو بڑے تاجر اور مالداروں میں سے معلوم ہو رہے تھے، وہ حاجی محمد شفیع صاحبؒ تھے جو اصلاً پنجاب کے رہنے والے تھے اور باقی آٹھ پر ہمیشہ ہمیش کی جلاوطنی کا حکم صادر کیا۔

سَمِعَ النَّاسُ الْمُجْتَمِعُوْنَالْحُكْمَ فِي حُزْنٍ وَأَسَفٍ شَدِيْدٍ وَفَاضَتِ الْعُيُوْنُ وَسَالَتِ الدُّمُوْعُ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ عَلٰى جَانِبَيِ الشَّارِعِ إِلَى السِّجْنِ يَنْظُرُوْنَ إِلٰى هٰؤُلَاءِ الْبُؤَسَاءِ وَيَرْثُوْنَ لَهُمْ۔

وَوَصَلُوا إِلَى السِّجْنِ وَنُزِعَتْ ثِيَابُهُمْ وَأُلْبِسُوا ثِيَابَ الْمُجْرِمِيْنَ، وَسُجِنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الثَّلَاثَةِ فِي حُجْرَةٍ ضَيِّقَةٍ مُظْلِمَةٍ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا الْهَوَاءُ وَلَا يَنْفُذُ فِيْهَا النُّوْرُ وَبَاتُوا فِيْهَا فِي حَرٍّ شَدِيْدٍ بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ قَوْمٌ وَجَاءَتْ بُكْرَةً بِرُقْيَةٍ تَسْمَحُ لَهُمْ بِالْمَبِيْتِ فِي الْمَيْدَانِ۔

ترجمہ:- جمع ہوئے لوگ فیصلہ سن کر سخت حزن وملال میں پڑ گئے اور آنسو جاری ہو گئے قید خانہ کی سڑک کے دونوں طرف مرد وعورت جمع ہو گئے اور ان مظلوموں کو دیکھ کر آہ وبکا کرنے لگے۔جب وہ قید خانہ پہونچے تو کپڑے اتار کر انہیں مجرموں کا لباس پہنادیا اور تینوں میں سے ہر ایک کو ایک ایسے تنگ و تاریک کمرے میں قید کر دیا جس میں نہ تو ہوا داخل ہوتی اور نہ ہی روشنی ہوتی اور سخت گرمی کی حالت میں سخت رات گذارتے صبح کو ایک ٹیلیگرام آیا جس میں رات میدان میں گذارنے کی اجازت دی گئی تھی۔

وَفِي النَّهَارِ أُعِيدُوا إِلىٰ حُجُرَاتِهِمِ الضَّيِّقَةِ ،وَكَانَ لَايُمكِنُ لِأَحَدٍ أَنْ يَعِيشَ فِيْ مَثَلِ هٰذِهِ الحُجْرَةِ الضَّيِّقَةِ مُدَّةَ أُسْبُوعٍ ،فَفَتَحَ بَابُهَا وَعُيِّنَ جُنْدِيٌّ لِيَحْرُسَ هٰؤُلَاءِ الجُنُودَ أَكْثَرُهُمْ مِنَ الْكُفَّارِ فَكَانَ مَوْلَوِيْ يَحْيٰ عَلٰى يَغْتَنِمُ الفُرْصَةَ وَيَأْتَسِي بِأُسْوَةِ يُوسُفَ الصِّدِّيقِ عَلَيْهِ السَّلام وَيُخَاطِبَ الحَارِسَ وَيَقُولُ:أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَم اللهُ الوَاحِدُ القَهَّارُ ،فَيَظِلَّ الرَّجُلُ بَاكِياً فَإِذَا نُقِلَ مِنْ مَكَانِهِ حَزِنَ حُزْناً شَدِيداً۔

ترجمہ:- دن میں پھر ان تنگ و تاریک کمروں میں لوٹا دیئے جاتے حالانکہ ان تنگ کمروں میں کوئی ایک ہفتہ رہنے پر قادر نہیں، کمرے کا دروازہ کھولا جاتا اور ان کی نگرانی و نگہبانی کے لئے لشکر کو تعینات کر دیا جاتا ان لشکروں میں اکثر کفار ہوا کرتے تھے، تو مولوی یحی علیؒ موقع کو غنیمت سمجھ کر یوسف علیہ السلام کے اسوہ پر عمل پیرا ہوتے چوکیدار سے مخاطب ہوتے اور کہتے ’’أأرباب متفرقون خیرام الله الواحد القهار‘‘ (کیا بہت سے رب بہتر ہیں یا ایک اللہ جو اکیلا اور قہار ہے) تو آدمی رونے لگتا اور جب وہاں منتقل کر دیا جاتا تو سخت غمگین ہوتا۔

وَهٰكَذَا غَرَسَ الشَّيْخُ فِيْ قُلُوبِ كَثِيرٍ مِنْ أَصْحَابِ السِّجْنِ عَقِيْدَةَ التَّوْحِيْدِ وَبَذَرَفِيهَا بُذُورَ الإِيْمَانِ وَكَمْ مِنْ رِجَالٍ أَسْلَمُوا ،وَكَمْ مِنْ نَاسٍ تَابُوا، وَكَانَ الشَّيْخُ لَايُضَيِّعُ فُرْصَةً، فَإِذَا صَادَفَ أَحَداً أَمَرَهُ

بِالمَعْرُوْفِ وَنَهاهُ عَنِ المُنكَرِ.

وَبَدأَ زَبانِيَةُ السِّجنِ يَضَعُونَ لِهٰؤلاءِ حَبْلًا وَعُوداً لِلشَّنْقِ عَلٰى مَرأيٍ مِنْهُمْ وَمَسْمَعٍ، وَهٰؤُلاءِ يَرَوْنَ كُلَّ ذٰلِكَ مُطمَئِنِّيْنَ لاَ خَوْفٌ عَلَيهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

أَمَّا مَوْلانا يَحْيٰ عَلِيْ فَهُوَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ فَرِحاً كَأَنَّهُ مِنْ شَوقِ الجَنَّةِ فِي الجَنَّةِ وَمِنْ اِنْتِظَارِ النَّعِيْمِ فِي النَّعِيْمِ يَنْشُدُ الأَبْيَاتَ فِي حَنِيْنٍ وَوَجْدٍ، وَيَتَمثَّلُ بِمَا قَالَ سَيِّدُنَا خُبَيبُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِندَ شَنْقِهِ.

وَلَسْتُ أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِماً
عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ فِي اللّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الاِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شَلْوٍ مُمَزَّعٍ

وَكَذٰلِكَ رِفْقَتَهُ، وُجُوهٌ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ وَنُفُوسٌ هَادِئَةٌ مُطْمَئِنَّةٌ وَقُلُوبٌ رَاضِيَةٌ مَسْرُورَةٌ، خُشُوعٌ فِي الصَّلاةِ وَعِبَادَةٌ فِي نَشَاطٍ وَذِكْرٍ وَتَسْبِيْحٍ وَتِلاوَةِ آيَاتٍ وَحَنِيْنٍ وَوَجْدٍ وَإِنْشَادِ أَبْيَاتٍ.

ترجمہ:۔اسی طرح شیخ نے بہت سے قیدی ساتھیوں کے دلوں میں عقیدۂ توحید ڈالا اور ان میں ایمان کی روشنی ڈالی بہتوں نے اسلام قبول کیا اور بہت سے تائب ہوئے، شیخ ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتے تھے جب کوئی ملتا تو بھلائی کا حکم دیتے اور منکرات سے روکتے ۔قید خانہ میں ملازموں نے رسی اور لکڑی پھانسی کے لئے ان کی آنکھوں اور کانوں کے سامنے ڈالنا شروع کیا اور یہ اسے باطمینان دیکھتے رہے نہ ان پر خوف طاری تھا اور نہ ہی حزن وملال۔ بہرحال مولانا یحیٰ علیؒ تو وہ بہت زیادہ خوش تھے گویا کہ وہ جنت کے مشتاق اور اس کے انتظار میں تھے۔خوشی ومسرت میں اشعار پڑھ رہے تھے اور سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے جو اپنی پھانسی کے وقت کہا تھا اس کو دہرا رہے تھے۔"ولست ابالی حین اقتل مسلما" مجھے کوئی پرواہ نہیں جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں، اور اللہ کے راستے میں میرا جو بھی انجام ہو اور یہ اللہ کی راہ میں، اور اگر وہ چاہے تو برکت بھی دے۔ایسے ہی

ان کے ساتھی تھے انکے چہرے خوش وخرم اور نفوس مطمئن قلوب خوش نماز میں خشوع وخضوع عبادت میں نشاط، ذکر واذکار، تسبیح وتلاوت، خوشی ومسرت اور اشعار پڑھنے میں مگن رہتے۔



مِنَ الشَّنْقِ إِلَى النَّفْيِ (۲)

پھانسی سے جلاوطنی تک

حل لغات: عتبة: چوکھٹ، آستانہ (ج) عَتَبٌ و عَتَبَاتٌ۔ قَصَّ: قینچی سے کترنا، ناخن وغیرہ کاٹنا (ن)۔ انعکس: اثرانداز ہونا۔ ثورة: انقلاب، جوش بغاوت (ج) ثورات۔ نزع: زائل کرنا، برخاست کرنا، نکالنا (س)۔ عفاف: پاکدامنی۔ صادف: اچانک ہونا، اتفاقاً ہونا۔

مَاتَ الْقَاضِي الْإِنْكِلِيزِيُّ الَّذِي حَكَمَ عَلَى هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ بِالْإِعْدَامِ فَجَأَةً عَلَى إِثْرِ الْحُكْمِ وَجُنَّ الضَّابِطُ الْإِنْكِلِيزِيُّ بَارْسَن الَّذِي أَلْقَى الْقَبْضَ عَلَى مُحَمَّد جَعْفَر وَضَرَبَهُ يَوْماً مِنَ السَّاعَةِ الثَّامِنَةِ صَبَاحاً إِلَى السَّاعَةِ الثَّامِنَةِ مَسَاءً وَمَاتَ فِي جُنُوْنِهِ شَرَّ مِيْتَةٍ، فَكَانَ كَمَا أَنْذَرَ مُحَمَّد جَعْفَر، وَرُبَّ أَغْبَرَ أَشْعَثَ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ.

ترجمہ:— انگریز جج جس نے ان تینوں پر پھانسی کا حکم صادر کیا تھا اچانک اس فیصلہ کے بعد مر گیا اور جس انگریز افسر "بارسن" نے محمد جعفر کو قید خانہ میں ڈالا تھا اور ایک دن صبح آٹھ بجے سے لے کر شام آٹھ بجے تک مارا تھا اس پر جنون طاری ہو گیا اور اپنے اس جنون میں بُری موت مرا اور ایسا ہی ہوا جیسا محمد جعفر نے دھمکی دی تھی "بعض پراگندہ و پریشان حال شخص اگر اللہ پر قسم کھائے تو خدا اسے پورا کر دیتا ہے۔

وَكَانَ يَدْخُلُ إِلَى السِّجْنِ كَثِيْرٌ مِنَ الْإِنْكِلِيْزِ وَالْإِفْرِنْجِيَّاتِ يَتَفَرَّجُوْنَ عَلَى هٰؤُلَاءِ السُّجَنَاءِ وَيَشْمَتُوْنَ بِمَصِيْرِ الْأَعْدَاءِ وَكَانُوْا يَقْضُوْنَ الْعَجَبَ مِنْ سُرُوْرِهِمْ وَنَشَاطِهِمْ وَيَسْأَلُوْنَهُمْ لِمَاذَا لَا تَحْزَنُوْنَ يَا هٰؤُلَاءِ

وَأَنْتُمْ عَلَىٰ عَتَبَةِ الْمَوْتِ وَعَلَىٰ مَوْعِدٍ مِنَ الشَّنْقِ؟ فَيُجِيبُونَهُمْ: هٰذَا لِأَجْلِ الشَّهَادَةِ الَّتِيْ لَيْسَ فَوْقَهَا نِعْمَةٌ وَسَعَادَةٌ۔

وَيَرْجِعُوْنَ إِلَى الْحُكَّامِ الْإِنْكِلِيْزِ وَيُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا رَأَوْا وَبِمَا سَمِعُوْا فَيَزْدَادُوْنَ غَيْظاً عَلىٰ غَيْظٍ وَلٰكِنَّ مَاذَا يَصْنَعُوْنَ؟ إِنَّهُمْ إِذَا أَطْلَقُوْهُمْ فَقَدْ أَطْلَقُوْا أَعْدَاءً قَدْ ثَارُوْا عَلَى الدَّوْلَةِ وَإِنَّهُمْ سَيَرْجِعُوْنَ إِلىٰ ذٰلِكَ، وَإِذَا شَنَقُوْهُمْ وَقَتَلُوْهُمْ فَقَدْ بَلَّغُوْهُمْ أَمَلَهُمْ وَاجْتَهَدُوْا فِي سُرُوْرِهِمْ۔

ترجمہ:- بہت سے انگریز مرد اور انگریز عورتیں قید خانہ جاتے اور ان قیدیوں کو دیکھتے اور دشمنوں کے انجام سے خوش ہوتے، وہ ان کی خوشی اور چستی کو دیکھ کر تعجب میں پڑ جاتے اور پوچھتے تم غمگین کیوں نہیں ہو حالانکہ تم موت کے دہانے پر کھڑے اور پھانسی دئے جانے والے ہو؟ تو وہ جواب دیتے شہادت کی وجہ سے کیوں کہ اس سے بڑی کوئی نعمت اور کوئی سعادت نہیں۔ انگریزی حکمراں کے پاس لوٹتے جو دیکھتے اور سنتے ان سے بیان کرتے تو وہ اور زیادہ غصہ ہوتے، لیکن کیا کریں؟ کیوں کہ جب ان کو آزاد کر دیا جائے تو دشمن کو آزاد کرنا ہوا اور وہ حکومت پر ٹوٹ پڑیں اور وہ ایسا کر بھی کر سکتے ہیں، اور جب ان کو پھانسی دے دی جائے اور انہیں قتل کر دیا جائے تو وہ اپنے مقاصد کو حاصل کر لیں گے اور خوش ہوں گے۔

قَدْ عَزَّ عَلَى الْإِنْكِلِيْزِ كُلُّ ذٰلِكَ وَلَمْ تَطِبْ أَنْفُسُهُمْ بِهٖ، فَكَّرُوْا فِي الْقَضِيَّةِ وَفَكَّرُوْا وَفَكَّرُوْا وَوَجَدُوْا طَرِيْقاً وَسَطاً بَيْنَ الْقَتْلِ وَالْإِطْلَاقِ، وَالْإِنْكِلِيْزُ أُمَّةٌ قَانُوْنِيَّةٌ ذَكِيَّةٌ۔

فِيْ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ جَاءَ حَاكِمُ الْمَدِيْنَةِ الْإِنْكِلِيْزِيُّ إِلىٰ السِّجْنِ وَتَلَا عَلَى الثَّلَاثَةِ الْمَحْكُوْمِيْنَ عَلَيْهِمْ بِالْإِعْدَامِ حُكْمَ مَحْكَمَةِ الْاِسْتِئْنَافِ

وَإِنَّكُمْ أَيُّهَا الثُّوَّارُ تُحِبُّوْنَ الشَّنْقَ وَتَعُدُّوْنَهُ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا نُرِيْدُ أَنْ نُبَلِّغَكُمْ أَمَلَكُمْ، وَنُدْخِلَ عَلَيْكُمُ السُّرُوْرَ، فَنَنْسَخُ حُكْمَ الْإِعْدَامِ وَنَحْكُمُ عَلَيْكُمْ بِالنَّفْيِ الْمُؤَبَّدِ إِلىٰ جَزَائِرِ سَيْلَانَ۔

ترجمہ:- یہ سب انگریز پر شاق گذرااور دل مطمئن نہیں ہوا فیصلہ میں انہوں نے خوب غور و فکر کیا قتل اور آزادی کے درمیان ایک راستہ اختیار کیا انگریز ایک قانون ساز قوم ہوتی ہے ۔ایک دن شہر کاوالی قید خانہ آیااور تینوں قیدیوں کو پھانسی کا حکم سنایا عدالت نے فیصلہ کیاتھا۔"اے سازش رچنے والو تم پھانسی چاہتے ہواور اللہ کے راستے میں شہادت کی موت چاہتے ہو اور ہم نہیں چاہتے کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہواور تم خوش ہواس لئے پھانسی کا حکم منسوخ کیا جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے جزائر سیلون کی طرف جلاوطن کرنے کا حکم صادر کرتے ہیں"۔

وَهُنَا قَصَّتْ لِحَاهُمْ وَشَعَرَ رُؤُسِهِمْ ،وَكَانَ مَوْلَانَا يَحْيٰ عَلِيْ يَرْفَعُ الشَّعَرَ وَيُخَاطِبُ لِحْيَتَهُ الْمَقْصُوصَةَ وَيَقُوْلُ: وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَالَقِيْتِ وَشَنَّقَ إِنْكِلِيْزِيٌ بِحَبْلٍ وَعُوْدٍ قَدْأَعَدَّ لِأُوْلٰئِكَ الْمُسْلِمِيْنَ فَانْعَكَسَتِ الْقَضِيَّةُ.

ترجمہ:-وہاں ان کی ڈاڑھیاں اور سر کے بال تراش دیئے گئے اور مولانا یحییٰ علی اپنی کٹی ہوئی ڈاڑھی کو اٹھا کر اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگے ۔تجھے اللہ کے راستے میں یہ بھگتنا پڑا۔ایک انگریز کو اسی رسی اور لکڑی سے پھانسی دے دی گئی جس کو انہوں نے ان مسلمانوں کے لئے تیار کرر کھا تھا تو معاملہ الٹا ہو گیا۔

وَأُمِرَ الْمَسْجُوْنُوْنَ بِالْاِشْتِغَالِ بِأَعْمَالٍ شَاقَّةٍ،وَأُمِرَ مَوْلَانَا يَحيٰ عَلِيْ بِنَزْعِ الدِّلَاءِ مِنْ بِئْرٍ، وَكَانَتْ كَبِيْرَةً وَثَقِيْلَةً لَايَنْزِعُهَا الشُّبَّانُ الْأَقْوِيَاءُ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ،وَالْأُسْتَاذُ شَيْخٌ ضَعِيْفٌ ،وَكَانَ الْيَوْمُ صَائِفاً شَدِيْدَ الْحَرِّ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فِيْ بَوْلِهِ وَلٰكِنَّهُ اِسْتَمَرَّ فِي شُغْلِهِ صَابِراً مُحْتَسِباً لَايَشْكُوْ وَلَايَئِنُّ،ثُمَّ نُقِلَ إِلٰى عَمَلٍ سَهْلٍ،فَكَانَ يَقُوْمُ بِهِ بِأَمَانَةٍ وَنَصِيْحَةٍ،وَيُوْصِى الْمَسْجُوْنِيْنَ الْآخِرِيْنَ بِذٰلِكَ أَيْضاً وَيَقُوْلُ لَهُمْ :إِذَا كُنْتُمْ تَتَمَتَّعُوْنَ هُنَا بِطَعَامٍ وَلِبَاسٍ فَمَا بَالَكُمْ لَاتُؤَدُّوْنَ وَظِيْفَتَكُمْ بِأَمَانَةٍ وَنَصِيْحَةٍ.

وَلَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ فِى السِّجْنِ آمِراً بِالْمَعْرُوْفِ نَاهِياً عَنِ الْمُنْكَرِ وَدَاعِياً إِلَى اللّٰهِ وَاعِظاً مُرْشِداً، فَتَابَ كَثِيْرٌ مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَأَنَابُوْا إِلَى اللّٰهِ.

ترجمہ:- اس لئے قیدیوں کو مشکل ترین کام میں مشغول رہنے کا حکم دیا، مولانا یحییٰ علی کو کنویں سے بالٹی کھینچنے کا حکم دیا، جو بالٹی بہت بڑی اور بہت بھاری تھی، جسے طاقتور نوجوان بھی بڑی مشقتوں ہی سے کھینچ سکتا ہے حالانکہ حضرت والا نحیف و کمزور تھے، اور گرمی کا موسم تھا اور سخت گرمی تھی اس بالٹی کو کھینچنے کی وجہ سے پیشاب کے راستے سے خون جاری ہو گیا لیکن صبر و تحمل کے ساتھ مستقل اپنے کام میں لگے رہے نہ کسی سے شکایت کی اور نہ ہی اظہار کیا، تو پھر آسان کام سپرد کیا گیا تو اسے ذمہ داری اور امانت سمجھ کر انجام دیتے اور دوسرے قیدیوں کو بھی اس کی نصیحت کرتے اور کہتے، جب تم یہاں کھانے اور لباس سے فائدہ اٹھا رہے ہو تو اپنی ذمہ داری کو امانت داری کے ساتھ کیوں پورا نہیں کرو گے۔ شیخ محترم قید خانہ میں مستقل امر بالمعروف و نہی عن المنکر دعوت الی اللہ اور وعظ و نصیحت کرتے رہے، بہت سے مجرموں نے توبہ کی اور اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

وَنَقَلَ الشَّيْخُ مِنْ اِنْبَالَهْ اِلٰى لَاهُوْرَ وَأَقَامَ فِي سِجْنِهِ عَاماً كَامِلاً، وَكَانَ هُنَا لِكَ الْجُنَاةُ وَاللُّصُوصُ وَقُطَّاعُ الطَّرِيْقِ وَالْفُسَّاقُ، فَكَانَ يُقَبِّحُ لَهُمُ الْجِنَايَاتِ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَيُزَيِّنُ لَهُمُ الدِّيْنَ وَالتَّقْوٰى وَالْعَفَافَ، وَيَحُثُّهُمْ عَلَى الطَّاعَةِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ وَإِصْلَاحِ الْحَالِ وَيَدْعُوْهُمْ إِلَى التَّوْحِيْدِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَيُحَذِّرُهُمْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ وَنِقْمَتِهِ فَتَابَ كَثِيْرٌ مِنَ اللُّصُوصِ وَقُطَّاعِ الطَّرِيْقِ، وَحَسُنَ حَالُهُمْ وَأَخْلَصُوا لِلّٰهِ الدِّيْنَ وَتَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ۔

ترجمہ:- شیخ محترم انبالہ سے لاہور منتقل کر دیئے گئے، پورے ایک سال قید میں رہے وہاں مجرم، چور، ڈاکو اور فاسق و فاجر لوگ تھے، تو انہوں نے ان سے برائی، فسق و عصیان نکال کر انہیں دین و تقویٰ اور پاکدامنی سے مزین کیا، انہیں اطاعت خداوندی، توبہ اور انابت الی اللہ اور درستگی حال پر ابھارتے رہے، انہیں توحید کی دعوت، صوم و صلاۃ کی پابندی کی تلقین کرتے رہے اور عذاب خداوندی سے ڈراتے رہے تو بہت سے چوروں، ڈاکوؤں نے توبہ کی اور اپنے حالات سدھارے دین خداوندی کے مخلص

ہو گئے اور توبہ کی اور نماز پڑھنے لگے۔

وَكَانَ مِنْ هٰؤُلَاءِ رَجُلٌ مِنْ بَلُوجِسْتَانَ وَكَانَ شَدِيْدُ الْبَطْشِ جَبَّاراً وَقَدْسَطَا بِخَدَمِ السِّجْنِ مِرَاراً وَضَرَبَهُمْ بِسَلَاسِلِهِ وَكَانَ لَا يَقُوْمُ بِأَعْمَالِهٖ وَوَظَائِفِهٖ وَقَدْعُوْقِبَ عِقَاباً شَدِيْداً فَلَمْ يَتُبْ وَلَمْ يَكُنْ، وَقَدْيَئِسَ مِنْهُ زَبَانِيَةُ السِّجْنِ وَقَطَعُوْا مِنْهُ الرَّجَاءَ، وَصَادَفَ مَبِيْتُهٗ مَرَّةً بِالْقُرْبِ مِنَ الشَّيْخِ وَأَثَّرَ كَلَامُهٗ فِيْ قَلْبِهٖ فَحَسُنَ حَالُهٗ وَصَارَ يُؤَدِّيْ وَظِيْفَةً وَفُكَّتْ سَلَاسِلُهٗ وَأَغْلَالُهٗ فَصَارَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ وَيَبْكِيْ خَوْفاً مِنَ اللّٰهِ وَمَنْ رَآهُ شَهِدَ بِأَنَّهٗ وَلِيٌّ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:—ان میں سے ایک بلوچستان کا رہنے والا تھا، میری طرح جھگڑالو تھا قید خانہ کے ملازموں پر اس نے کئی بار حملہ کیا اور انہیں اپنی زنجیروں سے مارا، اپنی ذمہ داری انجام نہیں دیتا تھا، سخت سے سخت اسے سزائیں دی گئی تو وہ اپنی حرکت سے تائب نہیں ہوا، جیل کے ملازم اس سے مایوس اور ناامید ہو گئے، اچانک ایک مرتبہ اس کی رہائش گاہ شیخ سے قریب ہوئی اور شیخ کے کلام نے اس کے دل میں اثر کیا تو اس کی حالت اچھی ہوئی اور اپنی ذمہ داری انجام دینے لگا اور اس کے طوق و سلاسل کھول دیئے گئے تو وہ پنج وقتہ نماز کی پابندی کرنے لگا اور خوف خداوندی سے رونے لگا جو بھی دیکھتا اللہ کے ولیوں میں ایک ولی ہونے کی شہادت دیتا۔

وَلَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ وَرُفْقَتُهٗ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ سِجْنٍ إِلٰى سِجْنٍ وَمِنْ مَحْبَسٍ إِلٰى مَحْبَسٍ، حَتّٰى وَصَلُوا الثَّامِنَ مِنْ دِيْسَمْبَرْ سَنَةَ ١٨٦٥م إِلٰى بُوْرَتْ بَلْبَرْمِنْ جَزَائِرَ إِنْدَمَانَ وَمَاتَ الشَّيْخُ هُنَا بَعْدَ عَامَيْنِ قَضَاهُمَا فِيْ عِبَادَةٍ وَدِيْنٍ وَدَعْوَةِ الْخَلْقِ إِلَى اللّٰهِ، وَكَانَ ذٰلِكَ لِعِشْرِيْنَ مِنْ فَبْرَايِرْ سَنَةَ ١٨٦٨م۔

أَمَّا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ جَعْفَرَ فَقَدْ صَدَرَ الْحُكْمُ بِالْعَفْوِ عَنْهُ وَإِطْلَاقِهٖ فِي الثَّانِيْ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ يَنَايِرَ سَنَةَ ١٨٨٣م بَعْدَ مَالَبِثَ فِي السِّجْنِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ عَاماً۔

(من إذاهبت ريح الايمان "للمؤلف)

ترجمہ: - شیخ محترم اور ان کے رفقاء برابر ایک جیل سے دوسری جیل اور ایک قید خانہ سے دوسرے قید خانہ میں منتقل کئے جاتے رہے، یہاں تک وہ آٹھ دسمبر ۱۸۶۵ء پورٹ بلیر "جزیرہ انڈمان" پہونچے اور دو سال کے بعد وفات پاگئے ان دو سالوں کو انہوں نے عبادت تبلیغ دین، دعوت الی اللہ میں صرف کیا، ۲۰ر فروری ۱۸۶۸ء کی تاریخ تھی۔ شیخ محمد جعفر ۱۸ سال قید خانہ میں گذارنے کے بعد ۲۲ر جنوری ۱۸۸۳ء کو معافی کا حکم صادر ہوا اور آزاد ہو گئے۔

☆☆☆

اَلشَّيْخُ عَبْدُالْعَزِيْزِ الدِّهْلَوِيُّ

شیخ عبد العزیز دہلوی

حل لغات: - العراق: بیماری کا نام۔ الجذام: ایک قسم کی بیماری۔ البرص: برص ایک قسم کی بیماری۔ رحنو: کا بھائی، جزو ابھائی۔ غبا: انجام، نتیجہ۔ تنشف: جذب ہونا، خشک کرنا۔ سمط: دستر خوان، کھانے کی چیز = ادناس: گندگی، میل، واحد دنس۔ زیف: کھوٹا، جعلی۔ نسیج: کپڑا (ج) انسجۃ۔ غزارۃ: کثرت، فراوانی۔ قریحۃ: عقل، طبیعت (ج) قرائح۔ شقاق: اختلاف، جھگڑا۔

اَلشَّيْخُ الْاِمَامُ الْعَالِمُ الْكَبِيْرُ الْعَلَّامَةُ الْمُحَدِّثُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ وَلِيِّ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْعُمَرِيُّ الدِّهْلَوِيُّ سَيِّدُ عُلَمَائِنَا فِيْ زَمَانِهِ وَ ابْنُ سَيِّدِهِمْ، لَقَّبَهُ بَعْضُهُمْ سِرَاجَ الْهِنْدِ وَبَعْضُهُمْ حُجَّةَ اللّٰهِ.

وُلِدَ لَيْلَةَ الْخَمِيْسِ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ ١١٥٩ھ، حَفِظَ الْقُرْآنَ وَأَخَذَ الْعِلْمَ عَنْ وَالِدِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بَعْضاً وَسَمِعَ بَعْضاً آخَرَ بِالتَّحْقِيْقِ وَالدِّرَايَةِ وَالْفَحْصِ حَتّٰى حَصَلَتْ لَهُ مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ فِي الْعُلُوْمِ، وَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوْهُ إِلٰى جِوَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرِضْوَانِهِ، لَهُ سِتَّ

عَشَرَةَ سَنَةً أَخَذَ عَنِ الشَّيْخِ نُورُ اللهِ الْبُرْهَانُوِی وَالشَّيْخ مُحمّدأمِين الكَشْمِيْرِى، وَأَجَازَهُ الشَّيْخ مُحمد عَاشِق بن عُبَيْد اللهِ الْبَهْلَتِى وَكَانُوا مِنْ أَجِلَّةِ أَصْحَابِ وَالِدِهِ فَاسْتَفَادَ مِنْهُمْ مَافَاتَهُ عَلَى أَبِيْهِ.

ترجمہ:۔ حضرت العلام محدث جلیل عبدالعزیز بن ولی اللہ بن عبدالرحیم عمری دہلویؒ اپنے زمانے کے رئیس العلماء اور ابنِ رئیس العلماء گذرے ہیں بعضوں نے انہیں سراج الہند کے لقب سے ملقب کیا اور بعضوں نے حجۃ اللہ۔

۲۵ر رمضان المبارک ۱۱۵۹ھ جمعرات کی شب میں پیدا ہوئے، قرآن کریم اپنے والد کے پاس حفظ کیا اور علم حاصل کیا بعض چیزیں ان سے پڑھ کر اور بعض سن کر تحقیق و تفحص کے ذریعہ حاصل کیا، یہاں تک کہ علوم میں دسترس حاصل ہو گئی، جب ان کے والدگرامی نے اس دار فانی سے دار باقی کی طرف کوچ کیا (اس وقت آپ کی عمر ۱۶ر سال تھی) تو شیخ نور اللہ برھانپوری اور شیخ محمد امین کشمیری سے تعلیم حاصل کی۔ شیخ محمد عاشق بن عبید اللہ پھلتی نے انہیں خلافت دی، یہ تمام کے تمام ان کے والد مرحوم کے اجل خلفاء میں سے تھے اس لئے انہوں نے ان لوگوں سے وہ چیزیں حاصل کیں جو والد مرحوم سے چھوٹ گئیں تھیں۔

كَانَ رَحِمَهُ اللهُ أَحَدُ أَفْرَادِ الدُّنْيَا بِفَضْلِهِ وَآدَابِهِ وَعِلْمِهِ وَذَكَائِهِ وَفَهْمِهِ وَسُرْعَةِ حِفْظِهِ، اِشْتَغَلَ بِالدَّرْسِ وَالإِفَادَةِ وَلَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَدَرَسَ وَأَفَادَ حَتَّى صَارَ فِي الْهِنْدِ الْعِلْمِ الْمُفْرَدُ، وَتَخَرَّجَ عَلَيْهِ الفُضَلاءَ وَقَصَدَتْهُ الطَّلَبَةُ مِنْ أَغْلَبِ الأَرْجَاءِ وَتَهَافَتُوا عَلَيْهِ تَهَافُتَ الظَّمْآنِ عَلَى المَاءِ، هٰذَا وَقَدْ اعْتَرَتْهُ الأَمْرَاضُ الْمُؤْلِمَةُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ وَعِشْرِيْنَ فَأَدَّتْ إِلَى الْمُرَاقِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَالْعَمِيْ وَنَحْوِ ذٰلِكَ حَتَّى عَدَّ مِنْهَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ مَرَضاً مُفْجِعاً، وَمِنْ ذٰلِكَ السَّبَبِ فَوَّضَ تَوْلِيَةَ التَّدْرِيْسِ فِي مَدْرَسَتِهِ إِلَى صِنْوَيْهِ رَفِيْعُ الدِّيْنِ وَعَبْدُ القَادِرِ، وَمَعَ ذٰلِكَ كَانَ يُدَرِّسُ بِنَفْسِهِ النَّفِيْسَةِ أَيْضاً وَيُصَنِّفُ وَيُفْتِي وَيَعِظُ، وَمَوَاعِظُهُ كَانَتْ مَقْصُورَةً عَلَى حَقَائِقِ التَّنْزِيْلِ فِي كُلِّ أُسْبُوْعٍ يَوْمَ الثُّلاثَاءِ، وَكَانَ فِي آخِرِ عُمْرِهِ

لَایَقْدِرُأَنْ یَقْعُدَفِیْ مَجْلِسٍ سَاعَةً فَیَمْشِیْ بَیْنَ مَدْرَسَتَیْهِ الْقَدِیْمَةِ وَالْجَدِیْدَةِ، وَیَشْتَغِلُ عَلَیْهِ خَلْقٌ کَثِیْرٌ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ فَیُدَرِّسُ وَیُفْتِیْ وَیُرْشِدُ النَّاسَ إِلٰی طَرِیْقِ الْحَقِّ وَکَذٰلِكَ یَمْشِیْ بَیْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَیَذْهَبُ إِلٰی الشَّارِعِ الَّذِیْ بَیْنَ الْمَدْرَسَةِ وَبَیْنَ الْجَامِعِ الْکَبِیْرِ فَیَتَهَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ یَمِیْناً وَشِمَالاً ، وَیَتَرَقَّبُ النَّاسُ قُدُوْمَهُ فِی الطَّرِیْقِ وَیَسْتَفِیْدُوْنَ مِنْهُ فِیْ مُشْکِلَاتِهِمْ، وَمِنَ الْأَمْرَاضِ الْمُؤْلِمَةِ فَقَدَنَ الْإِشْتِهَاءَ إِلٰی حَدٍّ یَقْضِیْ أَیَّاماً وَلَیَالِیَ لَایَذُوْقُ طَعْمَ الْغِذَاءِ حَتّٰی صَارَ الْأَکْلُ غِباً بِطَرِیْقِ النَّوْبَةِ کَالْحُمّٰی۔

ترجمہ:—مرحوم محترم، فضل وکمال، اخلاق و آداب، علم واشغال، زکاوت وفہم اور ادراک میں دنیا کے افراد میں یکتا تھے، درس تدریس میں پندرہ سال کی عمر سے مشغول ہوگئے، اور درس وتدریس انجام دیتے رہے یہاں تک کہ ہندوستان میں ان کی منفرد علمی شخصیت ہوگئی، اور فضلاء ان کے یہاں سے نکلے اکثر گوشے میں طلبہ ان کے پاس آتے اور پانی کے پیاسے کے مانند ان پر ٹوٹ پڑتے، پچیس سال کی عمر میں تکلیف دہ امراض لاحق ہوگئے، مراق، جذام، برص، نابینائی جیسے ۱۴ خطرناک امراض میں انہوں نے زندگی گذاری ان ہی وجوہات کی بنیاد پر اپنے مدرسہ میں تدریسی ذمہ داری اپنے دونوں بھتیجے شاہ رفیع الدینؒ اور شاہ عبد القادرؒ کے سپرد کردی اس کے باوجود خود بھی درس دیتے اور تصنیف وتالیف فتویٰ اور وعظ ونصیحت کا کام انجام دیتے، ہرہفتہ منگل کو حقائق ومعارف قرآن کے موضوع پر مختصر وعظ فرماتے، اپنی عمر کے اخیر میں ایک مجلس میں چند ساعت بیٹھنے پر قادر نہیں رہے تو اپنے دونوں مدرسے قدیم وجدید کے درمیان چلتے رہتے، اور اس وقت میں بہت سے لوگ ان کے پاس جمع ہوتے تو وہ پڑھاتے اور فتویٰ دیتے اور لوگوں کو راہ حق کی رہنمائی کرتے ایسے ہی عصر اور مغرب کے درمیان چلتے رہتے، اس سڑک کی طرف جاتے جو مدرسہ اور جامعہ کے درمیان تھی اور دو آدمی دائیں اور بائیں سہارا دیئے ہوتے، لوگ شیخ کے اس راستے میں آنے کا انتظار کرتے اور ان سے اپنی مشکلات کو حل کرواتے، ان پر خطر امراض کی وجہ سے خواہش بہت حد تک ختم ہو چکی تھی، کھانے کا ذائقہ

دھیرے دھیرے ختم ہوتا گیا، جیسے کہ بخار میں ہوتا ہے۔

وَكَانَ مَعَ هٰذِهِ الأَمْرَاضِ المُؤْلِمَةِ وَالأَسْقَامِ المُفْجِعَةِ لَطِيْفَ الطَّبْعِ حَسَنَ المُحَاضَرَةِ جَمِيْلَ المُذَاكَرَةِ فَصِيْحَ المَنْطِقِ مَلِيْحَ الكَلَامِ ذَا تَوَاضُعٍ وَبَشَاشَةٍ وَتَوَدُّدٍ لَايُمْكِنُ الإِحَاطَةُ بِوَصْفِهِ، وَمَجَالِسَتِه هِيَ نُزْهَةُ الأَذْهَانِ وَالعُقُوْلِ مِمَّالَدَيْهِ مِنَ الأَخْبَارِ الَّتِيْ تُنْشِفُ الأَسْمَاعَ وَالأَشْعَارُ المُهَذَّبَةِ لِلطِّبَاعِ وَالحِكَايَاتِ عَنِ الأَقْطَارِ البَعِيْدَةِ وَأَهْلِهَا وَعَجَائِبِهَا بِحَيْثُ يَظُنُّ السَّامِعُ أَنَّهُ قَدْ عَرَفَهَا بِالشَّهَادَةِ وَلَمْ يَكُنِ الأَمْرُ كَذٰلِكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ غَيْرَ كَلْكَتَه وَلٰكِنَّهُ كَانَ بَاهِرَالذَّكَاءِ قَوِيَّ التَّصَوُّرِ كَثِيْرَ البَحْثِ عَنِ الحَقَائِقِ فَاسْتَفَادَ ذٰلِكَ بِوُفُوْدِأَهْلِ الأَقْطَارِ البَعِيْدَةَ إِلٰى حَضْرَةِ دِهْلِيْ. وَلِأَنَّهُ قَدْ صَنَّفَ النَّاسُ فِي الأَخْبَارِ مُصَنَّفَاتٌ يَسْتَفِيْدُ بِهَا مِمَّايَقْرُبُ مِنَ المُشَاهِدَةِ.

ترجمہ:— ان تکلیف دہ امراض اور خطرناک بیماریوں کے باوجود نرم طبیعت بہترین بیان کرنے والے، اچھے باحث، صاف گو، خوش کن کلام، تواضع وانکساری اور محبت کرنے والے تھے، ان کے اوصاف جمیلہ کا احاطہ کرنا ناممکن ہے اور ان کی یہ مجلسیں ذہن وعقل کے لئے تفریح ہوتیں اور ان کے پاس جو خبریں ہوتیں کان لگا کر سنتے، مہذب اشعار اور دور دراز ملکوں اور اس کے اہالیان کی کہانیاں اور عجائبات اس طور پر کہ سامع یہ تصور کرتا کہ گویا انہوں نے دیکھا ہے حالانکہ معاملہ ایسا نہ ہوتا، وہ کلکتہ کے علاوہ کسی جگہ کو پہچانتے نہیں تھے، دراصل بہت زیادہ ذہین وفطین، مدرک حقائق پر بہت زیادہ مطلع تھے، توان چیزوں کو بہت دور دراز ملکوں سے دہلی آنے والوں سے استفادہ کرتے تھے اور ویسے بھی ان چیزوں کے بارے میں لوگوں نے بہت کچھ لکھا ہے حس سے مشاہدہ قریب کا معلوم ہوتا ہے۔

وَكَانَ النَّاسُ يَقْصُدُوْنَهُ لِيَسْتَفِيْدُوا مِنْ عِلْمِهِ، الأُدَبَاءُ لِيَأْخُذُوْا مِنْ أَدَبِهِ وَيَعْرِضُواعَلَيْهِ أَشْعَارَهُمْ، وَالمَحَاوِيْجُ يَأْتُوْنَهُ لِيَشْفَعَ لَهُمْ عِنْدَ أَرْبَابِ الدُّنْيَا وَيُوَاسِيْهِمْ بِمَايُمْكِنُهُ، وَكَرَمُهُ كَلِمَةُ إِجْمَاعٍ، وَالمَرْضٰى يَلُوْذُوْنَ بِهِ لِمُدَاوَاتِهِمْ، وَأَهْلُ الجِذْبِ وَالسُّلُوْكِ يَأْتُوْنَهُ لِيَقْتَبِسُوا مِنْ

أَشِعَّةِ أَنْوَارِهِ، وَغُرَبَاءُ الدِّيَارِ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ وَالصَّلَاحِ يُنْزِلُهُمْ وَيُحْسِنُ مَثْوَاهُمْ وَيَفْضُلُ عَلَيْهِمْ بِمَا يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْهِ، وَيَسْعىٰ فِي قَضَاءِ أَغْرَاضِهِمْ وَنَيْلِ مَطَالِبِهِمْ، وَإِذَا جَالَسَهُ مُنْحَرِفُ الأَخْلَاقِ أَوْ مَنْ لَهُ فِي المَسَائِلِ الدِّيْنِيَّةِ بَعْضَ شِقَاقٍ جَاءَ مِنْ سِحْرِ بَيَانِهِ بِمَا يُؤَلِّفُ بَيْنَ المَاءِ وَالنَّارِ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الضَّبِّ وَالنُّوْنِ فَلَا يُفَارِقُهُ إِلَّا وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ۔

ترجمہ:۔لوگ ان کی خدمت میں ان کے علم سے مستفید ہونے آتے تھے، اور ادباء ان سے ادب کی تعلیم سیکھنے آتے اور اپنے اشعار ان کی خدمت میں پیش کرتے تھے، ضرورت مند دنیاداروں سے سفارش کروانے آتے، حتی المقدور ان کی امداد کرتے۔ اور بھرپور کلمات سے نوازتے ان کی عنایتیں متفق علیہ تھیں، مریض علاج و معالجہ کے لئے درخواست کرتے اہل اللہ ان کے انوار وتجلیات کی روشنی حاصل کرنے آتے اور ملک کے غریب اہل علم کو بلاتے ان کی عزت واحترام کرتے اور ان کی ضرورتوں کو پورا فرماتے ان کے مقاصد کی تکمیل اور ضرورتوں کو پوری کرتے۔

جب کوئی بداخلاق یا وہ جس کو دینی مسائل میں اختلاف ہوتا مجلس میں آتا تو آگ وپانی کو ایک کردیتے، گوہ اور مچھلی کو اکھٹا کردینے والی سحرانگریز تقریر کرتے اور وہ ان سے خوش خوش واپس ہوتا۔

قَالَ الشَّيْخُ مُحْسِنُ بْنُ يَحْيٰ التَّرْهَتِيُّ فِي (اليَانِعِ الجَنِيِّ) إِنَّهُ قَدْ بَلَغَ مِنَ الكَمَالِ وَالشُّهْرَةِ بِحَيْثُ تَرَى النَّاسَ فِي مُدُنِ أَقْطَارِ الهِنْدِ، يَفْتَخِرُوْنَ بِاعْتِزَائِهِمْ إِلَيْهِ بَلْ بِانْسِلَاكِهِمْ فِي سِمْطٍ مَنْ يَنْتَمِيْ إِلىٰ أَصْحَابِهِ۔

قَالَ وَمِنْ سَجَايَاهُ الفَاضِلَةِ الجَمِيْلَةِ الَّتِيْ لَا يُدَانِيْهِ فِيْهَا عَامَّةُ أَهْلِ زَمَانِهِ قُوَّةُ عَارِضَتِهِ لَمْ يُنَاضِلْ أَحَداً إِلَّا أَصَابَ غَرْضَهُ وَأَصْمىٰ دَمِيَّتَهُ وَأَحْرَزَ خَصْلَهُ وَمِنْ ذٰلِكَ بَرَاعَتُهُ فِي تَحْسِيْنِ العِبَارَةِ وَتَحْبِيْرِهَا وَالتَّأَنُّقِ فِيْهَا وَتَحْرِيْرِهَا حَتّٰى عَدَّهُ أَقْرَانُهُ مُقَدَّماً مِنْ بَيْنِ حَلْبَةِ رِهَانِهِ، وَسَلَّمُوْا لَهُ قَصَبَاتِ السَّبَقِ فِي مَيْدَانِهِ، وَمِنْهَا فِرَاسَتُهُ الَّتِيْ أَقْدَرَهُ اللّٰهُ بِهَا عَلىٰ تَأْوِيْلِ

الرُّؤْيَا فَكَانَ لَا يُعَبِّرُ شَيْئًا مِنْهَا إِلَّا جَاءَتْ كَمَا أَخْبَرَ بِهِ كَأَنَّمَا قَدْ رَآهَا وَهٰذَا لَا يَكُوْنُ إِلَّا لِأَصْحَابِ النُّفُوْسِ الزَّاكِيَاتِ الْمُطَهَّرَةِ عَنْ أَدْنَاسِ الشَّهْوَاتِ الرَّدِيَّةِ وَأَرْجَاسِهَا وَكَمْ لَهُ مِنْ خِصَالٍ مَحْمُوْدَةٍ وَفَضَائِلَ مَشْهُوْدَةٍ. وَجُمْلَةُ الْقَوْلِ فِيْهِ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ جَمَعَ فِيْهِ مِنْ صُنُوْفِ الْفَضْلِ وَشَتَاتِهِ الَّتِي فَرَّقَهَا بَيْنَ أَبْنَاءِ عَصْرِهِ فِي أَرْضِهِ مَا لَوْ رَآهُ الشَّاعِرُ الَّذِي يَقُوْلُ:

وَلَمْ أَرَ أَمْثَالُ الرِّجَالِ تَفَاوُتًا
لَدَى الْمَجْدِ حَتّٰى عُدَّ أَلْفٌ بِوَاحِدِ

اِسْتَبَانَ لَهُ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ أَنَّهُ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ أَنَّهُ قَدْ بَالَغَ فِيْهِ فَإِنَّهُ قَدْ قَصَّرَ، فَكَيْفَ الظَّنُّ بِأَمْثَالِي أَنْ يُحْسِنَ عَدَّ مَفَاخِرِهِ الَّتِي أَكْثَرَ مِنْ حَصِي الْحَصْبَاءِ وَمِنْ نُجُوْمِ السَّمَاءِ، انْتَهٰى:

وَكَانَ طَوِيْلَ الْقَامَةِ نَحِيْفَ الْبَدَنِ أَسْمَرَ اللَّوْنِ أَنْجَلَ الْعَيْنَيْنِ كَثَّ اللِّحْيَةِ وَكَانَ يَكْتُبُ النَّسْخَ وَالرِّقَاعَ بِغَايَةِ الْجَوْدَةِ، وَكَانَتْ لَهُ مَهَارَةٌ فِي الرَّمْيِ وَالْفُرُوْسِيَّةِ وَالْمُوْسِيْقِيْ.

وَلِلشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مُؤَلَّفَاتٌ كُلُّهَا مَقْبُوْلَةٌ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مَحْبُوْبَةٌ إِلَيْهِمْ يَتَنَافَسُوْنَ فِيْهَا وَيَحْتَجُّوْنَ بِتَرْجِيْحَاتِهِ وَهُوَ حَقِيْقٌ بِذٰلِكَ وَفِيْ عِبَارَتِهِ قُوَّةٌ وَفَصَاحَةٌ وَسَلَاسَةٌ تَعْشِقُهَا الْأَسْمَاعُ وَتَلَذُّ بِهَا الْقُلُوْبُ، وَلِكَلَامِهِ وَقْعٌ فِي الْأَذْهَانِ قِلَّ أَنْ يُمْعِنَ فِي مُطَالَعَتِهِ مَنْ لَهُ فَهْمٌ فَيَبْقٰى عَلَى التَّقْلِيْدِ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَإِذَا رَأَى كَلَامًا مُتَهَافِتًا زَيَّفَهُ وَمَزَّقَهُ بِعِبَارَاتٍ عَذْبَةٍ حُلْوَةٍ.

ترجمہ:- شیخ محسن بن یحیٰ ترھتی نے (الیانع الجنی میں) فرمایا کہ ہندوستان کے کونے کونے میں ان کے فضل وکمال کی شہرت ہوچکی تھی ان کی عزت میں لوگ فخر محسوس کرتے ہیں بلکہ ان کے منتسبین میں شامل ہونے کو فخر محسوس کرتے۔ مزید انہوں نے کہا کہ ان کے اوصاف جمیلہ میں سے یہ ہے کہ انہوں نے جس قوت سے مقابلہ کا مظاہر کیا اس زمانے میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جس سے بھی مقابلہ کیا غالب آئے، مخالف کو خاموش کر دیتے اور سبقت

لے جاتے، ان ہی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ عبارت کو حسین ومزین کرنے میں اور تحریر کو عمدہ کرنے میں مہارت تامہ حاصل تھی، یہاں تک کہ ان کے ہم عصر اپنی جماعت میں اول شمار کرتے اور اس میدان کے شہسوار تسلیم کرتے، ان ہی میں سے انکی وہ فراست ہے جو اللہ تعالیٰ نے تعبیر رؤیا کے سلسلہ میں عنایت فرمائی تھی جس کو بھی خواب کی تعبیر دیتے جو وہ بتلاتے وہی متحقق ہوتا گویا کہ انہوں نے اس کو دیکھا ہے، اور یہ صرف صاحب نفوس مطہرہ وذکیہ شہوات رویہ کی گندگیوں سے مبرا ومنزہ کے لئے ہوتی ہے، ان کے خصائل محمودہ اور فضائل ومناقب بے انتہا ہیں خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل وکمال کے ہر اقسام کو ان میں جمع کر دیا ہے جو اس زمانے کے موجودہ لوگوں میں ممتاز کرتا ہے اگر وہ شاعر ان کو دیکھتا جو یہ کہتا ہے:

ولم ارأ مثال الرجال تفاوتا ☆ لدى المجد حتى عدالف بواحد

میں نے لوگوں میں اس درجہ تفاوت نہیں دیکھا عظمتوں کے سلسلے میں کہ ایک ہی میں ایک ہزار شمار کر دیتا۔ تو اس کو دن کی روشنی کی طرح یہ معلوم ہو جاتا کہ اگرچہ اس نے مبالغہ کیا ہے پھر بھی کم ہی ہے تو مجھ جیسے فرد کے بارے میں کیا خیال ہوگا کہ ان کے مفاخر کو شمار کروں جو کنکریوں کی گنتی سے زیادہ اور آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہے۔

مرحوم طویل القامت، چھریرے بدن، گندمی رنگ، کشادہ آنکھیں، گھنی ڈاڑھی والے تھے، خط نسخ، خط رقعہ بہت عمدہ لکھتے تھے، تیر اندازی، گھوڑ سواری اور موسیقی میں ماہر تھے۔ مرحوم کی بہت سی تصنیفات ہیں جو حلقۂ علماء میں مقبول ہیں جس سے مراجعت کرتے ہیں اور ان کی ترجیحات سے استدلال کرتے ہیں واقعی وہ اس کے مستحق ہیں، ان کی عبارت میں فصاحت وبلاغت اور سلاست ہے جس کو کان پسند کرتے ہیں اور قلوب لذت محسوس کرتے ہیں، ان کے کلام سریع الفہم ہوتے اور تھوڑی سی فہم رکھنے والے کو بھی کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی اس کے بعد سننے والا اس کو اپنا لیتا، جب کوئی عبث بات دیکھتے تو اسے اپنی میٹھی عبارتوں سے لغو اور بے کار ثابت کرتے۔

وَاَمَّا مُصَنَّفَاتُهٗ فَاَشْهَرُهَا تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْمُسَمّٰى بِفَتْحِ الْعَزِيْزِ صَنَّفَهٗ فِىْ شِدَّةِ الْمَرَضِ وَاُحُوقِ الضُّعْفِ إِمْلَاءً وَهُوَ فِىْ مُجَلَّدَاتٍ

كِبَارٍ وَلٰكِنَّهَا ضَاعَ مُعْظَمُهَا فِى ثَوْرَةِ الْهِنْدِ وَمَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا مُجَلَّدَانِ مِنْ أَوَّلَ وَآخِرَ، وَمِنْهَا التَّفَاوىٰ فِي الْمَسَائِلِ الْمُشْكِلَةِ وَمِنْهَا (تُحْفَةُ اثْنَا عَشَرِيَّةَ) فِي الْكَلَامِ عَلىٰ مَذْهَبِ الشِّيْعَةِ كِتَابٌ لَمْ يَسْبِقْ مِثْلُهُ وَمِنْهَا كِتَابَةُ بُسْتَانُ الْمُحَدِّثِيْنَ وَهُوَ فِهْرِسُ كُتُبِ الْحَدِيْثِ وَتَرَاجِمُ أَهْلِهَا بِبَسْطٍ وَتَفْصِيْلٍ وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَتِمَّ، وَمِنْهَا (الْعُجَالَةُ النَّافِعَةُ) رِسَالَةٌ لَهُ بِالْفَارِسِيَّةِ فِي أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ وَلَهُ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الرَّسَائِلِ۔

ترجمہ :- ان کی مشہور تصنیفات میں سے قرآن کریم کی تفسیر "فتح العزيز" ہے جس کو انہوں نے شدت مرض اور نقاہت کی حالت میں املا کرا کے تصنیف فرمائی، جس کی بہت ساری جلدیں تھیں لیکن اس کا اکثر حصہ ہندوستان کے انقلاب میں ضائع ہوگیا صرف دو جلدیں اول اور آخر باقی رہ گئیں اور مشکل ترین مسائل کے فتاوی ہیں اور "تحفه اثنا عشريه" ہے جس میں شیعہ مذہب کے اوپر کلام کیا گیا ہے اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں گذری، اور مشہور تصانیف میں "بستان المحدثين" ہے جس میں کتب احادیث کی فہرست، انکے مولفین کے حالات کو تفصیلاً ذکر کیا ہے لیکن وہ نامکمل ہے۔ اور "العجالة النافعة" نامی رسالہ فارسی زبان میں اصول حدیث کے موضوع پر ہے، اور اس کے علاوہ بھی کئی رسائل ہیں۔

وَأَمَّا مُصَنَّفَاتُهُ فِي الْمَنْطِقِ وَالْحِكْمَةِ فَمِنْهَا حَاشِيَةٌ عَلىٰ (مِيْرزَاهِد رِسَالَه) وَحَاشِيَةٌ عَلىٰ (مِيْرزَاهِد مُلَّا جَلَال) وَحَاشِيَةٌ عَلىٰ (مِيْر زَاهِد شَرْحُ الْمَوَاقِف) وَحَاشِيَةٌ عَلىٰ (حَاشِيَة مُلَّا كُوسَج) الْمَعْرُوْفَةُ بِالْعَزِيْزِيَّةِ، وَحَاشِيَةٌ عَلىٰ شَرْحِ هَدَايَةِ الْحِكْمَةِ لِلصَّدْرِ الشِّيْرَازِيْ۔

وَلَهُ شَرْحٌ عَلىٰ أُرْجُوزَةِ الْأَصْمَعِيْ وَلَهُ مُرَاسَلَاتٌ إِلَى الْعُلَمَاءِ وَالْأُدَبَاءِ وَتَخْمِيْسٌ نَفِيْسٌ عَلىٰ قَصِيْدَتِي وَالِدِهِ الْبَائِيَّةِ وَالْهَمْزِيَّةِ۔

وَكَانَ نَسِيْجَ وَحْدِهِ فِي النَّظْمِ وَالنَّثْرِ وَقُوَّةِ التَّحْرِيْرِ وَغَزَارَةِ الْإِمْلَاءِ وَجَزَالَةِ التَّعْبِيْرِ، وَكَلَامُهُ عَفْوُ السَّاعَةِ وَفَيْضُ الْقَرِيْحَةِ، وَمُسَارِعَةُ الْقَلَمِ

وَمُسَابِقَةَ الْيَدِ۔

تُوُفِّيَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْأَحَدِ لِسَبْعٍ خَلَوْنَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ ۱۲۳۹ھ وَلَهُ ثَمَانُونَ سَنَةً، وَقَبْرُهُ بِدِهْلِي عِنْدَ قَبْرِ وَالِدِهِ خَارِجَ الْبَلْدَةِ.

(نزهة الخواطر، لشيخ عبد الحئی الحسنیؒ)

ترجمہ:- منطق وفلسفہ میں ان کی تصنیف "رسالہ میرزاہد" پر حاشیہ ہے "میرزاہد ملا جلال" "میرزاہد شرح المواقف" "حاشیہ ملا کوسج" پر حاشیے ہیں جو حاشیہ عزیزیہ سے معروف ہیں، اور صدر شیرازی کی شرح هداية الحكمت پر ان کا حاشیہ ہے، اور ارجوزة الاصمعی کی شرح ہے، اور ان کے علماء وادباء کے پاس بھیجے ہوئے خطوط ہیں، اور والد محترم کے دونوں قصیدے البائیہ اور الھمزیہ پر ان کی تخمیس نفیس ہے۔ نظم ونثر، قوت تحریر، کثرت املاء اور کثرت تعبیر میں منفرد تھے۔

حضرت عبد العزیز دہلویؒ ۸۰ رسال کی عمر میں ۲۳ رشوال المکرم ۱۲۳۹ھ بروز اتوار بعد نماز فجر کو دار فانی سے کوچ کر گئے ان کی قبر دہلی میں ان کے والد مرحوم کے پاس ہے۔



دَارُالْعُلُوم دیوبَند وَمَدرَسَة مَظاهِر الْعُلُوم

دار لعلوم دیوبند و مظاہر علوم سہارنپور

حل لغات:- قُسُوس: پادری واحد قسیس۔ حَبْرٌ (ج) احبار پوپ۔ محماكاة: نقل۔ نجد: تھکنا، خوف سے پسینہ آنا (؛؛؛؛س)۔ نِطاق: پیمانہ، دائرہ۔ رهط: جماعت۔

اِنْقَرَضَتْ دَوْلَةُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْهِنْدِ وَرَسَخَتْ قَدَمُ الْإِنْكِلِيْزِ فِي أَرْضِهَا سَنَةَ ۱۸۵۷م فَانْبَثَّ الْقُسُوْسُ وَالْأَحْبَارُ فِي الْقُرىٰ وَالْمُدُنِ يَدْعُوْنَ النَّاسَ إِلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَيُنَاظِرُوْنَ عُلَمَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ بِسُلْطَانِ دَوْلَتِهِمْ وَيَغْرِسُوْنَ فِي قُلُوْبِ الْعَامَّةِ الشَّكَّ وَالزَّيْغَ، وَقَامَ

بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ دَخَلَهُمُ الرُّعْبُ يَدْعُوْنَ إِلٰى تَعَلُّمِ اللُّغَةِ الإِنْكِلِيْزِيَّةِ وَآدَابِهَا عَلٰى عَلَّاتِهَا، وَيَرَوْنَ فِيْ ذٰلِكَ دَوَاءً لِكُلِّ دَاءٍ، وَتَدَرَّجُوْا إِلٰى دَعْوَةِ تَقْلِيْدِ الحِضَارَةِ الغَرْبِيَّةِ وَمُحَاكَاةِ سَادَةِ البِلَادِ فِيْ كَثِيْرٍ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَأَسَالِيْبِ حَيَاتِهِمْ ،فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَيْنَ خَطَرَيْنِ خَطَرَ الإِرْتِدَادِ وَخَطَرَ الإِلْحَادِ۔

ترجمہ :— ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی حکومت ختم ہو گئی اور انگریزوں نے قبضہ کرلیا تو پادری گاؤں اور شہروں میں لوگوں کو نصرانیت کی دعوت دینے نکلے اور مسلمانوں کے علماء سے اپنی حکومت کے اقتدار میں مناظرہ کرتے اور عوام کے دلوں میں شک وشبہات ڈالتے اور بعض مسلمان جن میں ان کا رعب ودبدبہ داخل ہو گیا تھا لوگوں کو انگریزی زبان سیکھنے کی ترغیب دینے لگے۔ اور اسی کو ہر مرض کی دوا تصور کرتے، مغربی تہذیب کی تقلید کی دعوت کو دھیرے دھیرے اپنانے لگے اور سر براہان مملکت کے طور وطریق کی نقل کرنے لگے تو ایسے وقت میں مسلمان دو خطروں میں گھر گئے، خطرۂ ارتداد اور خطرۂ الحاد۔

وَكَانَتِ الْمَدَارِسُ الدِّيْنِيَّةُ وَحَلَقَاتُ التَّدْرِيْسِ الَّتِيْ تَخَرَّجَ مِنْهَا أَئِمَّةٌ وَعُلَمَاءُ كِبَارٌ فِيْ اِحْتِضَارٍ تَلْفَظُ نَفَسَهَا الأَخِيْرُ لِعَدَمِ حِمَايَةِ الدَّوْلَةِ وَقِلَّةِ رَغْبَةِ النَّاسِ فِي الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ،وَكَانَ كُلَّمَا تَعَطَّلَتْ مَدْرَسَةٌ، لَمْ تُخْلِفْهَا مَدْرَسَةٌ وَكُلَّمَا مَضَى عَالِمٌ أَوْ أُسْتَاذٌ كَبِيْرٌ لَمْ يُخْلِفْهُ أٰخَرُ، وَالْمَدَارِسُ الرَّسْمِيَّةُ تَزْدَادُ كُلَّ يَوْمٍ عَدَداً وَتَتَمَتَّعُ بِحِمَايَةِ الدَّوْلَةِ وَمُسَاعَدَةِ الجُمْهُوْرِ۔

ترجمہ :— دینی مدارس اور تدریسی حلقے جس سے بڑے بڑے علماء اور داعیان قوم نکلے حکومت کی عدم حمایت اور دینی علوم میں لوگوں کی قلت رغبت کی وجہ سے آخری سانس لے رہے تھے، جب کوئی مدرسہ بند ہو تا دوسرا مدرسہ وجود میں نہیں آتا اور جب کوئی عالم گذر جاتا تو دوسرے عالم نہیں تیار ہوتے، سرکاری اسکولوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جاتی تھی جو حکومت کی حمایت اور عوام کی امداد سے فائدہ اٹھاتی۔

هٰذَا وَقَدْ نَشَطَ دُعَاةُ الْبِدْعِ وَالْخُرَافَاتِ وَالْمُحْتَرِفُوْنَ الَّذِيْنَ انْتَشَرُوا فِي الْقُرىٰ وَالْمُدُنِ يَدْعُوْنَ إِلىٰ رُسُومِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْمُحْدَثَاتِ ، وَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ، وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَيُضَلِّلُوْنَ الْعُلَمَاءَ الأَخْبَارَ وَيُكَفِّرُوْنَهُمْ.

خَافَ عُلَمَاءُ الْحَقِّ عَلَى الدِّيْنِ وَعَلىٰ عُلُومِ الدِّيْنِ وَخَافُوْا عَلىٰ مُسْتَقْبَلِ الإِسْلَامِ فِيْ بِلَادِ الْهِنْدِ بَعْدَ زَوَالِ دَوْلَتِهِ وَحُلُولِ دَوْلَةِ الْكُفَّارِ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ لَاتُنْجِدُهُمْ دَوْلَةٌ وَلَاتَحْمِيْهِمْ قُوَّةٌ، وَلَايَمْلِكُوْنَ أَمْوَالاً يُنْفِقُوْنَهَا وَلَامَنَاصِبَ وَوَظَائِفَ يَجْذِبُوْنَ النَّاسَ إِلَيْهَا وَإِنَّمَا هُمْ مُسْتَضْعَفُوْنَ فِي الأَرْضِ، فُقَرَاءُ، ثَرْوَتُهُمْ الْعِلْمُ، وَرَأْسُ مَالِهِمْ الدِّيْنُ، وَزَادُهُم التَّوَكُّلُ، وَسِلَاحُهُمْ الإِخْلَاصُ، فَقَامُوْا وَقَالُوْ نَبْتَنِيْ مَعْقِلاً لِلدِّيْنِ تَأْوِيْ إِلَيْهِ الشَّرِيْعَةُ الإِسْلَامِيَّةُ وَتَلْجَأُ إِلَيْهَا الْعُلُوْمُ الدِّيْنِيَّةُ.

ترجمہ :۔ اسی درمیان بدعتیوں کے مبلغین اٹھ کھڑے ہوئے اور دیہات در دیہات اور شہر در شہر پھیل گئے جاہلیت کی بدعات و خرافات کی دعوت دیتے اور باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھاتے اللہ کے راستے سے منحرف کرتے اور علماء صالحین کو بھٹکاتے اور ان پر کفر کا الزام عائد کرتے۔

علماء حق کو دین اور علوم دین کے بارے میں خوف لاحق ہوا اور ہندوستان میں اسلام کا مستقبل " اپنی حکومت ختم ہو جانے " اور کفار کی حکومت قائم ہو جانے پر کیا ہوگا اس کا اندیشہ ہونے لگا، اور انہوں نے خیال کیا کہ ان کے پاس نہ حکومت ہے نہ قوت اور نہ مال واسباب جس کو خرچ کریں اور نہ عہدے اور نہ تنخواہیں وہ کمزور اور غریب ہیں، ان کا اثاثہ علم ہے اور رأس المال دین ہے اور ان کا توشہ توکل ہے اور اخلاص ان کا ہتھیار وہ تیار ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم ایک دینی مرکز بنائیں جو شریعت اسلامیہ کا ٹھکانا ہو اور جس میں علوم دینیہ پناہ گزیں ہوں۔

فِي قَرْيَةِ دِيُوبَنْد مِنَ الْقُرىٰ التَّابِعَةِ لِمَدِيْنَةِ سَهَارَنْ پُوْرَ فِيْ

مَسْجِدٍ صَغِيْرٍ اِجْتَمَعَتْ عِصَابَةٌ مِنْ أَهْلِ الْغَيْرَةِ وَالْفِرَاسَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّبَّانِيِّيْنَ أَكْثَرُهُمْ مِنْ تَلَامِيْذِ بَيْتِ الْاِمَامِ وَلِيِّ اللّٰهِ الدِّهْلَوِيِّ وَأَصْحَابِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ اِمْدَادُ اللّٰهِ التَّهَانَوِيِّ الْمَكِّيِّ عَلٰى رَأْسِهِمُ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ مَوْلَانَا مُحَمَّدْقَاسِمِ النَّانَوْتَوِيِّ (م۱۲۹۸ھ) وَأَسَّسُوْا تَحْتَ شَجَرَةِ رُمَّانٍ هُنَالِكَ مَدْرَسَةً دِيْنِيَّةً، كَانَ ذٰلِكَ سَنَةَ ۱۲۸۳ لِلْهِجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ.

اِفْتَتَحَتِ الْمَدْرَسَةُ بِمُعَلِّمٍ وَاحِدٍ هُوَ الْمُلَّا مَحْمُوْدُ الدِّيْوبَنْدِيُّ وَتِلْمِيْذٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الشَّيْخُ مَحْمُوْدُ حَسَنِ الدِّيْوبَنْدِيُّ، فَكَانَ يَوْمًا مَشْهُوْدًا مَحْمُوْدًا فِيْ تَارِيْخِ الْهِنْدِ الدِّيْنِيِّ.

ترجمہ:- ۱۲۹۸ء میں قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور کی ایک چھوٹی مسجد میں عقل ودانش اور غیرت وحمیت والے علماء کرام جن میں اکثر حضرت الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے فیض یافتہ تھے اور حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے تلامذہ تھے حضرت الامام قاسم النانوتویؒ کی سربراہی میں جمع ہوئے اور انار کے پیڑ کے نیچے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد ڈالی، ۱۲۸۳ ہجری میں انہوں نے یہ کام انجام دیا۔ ایک معلم ملا محمود دیوبندیؒ اور ایک تلمیذ شیخ محمود حسن دیوبندیؒ سے مدرسہ کا افتتاح ہوا، جو ہندوستان کی دینی تاریخ میں مبارک ومسعود دن تھا۔

بَدَأَتِ الْمَدْرَسَةُ بِإِعَانَةِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ وَرُزِقَتْ مِنْ أَوَّلِ يَوْمِهَا رِجَالًا عَامِلِيْنَ مُخْلِصِيْنَ وَأَسَاتِذَةٍ خَاشِعِيْنَ مُتَّقِيْنَ، قَدْ تَوَلّٰى الْاِشْرَافَ عَلٰى شُؤُوْنِهَا اَمْثَالُ الْعَالِمِ الرَّبَّانِيِّ الشَّيْخَ الْكَبِيْرَ مَوْلَانَا رَشِيْدَ أَحْمَدُ الْكَنْكُوْهِيُّ وَالشَّيْخُ رَفِيْعُ الدِّيْنِ الدِّيْوبَنْدِيُّ، وَالْمُصْلِحُ الْجَلِيْلُ وَالْمُؤَلِّفُ الْكَبِيْرُ الشَّيْخُ أَشْرَفُ عَلِي التَّهَانَوِيُّ، وَتَوَلّٰى رِئَاسَةَ التَّدْرِيْسِ فِيْهَا أَمْثَالُ الشَّيْخُ الصَّالِحُ مَوْلَانَامُحَمَّدُ يَعْقُوْبَ النَّانَوْتَوِيُّ وَالْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الشَّيْخُ مَحْمُوْدُ حَسَنِ الدِّيْوبَنْدِيُّ وَالْعَالِمُ الضَّلِيْعُ الشَّيْخُ أَنْوَرْشَاهَ الْكَشْمِيْرِيُّ،

وَالْمُجَاهِدُ الشَّهِيْرُ مَوْلَانَا حُسَيْن أَحْمدُ الْمَدَنِي ،فَسَرَتْ رُوحُ التَّقْوىٰ وَالْاِحْتَسَابِ وَالتَّوَاضُعِ وَالْخِدْمَةِ فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ،فَإذَا زَارَهَا أَحَدٌ فِيْ دَوْرِهَا الأَوَّلِ حَسِبَ أَنَّهٗ فِيْ زَاوِيَةٍ عَامِرَةٍ مِنْ زَوَايَا الصُّوفِيَّةِ.

ترجمہ :- غریب مسلمانوں اور عام لوگوں کے چندے سے مدرسہ کی شروعات ہوئی اور شروع سے ہی عامل باعمل اور مخلص افراد ،متقی و پرہیزگار اساتذہ مل گئے ،عالم ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ،مولانا رفیع الدین دیوبندیؒ ،مصلح عظیم صاحب تصانیف کثیرہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جیسے افراد کی سرپرستی حاصل رہی ،اور حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی ،عالم ربانی حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ ،بحر العلوم خاتم الفقہاء والمحدثین حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ ،مجاہد باسل حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہم وغیرہ جیسے افراد صدارت تعلیم و ناظم مجلس تعلیمی کے عہدے پر فائز رہے۔ تو گویا یہ تقویٰ و پرہیزگاری ،تواضع و خاکساری ،خدمت خلق کا میدان بن گیا ،تو جب کوئی اس کے ابتدائی دور میں اس کی زیارت کرنے آتا تو وہ یہ سمجھتا کہ وہ صوفیاء و اتقیاء کے حلقے اور خانقاہ میں ہے۔

وَلَمْ يَزَلْ نِطَاقُ الْمَدْرَسَةِ يَتَّسِعُ وَصِيْتُهَا يُذِيْعُ وَشُهْرَةُ أَسَاتِذَتِهَا فِي الصَّلَاحِ وَالتَّقْوىٰ وَالتَّبَحُّرِ فِي عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ تَطِيْرُ فِي الْعَالَمِ حَتّٰى أَمَّهَا الطَّلَبَةُ مِنْ أَنْحَاءِ الْهِنْدِ مِنَ الْأَقْطَارِ الْإِسْلَامِيَّةِ الْأُخْرىٰ ،حَتّٰى بَلَغَ عَدَدُهُمْ فِي الزَّمَنِ الْأَخِيْرِ إِلٰى خَمْسِ مِأَةٍ وَ أَلْفٍ وَزِيَادَةٍ ،وَبَلَغَتْ مِيْزَانِيَتُهَا إِلٰى ثَلَاثِ مِأَتِ وَ خَمْسِيْنَ أَلْفَ رُوْبِيَةً سَنَوِياً.

وَيَقْدِرُ عَدَدُ الَّذِيْنَ اِشْتَغَلُوا فِيْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ بِالْعِلْمِ بِأَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ وَالَّذِيْنَ نَالُوا الشَّهَادَةَ مِنْهَا بِنَحْوَ خَمْسَةَ آلَافٍ وَالَّذِيْنَ ارْتَوَو بِمَنَاهِلِهَا مِنْ أَهْلِ خَارِجِ الْهِنْدِ كَيَاغِسْتَان وَأَفْغَانِسْتَانِ وَخَيْوَا وَبُخَارَا وَقَازَانٍ وَرُوْسِيَا وَآذَرْبَائِيْجَان، وَالْمَغْرِبَ الْأَقْصىٰ

وَآسِيَا الصُّغْرىٰ وَتِبَّتْ، وَالصِّيْن وَجَزَائِرُ بَحْرِ الْهِنْدِ، وَالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَالْبِلَادَ الشَّامِيَّةِ وَالْيَمَنِ نَحْوَ خَمْسَمِائَةٍ۔

ترجمہ:- دن بدن مدرسہ کا دائرہ پھیلتا گیا اس کی شہرت اور اس کے اساتذہ کی تقوی و پرہیزگاری علم حدیث و فقہ میں تبحر کی شہرت پوری دنیا میں پھیلتی گئی یہاں تک کہ ہندوستان کے کونے کونے اور دوسرے اسلامی ممالک سے جوق در جوق آنے لگے، اور آخری وقت میں ان کی تعداد پندرہ سو کے قریب ہوگئی، اور سالانہ مصارف تین لاکھ پچاس ہزار روپئے کے قریب پہونچ گئے، اور اس مدرسہ سے علمی پیاس بجھانے والوں کی تعداد دس ہزار سے زائد ہے، اور سرٹیفکٹ حاصل کرنے والوں کی تعداد تقریباً پانچ ہزار ہے، ہندوستان کے علاوہ پاکستان، افغانستان، خیوا، بخارا، تازان، روس، آذربائیجان، مغرب اقصیٰ، اسٹریلیا، بتت، چین، بحرالہند کے جزیرے، حجاز، عراق، شام، یمن کے رہنے والوں میں سے جنہوں نے اس جامعہ سے علمی سیرابی حاصل کی ان کی تعداد تقریباً پانچ سو ہے۔

وَكَانَ لِلْمُتَخَرِّجِيْنَ مِنْ دَارِالْعُلُوْمِ تَأْثِيْرٌ كَبِيْرٌ فِيْ حَيَاةِ الْمُسْلِمِيْنَ الدِّيْنِيَّةِ فِي الْهِنْدِ وَفَضْلٌ كَبِيْرٌ فِيْ مَحْوِ الْبِدَعِ وَإِزَالَةِ الْمُحْدَثَاتِ وَإِصْلَاحِ الْعَقِيْدَةِ وَالدَّعْوَةِ إِلَى الدِّيْنِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ، وَمُنَاظَرَةِ أَهْلِ الضَّلَالِ وَالرَّدِّ عَلَيْهِمْ، وَكَانَتْ لِبَعْضِهِمْ مَوَاقِفُ مَحْمُوْدَةٌ فِي السِّيَاسَةِ وَالدِّفَاعِ عَنِ الْوَطَنِ، وَكَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

وَلِدَارِالْعُلُوْمِ مَكْتَبَةٌ كَبِيْرَةٌ تَحْتَوِيْ عَلٰى مِأَةِ أَلْفِ كِتَابٍ، كَثِيْرٌ مِنْهَا مُكَرَّرٌ لِلْمُدَرِّسِ وَفِيْهَا عَدَدٌ مِنَ الْكُتُبِ الْخَطِّيَّةِ۔

ترجمہ:- فضلاء دارالعلوم کو ہندوستان کے مسلمانوں میں دینی شعور پیدا کرنے میں بڑی کامیابی حاصل تھی اور بدعات و خرافات کا قلع قمع کرنے، عقائد کی اصلاح، دین کی دعوت، اتباع سنت اور کفار و مشرکین اور گمراہ لوگوں سے مناظرہ کرنے اور ان کی تردید کرنے میں مہارت حاصل تھی، سیاست میں بھی بعض لوگوں کے اچھے کردار تھے اور وطن کو بچانے کے سلسلہ میں اور ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے حق بات کہنے میں۔ دارالعلوم کا ایک بڑا کتب

خانہ ہے جو ایک لاکھ کتابوں پر مشتمل ہے، اکثر درسی کتابیں مکرر ہیں، اور ایک بڑی تعداد مخلوطہ کتابوں کی ہے۔

وَشِعَارُ دَارِ الْعُلُومِ التَّمَسُّكُ بِالدِّيْنِ وَالتَّصَلُّبُ فِي الْمَذْهَبِ وَعَدَمُ الْعُدُوْلِ عَنْهُ، وَالْمُحَافَظَةُ عَلَى الْقَدِيْمِ وَالدِّفَاعُ عَنِ السُّنَّةِ وَالْإِنْتِصَارُ لِرَهْطِ الْإِمَامِ وَلِيِّ اللّٰهِ الدِّهْلَوِيْ وَقَدْ تَمَسَّكَتْ بِالدَّرْسِ النِّظَامِيِّ عَلٰى عَلَّاتِهٖ وَعَضَّتْ عَلَيْهِ بِالنَّوَاجِذِ، وَقَدْ بَدَأَتْ أَخِيْرًا دَعْوَةَ التَّغْيِيْرِ وَالْإِصْلَاحِ فِي مِنْهَاجِ التَّعْلِيْمِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا۔

ترجمہ:- دارالعلوم کا شعار دین حنیف پر جمے رہنا ہے، مذہب کے معاملہ میں سخت اور اس سے عدم عدولی ہے، قرآن وحدیث کی حفاظت اور جماعت ولی اللہ کی فتح یابی ہے، حالات کے پیش نظر درس نظامی کو اختیار کیا اور اس پر مضبوطی سے قائم رہا، اور اخیر میں طریق تعلیم میں کچھ تبدیلی ہوئی امید کہ اللہ اس کے بعد کوئی دوسرا راستہ نکال دے گا۔

☆☆☆

دَارُالعُلوم : (۲)

حل لغات:- آثار: واحد اثر: نشان، علامت، پرانی یادگار۔ کفاف: بقدر ضرورت۔ إعلام: اطلاع، نوٹس، نشرواشاعت۔ أعلام: شخصیات۔ تولی الرئاسة: صدارت کرنا، صدارت پر فائز ہونا۔

وَفِيْ نَفْسِ سَنَةِ ۱۲۸۳ھ بَعْدَ افْتِتَاحِ دَارِالْعُلُوْمِ دِيُوْبَنْدْ بِبِضْعَةِ أَشْهُرٍ افْتَتَحَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ (فِيْ مُقَدِّمَتِهِمْ مَوْلَانَا سَعَادَتْ عَلِيِ السَّهَارَنْفُوْرِيْ الْفَقِيْهُ الْمَشْهُوْرُ (م ۱۲۸۶ھ) مِنْ بَقِيَّةِ رَهْطِ السَّيِّدِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ عِرْفَانَ الشَّهِيْدِ) مَدْرَسَةً ثَانِيَةً فِيْ سَهَارَنْفُوْرْ وَكَانَ مَوْلَانَا سَعَادَتْ عَلِيْ يُدَرِّسُ الطَّلَبَةَ فِيْ بَيْتِهٖ وَكَانَ يَتَمَنّٰى أَنْ تُتَأَسَّسَ مَدْرَسَةٌ نِظَامِيَّةٌ فِي الْبَلَدِ وَكَثِيْرًا مَا كَانَ يَتَحَدَّثُ

بِذٰلِكَ وَفِيْ شَهْرِ رَجَبَ مِنَ العَامِ الْمَذْكُوْرِ حَقَّقَ اللّٰهُ منه أُمْنِيَّتَهُ فَقَامَ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاحِ وَالْعِلْمِ مِنْ أَصْدِقَائِهِ وَمَعَارِفِهِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَضَوَاحِيهَا وَافْتَتَحُوْا مَدْرَسَةً فِي حَيٍّ مِنْ أَحْيَاء البَلَدِ فِيْ مَسْجِدٍ وَوَلَّوُا الشَّيْخَ سَخَاوَتْ عَلِيَ الأنبيتهوِيْ التَّدْرِيْسَ فِيْهَا وَبَقِيَ مَوْلَانَا سَعَادَتْ عَلِيْ يُدَرِّسُ بَعْضَ الدُّرُوْسِ وَيُشْرِفُ عَلٰى شُؤُوْنِ الْمَدْرَسَةِ، وَآلَ الإِشْرَافُ عَلَى الْمَدْرَسَةِ بَعْدَ وَفَاتِهٖ إِلَى الشَّيْخِ فَضْلُ الرَّحْمٰنِ قَاضِي البَلَدِ۔

ترجمہ:- ۱۲۸۳ہجری ہی میں افتتاح دار العلوم کے چند مہینوں بعد کچھ اہل علم افراد نے (۱۲۸۶ھ میں شیخ امام احمد بن عرفان شہید کی جماعت کے خلف مشہور فقیہ حضرت مولانا سعادت علی سہارنپوری کی سر براہی میں) شہر سہارنپور میں ایک دوسرے مدرسہ کا افتتاح کیا، مولانا سعادت علی صاحب طلبہ کو اپنے گھر میں درس دیتے تھے، اور ان کی خواہش تھی کہ مدرسہ نظامیہ کی شہر میں بنیاد ڈالی جائے اور اس سلسلہ میں بہت زیادہ کہتے رہے رجب المرجب ۱۲۸۶ھ میں ان کی تمنا بر آئی اور شہر اور اطراف شہر کے دوستوں اور شناسا لوگوں میں سے اہل علم و تقویٰ تیار ہوئے اور شہر کے ایک محلّہ کی ایک مسجد میں ایک مدرسہ کا افتتاح کیا اور شیخ سخاوت علی انبیٹھوی کو پڑھانے کی ذمہ داری سونپی، اور مولانا سخاوت علی صاحب بعض کتابیں پڑھاتے اور مدرسہ کی نگرانی کرتے، ان کی وفات کے بعد قاضی شہر شیخ فضل الرحمٰن صاحب نے مدرسہ کی نگرانی کی ذمہ داری لی۔

وَفِي شَوَّال فِي الْعَامِ الْمَذْكُوْرِ تَوَلَّىٰ رِئَاسَةَ التَّدْرِيْسِ الأُسْتَاذُ الكَبِيْرُ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ مَظْهَرُ النَّانُوْتَوِي، وَبِهٖ تَسَمَّتِ الْمَدْرَسَةُ بِمَظْهَرِ الْعُلُوْمِ وَزِيْدَتْ فِيهَا أَلِفٌ لِتَنِمَّ عَنْ عَامِ بِنَاءِ بِنَايَةِ الْمَدْرَسَةِ الخَاصَّةِ بِهَا يَعْنِي عَامَ ١٢٩٣ﻫ عَلٰى حِسَابِ الجُمل، وَانْتَقَلَتِ الْمَدْرَسَةُ فِي الْمَسْجِدِ إِلٰى هٰذِهِ البِنَايَةِ فِي شَوَّال، وَفِي الْيَوْمِ الثَّامِنِ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ عَقَدَ أَصْحَابُ الْمَدْرَسَةِ حَفْلَةً بِمُنَاسَبَةِ اِفْتِتَاحِهَا فِي بِنَايَتِهَا الجَدِيْدَةِ

خَطَبَ فِيهَا الشَّيْخُ الكَبِيرُ مَوْلَانَا مُحَمَّد قَاسِم النَّانُوتَوِیُّ خُطْبَةً رَقِيقَةً بَلِيغَةً اِسْتَغْرَقَتْ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ۔

ترجمہ :- اور اسی سال شوال کے مہینے میں استاذ کبیر حضرت مولانا محمد مظہر نانوتویؒ صدر المدرسین کے عہدے پر فائز ہوئے اور انہیں کی طرف نسبت کرتے ہوئے مدرسہ کا نام مظہر العلوم رکھا گیا، اور اس میں "الف" کا اضافہ کیا گیا تاکہ اس سے مدرسہ کا سن تعمیر ۱۲۹۳ھ نکلے اور یہ مدرسہ مسجد سے اس عمارت کی شکل میں شوال میں منتقل ہوا، اسی مہینے کے آٹھویں دن ارباب مدرسہ نے نئی عمارت کی سنگ بنیاد کے موقع پر ایک جلسہ کا انعقاد کیا جس میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے ۳ گھنٹے فصاحت و بلاغت سے لبریز تقریر کی۔

وَفِي سَنَةِ ۱۲۹۳ ھ اَيْضاً بَدَأَ الْمُحَدِّثُ الْكَبِيرُ الشَّيْخُ أَحْمَدُ عَلِي السَّهَارَنْفُورِیُّ صَاحِبُ حَاشِيَةِ الْبُخَارِیِّ الشَّهِيرَة يُدَرِّسُ كُتُبَ الْحَدِيْثِ فِي الْمَدْرَسَةِ وَيُشْرِفُ عَلَىٰ شُؤُنِهَا ، وَبَعْدَ وَفَاةِ الشَّيْخَيْنِ أَحْمَد عَلِي وَسَخَاوَتَ عَلِي (عام ۱۲۹۷ و ۱۳۰۲ھ) تَدَاوَلَ التَّدْرِيْس فِيهَا مَوْلَانَا عَبْدِ الْعَلِي الْمِيْرَتهِیُّ وَمَوْلَانَا حَبِيْب الرَّحْمٰنِ بْنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ عَلِيُّ حَتَّى تَبَوَّأَ رِئَاسَةَ التَّدْرِيْسِ الشَّيْخ صَالِح وَالْأُسْتَاذِ الْكَبِيرُ مَوْلَانَا خَلِيْل أَحْمَد الأَنْبِيْتَهوِیُّ صَاحِبُ بَذْلِ الْمَجْهُودِ سَنَةَ ۱۳۱٤ھ فَأَخَذَتِ الْمَدْرَسَةُ زُخْرُفُهَا وَبَلَغَتْ أَوْجَهَافِي كَثْرَةِ الطَّلَبَةِ وَاِنْتَشَارِالصِّيْتِ وَاِنْتِظَامِ الدُّرُوْسِ۔

ترجمہ :- ۱۲۹۳ھ ہی میں محدث جلیل حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری صاحبؒ حاشیہ بخاری نے بھی مدرسہ میں حدیث کی کتابیں پڑھانی شروع کیں، اور مدرسہ کی نگرانی کی۔ ۱۲۹۷ھ اور ۱۳۰۲ھ میں شیخین حضرت مولانا سخاوت علیؒ اور حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ کی وفات کے بعد مولانا عبد العلی میرٹھیؒ اور مولانا حبیب الرحمٰن بن شیخ احمد علیؒ پڑھاتے رہے یہاں ۱۳۱۴ھ میں شیخ صالح استاذ عظیم مولانا خلیل احمد انبیٹھوی صاحب

بذل المجہود صدر مدرسی کے منصب پر رونق افروز ہوئے، مدرسہ ترقی پذیر ہونے لگا طلبہ کی تعداد کثیر ہونے لگی شہرت پھیلنے لگی اور درسی نظام منظم ہونے لگا۔

وَفِي سَنَةِ ١٣٢٦ھ جَاءَ الشَّيْخُ مُحَمَّد يَحيٰ الكَانْدَهلوِيُ مِنْ أَنْجَبِ تَلَامِيْذِ الشَّيْخِ الكَبِيْرِ مَوْلَانَا رَشِيْد أَحْمَد الكَنكُوْهِي وَالمَعْرُوْفُ بِذَكَائِهِ وَإِبْدَاعِهِ فَكَانَ مُسَاعِداً لِلشَّيْخِ خَلِيْل أَحْمَد رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

وَفِي شَوَّال سَنَةَ ١٣٤٤ھ لَمَّا رَحَلَ الشَّيْخُ خَلِيل أَحْمَد إِلَى الحِجَازِ تَوَلَّىٰ رِئَاسَةَ التَّدْرِيْسِ مَوْلَانَا عَبْدُ الرَّحْمٰنَ الكَامِلْ فُوْرِيْ وَالاِشْرَافُ عَلَى المَدْرَسَةِ مَوْلَانَا عَبْدُ اللَّطِيْف السَهَارَنفُوْرِيْ ، وَ تَوَلَّى تَدْرِيْسَ الحَدِيْثِ فِيْهَا تِلْمِيْذُ الشَّيْخِ خَلِيْل أَحْمَد البَارِعْ مَوْلَانَا مُحَمَّد زَكَرِيَّا بْنَ يَحيٰ الكَانْدَهْلوِيْ صَاحِبُ أَوْجَزِ المَسَالِكِ۔

ترجمہ:- ۱۳۲۶ھ میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے ارشد تلامذہ میں شیخ محمد یحیٰ کاندھلوی آئے جو اپنی ذکاوت وفطانت اور حاضر جوابی میں معروف ہیں تو وہ حضرت شیخ خلیل احمدؒ کے معاون بنے۔ شوال ۱۳۴۴ھ میں جب حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ حجاز تشریف لے گئے تو تدریس کی صدارت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ نے انجام دی اور مدرسہ کی نگرانی مولانا عبداللطیف سہارنپوریؒ نے کی، اور شیخ الحدیث حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے ماہر و قابل شاگرد مولانا محمد زکریا بن یحیٰ کاندھلویؒ صاحب اوجز المسالک بنے۔

وَلَمْ تَزَلْ مَدْرَسَةُ مَظَاهِرِ العُلُوْمِ مُتَمَتِّعَةً مِنْ أَوَّلِ يَوْمِهَا بِحِمَايَةِ أَعْلَامِ الهِنْدِفِي الدِّيْنِ وَالصَّلَاحِ كَالعَالِمِ الرَّبَّانِي الشَّيْخُ رَشِيْد أَحْمَد الكَنكُوْهِي وَالشَّيْخُ أَشْرَفَ عَلِيَ التَّهَانَوِيْ وَالشَّيْخ عَاشِقْ إِلٰهِي المِيْرَتِهِي وَالشَّيْخ مُحَمَّد اِلْيَاس الكَانْدهلوِيْ وَالشَّيْخ عَبْدِ القَادِرِ الرَّائِے فُوْرِيْ، وَحَازَتْ ثِقَةَ المُتَدَيِّنِيْنَ فَكَانَتْ تَلْوَ مَعْهَدِ دِيوبَنْد فِي كَثْرَةِ الطَّلَبَةِ وَنُبُوْغِ الأَسَاتِذَة ،وَقَدْخَرَجَتْ عَدَداًكَبِيْراً مِنَ العُلَمَاءِ

الصَّالِحِيْنَ وَالرِّجَالَ العَامِلِيْنَ فِيْ مَيَادِيْنِ العِلْمِ وَالدِّيْنِ۔

ترجمہ :- مدرسہ مظاہر العلوم خوش نصیب ہے اس کو شروع سے ہی عالم ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ، حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلویؒ، مولانا عبد القادر رائے پوریؒ جیسے ہندوستان کے عباقرہ شخصیات اور اہم دینی افراد کی حمایت حاصل رہی ہے۔ دیوبند کے مدرسہ کے بعد طلبہ کی کثرت اور اساتذہ کی قابلیت میں مقام حاصل کر لیا، علم اور دین کے میدان میں علماء صالحین و عاملین کی ایک بڑی تعداد اس سے نکلی۔

وَلِعُلَمَاءِ مَدْرَسَةِ مَظَاهِرِ عُلُوْمِ آثَارٌ جَلِيْلَةٌ فِي شَرْحِ كُتُبِ الحَدِيْثِ وَخِدْمَةِ هٰذَا الفَنِّ الشَّرِيْفِ، مِنْ أَجَلِّهَا بَذْلُ المَجْهُوْدِ فِي شَرْحِ سُنَنِ أَبِيْ دَاوُدَ لِلشَّيْخِ خَلِيْل أَحْمَد، وَأَوْجَزِ المَسَالِكِ فِي شَرْحِ المُؤَطَّا لِلْإِمَامِ مَالِكٍ لِلشَّيْخ مُحَمَّد زِكَرِيَّا الكَانْدهلوِيْ۔

ترجمہ :- کتب حدیث کی شرح اور اس فن کی خدمت کے سلسلے میں مظاہر العلوم کے علماء کی نمایاں خدمات ہیں، جن میں اجل بذل المجہود شرح ابوداؤد، خلیل احمد سہارنپوریؒ اور اوجز المسالک شرح موطاامام مالک، شیخ محمد زکریا کاندھلویؒ ہیں۔

وَتَمْتَازُ مَدْرَسَةُ مَظَاهِرِ العُلُوْمِ وَأَسَاتِذَتِهَا وَطَلَبَتِهَا بِبَسَاطَةٍ فِي المَعِيْشَةِ وَالقَنَاعَةِ بِالكَفَافِ وَحُسْنِ السَّمْتِ وَالتَّوَاضُعِ وَالإِقْبَالِ الكُلِّيِّ عَلَى العِلْمِ وَالدَّرْسِ وَالإِشْتِغَالِ بِخَاصَّةِ النَّفْسِ

ترجمہ :- مدرسہ مظاہر العلوم اور اس کے اساتذہ و طلباء عام رہن سہن اور قناعت و کفایت شعاری کی وجہ سے ممتاز ہیں، تواضع و خاکساری للٰہیت، اور علم پر پوری توجہ اور درس میں انہماک میں بھی ممتاز ہیں۔



مِنَ النُّجُوْمِ إِلَى الْأَرْضِ (۱)

ستاروں سے زمین تک

حل لغات:- غرام: عشق، محبت، فریفتگی۔ محنة: آزمائش، سختی (ج) مِحَن۔ قهقرة: پیچھے لوٹنا، رجعت۔ دِعارة: آوارگی (ف) زناکاری۔ مرقوعة: پیوند لگا ہوا۔ مهابة: ڈر، وقار عظمت۔ معيشة: گذر بسر کا سامان، روزینہ۔ خصاصة: رنج، جھری۔ يحنو: موڑنا، جھکانا (ن)۔ ثكنة: پولیس کا مرکز، چھاؤنی (ج) ثُكَن، ثُكُنَاتٌ۔ رَاش، ريشاً: مال جمع کرنا۔ نبل: تیر (ج) نِبال۔ ثانية: سیکنڈ (ج) ثوان۔

دَرَسْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ أَمْسِ أَنَّ النُّوْرَ يَقْطَعُ مِأَةَ أَلْفٍ وَسِتَّةً وَثَمَانِيْنَ مِيْلاً فِي ثَانِيَةٍ، وَأَنَّهُ يُمْكِنُ لَهُ أَنْ يَطُوْفَ حَوْلَ خَطِّ الْإِسْتِوَاءِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَانِيَةٍ۔

وَسَمِعْتُ أَنَّ مِنَ النُّجُوْمِ مَا لَايَصِلُ ضَوْؤُهُ إِلَّا فِي أَلْفَيْ عَامٍ وَمِنْهَا مَا لَايَصِلُ ضَوْؤُهُ إِلَّا فِي أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنَّ ضَوْءَ بَعْضِ النُّجُوْمِ مُنْذُ طَلَعَتْ لَا يَزَالُ فِي طَرِيْقِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَلَمَّا يَصِلُ إِلَيْهَا۔

ترجمہ:- کل میں نے مدرسہ میں پڑھا کہ روشنی ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ ۸۶ میل طے کرلیتی ہے، اور ایک سکنڈ سے کم میں خط استواء کے ارد گرد ۷۔ چکر لگا سکتی ہے۔ اور میں نے سنا کہ بعض ستاروں کی روشنی دو ہزار سال میں پہونچتی ہے، اور بعض کی روشنی اس سے زیادہ ہے، اور بعض ستاروں کی روشنی جب سے وہ طلوع ہوا ہے اب تک زمین پر اس کی روشنی نہیں پہونچ سکی ہے۔

لِيْ غَرَامٌ شَدِيْدٌ بِالتَّارِيْخِ، لَاأَزَالُ أُطَالِعُهُ بِرَغْبَةٍ عَظِيْمَةٍ وَأَتَمَثَّلُهُ أَمَامَ عَيْنَيَّ كَأَنَّ الْحَوَادِثَ وَاقِعَةٌ وَالْأَشْخَاصَ أَحْيَاءٌ وَلَاأَزَالُ أَتَأَسَّفُ عَلٰى مَافَاتَنِيْ مِنْ مُشَاهَدَةِ الْحَوَادِثِ فِي سَاعَتِهَا وَمِنْ زِيَادَةِ رِجَالٍ مِنْ عُظَمَا التَّارِيْخِ فِيْ زَمَانِهِمْ، وَلَمْ أَزَلْ مُنْذُ صِبَايَ أَقُوْلُ لِوَالِدَيَّ وَأَصْدِقَائِي يَالَيْتَنِيْ وُلِدْتُ فِي الزَّمَنِ الْمَاضِيْ فَشَاهَدْتُ كَذَا وَكَذَا

مِنَ الوَقَائِعِ، وَزُرْتُ فَلَانًا وَفُلَانًا مِنَ الرِّجَالِ، لَقَدْ غَابَ عَنِّي طُوفَانُ نُوحٍ، وَمِحْنَةُ إِبْرَاهِيمَ وَخُرُوجُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَسَبَقَتْنِي بِعْثَةُ الرَّسُولِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِأَكْثَرَ مِنْ أَلْفِ عَامٍ، وَفَاتَنِي عَهْدُ الخِلَافَةِ الرَّاشِدَةِ، وَفَاتَتْنِي حِضَارَةُ بَغْدَادَ وَعَهْدُ قُرْطُبَةَ وَغَرْنَاطَةَ وَفَاتَنِي وَفَاتَنِي وَفَاتَنِي۔

ترجمہ:۔ مجھے تاریخ سے بہت محبت ہے، میں برابر بہت شوق ورغبت سے اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور میں اسے اپنی نظروں کے سامنے تصور کرتا ہوں گویا کہ حوادث واقع ہونے والے ہیں اور اشخاص زندہ ہیں، میں حوادث کو اس وقت میں مشاہدہ نہ کرنے پر افسوس کرتا ہوں، اور تاریخ کے سرکردہ افراد کو ان کے زمانے میں عدم زیارت پر، میں مستقل اپنے بچپنے سے ہی اپنے والد اور اپنے دوستوں کو کہہ رہا ہوں کہ اے کاش کہ میں گذرے ہوئے زمانہ میں پیدا ہوتا اور ان حالات وحوادث کا مشاہدہ کرتا اور فلاں فلاں شخصیات کی زیارت سے شرف حاصل کرتا، طوفان نوح، حضرت ابراہیم کی آزمائش اور بنی اسرائیل کا خروج مجھ سے پوشیدہ رہے اور نبی اکرم ﷺ کی بعثت مجھ سے ایک ہزار سال سے زیادہ پہلے گذر چکی، اور خلافت راشدہ کا مبارک دور مجھ سے چھوٹ گیا بغداد کی تہذیب قرطبہ اور غرناطہ کا عہد حکومت بھی مجھے نہیں ملا اسی طرح مزید۔

وَكُنْتُ أَعُدُّ الحَوَادِثَ الكَبِيرَةَ وَالرِّجَالَ العُظَمَاءَ وَأَقُولُ فِي حُزْنٍ وَأَسَفٍ: لَقَدْ تَأَخَّرْتُ كَثِيرًا، فَلَيْتَ الزَّمَانَ يَعُودُ، وَلَيْتَ البَشَرَ يَسْتَأْنِفُونَ السَّفَرَ، وَلَيْتَ العَالَمَ يَرْجِعُ القَهْقَرَى، وَلَيْتَ التَّارِيخَ يَرُدُّ عَلَى أَعْقَابِهِ، فَأُشَاهِدُ مَا مَضَى وَأُعَاشِرُ مَنْ سَبَقَ

ترجمہ:۔ میں بڑے حوادث اور بڑے لوگوں کو شمار کرتا اور حزن وملال میں کہتا میں بہت زیادہ پیچھے ہو گیا ہوں تو کاش زمانہ لوٹ آتا اور لوگ دوبارہ لوٹ جاتے، دنیا حالات کو لوٹا دیتی اور تاریخ پیچھے لوٹ جاتی تو میں ان گذرے ہوئے حالات کا مشاہدہ کر لیتا اور ان گذرے ہوئے لوگوں کے ساتھ زندگی گذار لیتا۔

وَكُنْتُ افكرُ لَوكَانَ احَدٌ فوقَ نجمٍ لَا يَصِلُ ضَوْؤهُ إلَى الأرْضِ إلَّا فِي آلَافٍ أوْ مَآتٍ مِنَ السِّنِينَ لَرأىَ العَالِمَ كَمَاكَانَ قبلَ آلَافٍ أوْ مَآتٍ مِنَ السِّنِينَ ، وَكَذَالِكَ يُمْكِنُ أنْ يطَالِعَ أهْلَ النُّجُومِ أدْوَارَ التَّارِيخِ المَاضِيَةِ وَيُشَاهِدُوْا الحَوَادِثَ وَالأشْخَاصَ فِي زَمَنِهِمْ وَفِي مَحَالِهِمْ.

سُرِرْتُ مِنْ ذٰلِكَ جِدّاً كَأنِّي وَجَدْتُ ضَالَّتِي وَعَرَضْتُ هٰذِهِ الفِكْرَةَ البَدِيْعَةَ عَلىٰ مُعَلِّمِ الطَّبِيْعِيَّاتِ لِأنِّي لَاآمِنُ عَلىٰ نَفْسِي الخَطَأَ.

قَالَ المُعلِّمُ نعم اِذَافرَضْنَا احَدًا فوقَ الشَّمْسِ وَهِيَ تبعُدُ مِنَ الأرْضِ ثَلَاثَةً وَتِسْعِيْنَ مِلْيُوناً- فَإنَّهُ يَرىٰ فِي الأرْضِ مَاوَقَعَ قبلَ ثمَانِيَ ثَوَانٍ فَقَطْ فَإنَّ ضَوْءَ الشَّمْسِ يَصِلُ إلَى الأرْضِ فِيْ ثَمَانِيَ ثَوَانٍ.

ترجمہ :- میں سوچا کرتا تھا کہ اگر ستارہ کے اوپر کوئی ہو تا تو اسکی روشنی زمین تک ہزاروں یا سینکڑوں سال میں پہونچتی تو البتہ دنیا اسے دیکھتی جیسے وہ ہزاروں یا سینکڑوں سال قبل تھا۔ ایسے ہی اہل نجوم گذشتہ تاریخی دور کا مطالعہ کر سکیں حوادث کا مشاہدہ، اپنے زمانے اور اپنے محل کے اشخاص کا نظارہ کر سکیں۔ میں اس سے بہت خوش ہوا گویا کہ میں نے اپنی گم شدہ چیز کو پالیا، اور یہ انوکھی سوچ معلم طبیعات کے سامنے پیش کی، اس لئے کہ میں از خود غلطی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

وَهٰكَذَاانتَدرَّجُ وَنقُولُ مَنْ كَانَ فَوْقَ النُّجُومِ العَالِيَةِ الَّتِيْ يَصِلُ ضَوْؤُهَا إلَى الأرْضِ فِي آلَافٍ مِنَ السِّنِيْنَ لَكَانُوْا يَرَوْنَ حَوَادِثَ قَبلَ التَّارِيْخِ وَمَاوَقَعَ قَبلَ آلَافٍ مِنَ السِّنِيْنَ بَعْدَ آلَافٍ مِنَ السِّنِيْنَ.

ترجمہ :- تو استاذ نے کہا ہاں اگر ہم سورج کے اوپر کسی کو فرض کریں (اور وہ زمین سے ۹۳ ملیون دوری پر ہے) تو وہ ۸ ر سکنڈ سے کم میں زمین کی طرف دیکھتا ہے اس لئے کہ سورج کی روشنی زمین پر ۸ ر سکنڈ میں پہونچتی ہے۔ اسی طرح ہم آگے بڑھتے ہوئے کہتے ہیں جو ستاروں کے اوپر ہوں گے جس کی روشنی زمین تک ہزاروں سال میں پہونچتی ہے تو وہ

ما قبل تاریخ کے واقعات کو دیکھ لیں گے اور اس چیز کو جو ہزاروں سال پہلے پیش آئی وہ ہزاروں سال بعد بھی دیکھ سکتے ہیں۔

لَمْ أَزَلْ أَفكِّرُ فِیْ اِرْتِفَاعِ النُّجُوْمِ وَبُعْدِهَا عَنِ الأَرْضِ وَمُطَالَعَةِ أَهْلِهَا لِمَا وَقَعَ فِي الأَرْضِ حَتَّى لَمْ أَشْعُرْ إِلاَّ وَأَنِّيَ فِيْ مَكَانٍ أُطَالِعُ فِيْهِ الأَرْضَ بِمُكَبِّرَةٍ كَبِيْرَةٍ.

فَإِذَا بِيْ أَرَىٰ الأَرْضَ غَيْرَ الأَرْضِ الَّتِيْ كُنْتُ أَعْرِفُهَا وَالنَّاسَ غَيْرَ الَّذِيْنَ عَهِدْتُهُمْ، أَرَىَ المَسَاجِدَ عَامِرَةً غَاصَّةً بِالْمُصَلِّيْنَ، وَأَرَىٰ الحُدُوْدَ قَائِمَةً وَأَحْكَامَ الشَّرْعِ نَافِذَةً وَأُجِيْلُ مُكَبِّرَتِيْ وَأَنْظُرُ مِنْ خِلاَلِهَا فَلاَ أَرَىَ فُجُوْراً وَلاَ دَعَارَةً وَلاَ سُكراً وَلاَ قِمَاراً.

ترجمہ :— برابر میں ستاروں کی بلندی اور اس کے بعد زمین سے اس کی مسافت اور اس کے اہل کی دریافت جو زمین پر واقع ہوا، سوچتا رہا یہاں تک کہ میں نہیں سمجھ سکا سوائے اس کے کہ میں ایسی جگہ میں ہوں جہاں سے ایک بڑے دوربین سے دیکھ رہا ہوں۔ تو میں نے اس زمین کے علاوہ زمین دیکھی جس کو جانتا تھا اور ایسے لوگوں کو جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ میں مسجدوں کو نمازیوں سے پر دیکھ رہا ہوں، حدود قائم اور احکام شریعت نافذ دیکھ رہا ہوں اور اپنی جگہ سے اچھی جب میں ان کے درمیان دیکھتا ہوں تو میں نہ کسی فاجر و فاسق، نہ زانی، نہ شرابی: اور نہ ہی جوئے باز کو دیکھ رہا ہوں۔

وَاطَّلَعْتُ عَلٰى بُقْعَةٍ فِيْهَا نَخْلٌ كَثِيْرَةٌ وَمَسْجِدٌ بَسِيْطٌ قَدْ غَشِيَتْهُ سَحَابَةٌ مِنَ النُّوْرِ وَالبَرَكَةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهَا مَدِيْنَةُ الرَّسُوْلِ ﷺ وَرَأَيْتُ بُيُوْتاً مُتَوَاضِعَةً قَدْ بُنِيْ أَكْثَرُهَا مِنَ اللَّبِنِ وَلٰكِنِّيْ رَأَيْتُ هُنَالِكَ سُفَرَاءُ الدُّوَلِ الْكَبِيْرَةِ وَأَبْنَاءِ مُلُوْكٍ قَدْ أَسْلَمُوْا، فَعَرَفْتُ أَنَّ هٰذِهِ المَدِيْنَةَ الصَّغِيْرَةَ مَعَ بَسَاطَتِهَا تَحْكُمُ العَالَمَ وَيَجْبِیْ إِلَيْهَا خِرَاجَ إِيْرَانَ وَرُوْمَةَ.

ترجمہ :— میں ایسی زمین سے واقف ہوا جس میں کھجور کے درخت بہت زیادہ ہیں اور

ایک معمولی مسجد ہے جس کو نور اور برکت کے بادل ڈھانپے ہوئے ہیں، تو میں نے جانا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا شہر مبارک ہے اور معمولی گھروں کو دیکھا جو اکثر کچی اینٹ کے بنے ہوئے تھے، لیکن میں نے وہاں ملک کے بڑے بڑے لوگوں اور بادشاہوں کے نمائندوں اور بیٹوں کو کہ جنہوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ تو میں نے جان لیا کہ یہ چھوٹا سا شہر معمولی ہونے کے باوجود دنیا پر حکومت کر رہا ہے اور ایران و روم سے خراج آرہا ہے۔

وَبَحَثْتُ فِيْ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ اَجِدْ فِيْهَا مَحْكَمَةً وَلَاسِجْنًا فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ فَأَيْنَ يَذْهَبُ الْمُتَخَاصِمُوْنَ وَأَيْنَ يُحْبَسُ الْمُجْرِمُوْنَ؟ فَإِذَا بِيْ أَرَى رَجُلاً جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ فِيْ ثِيَابٍ مَرْقُوْعَةٍ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ مَهَابَةٌ وَجَلَالٌ فَحَضَرَ لَدَيْهِ خَصْمَانِ وَرَفَعَا إِلَيْهِ الْقَضِيَّةَ فِيْ بَسَاطَةِ الْاَعْرَابِ، وَقَالَا: "خَصْمَانِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَاتُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلٰى سَوَاءِ الصِّرَاطِ"۔

ترجمہ:- میں نے اس شہر میں تلاش کیا تو میں نے نہ کوئی عدالت اور نہ کوئی قید خانہ پایا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ جھگڑنے والے کہاں جاتے ہیں اور مجرمین کہاں قید کئے جاتے ہیں؟ تو مسجد رسول ﷺ میں پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ایک آدمی کو بیٹھا ہوا دیکھا جن کے اوپر رعب و دبدبہ تھا، دو مقابل انکے سامنے حاضر ہوئے اور دیہاتی لہجے میں مقدمہ دائر کیا اور دونوں نے کہا: ہم دونوں فریق ہیں اور ہم نے ایک دوسرے پر زیادتی کی ہے، سو فیصلہ کردیں ہم میں انصاف کا اور بات کو دور نہ ڈالیں اور بتلادیں ہم کو سیدھی راہ۔"

سَمِعَ الرَّجُلُ الْقَضِيَّةَ فِيْ هُدُوْءٍ وَتَأَنٍّ وَقَالَ لِلْمُدَّعِيْ "اَلْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنْ ادَّعٰى وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ، فَهَلْ عِنْدَكَ بَيِّنَةٌ أَوْ أَسْتَحْلِفُ الرَّجُلَ؟ وَقَدِمَ الرَّجُلُ شُهُوداً عُدُوْلاً فَقَضٰى لَهُ وَانْفَصَلَتِ الْقَضِيَّةُ فِيْ سَاعَةٍ، وَقَامَ الْفَرِيْقَانِ وَرَضِيَا بِحُكْمِ الشَّرْعِ،فَقُلْتُ :وَلَايَحْتَاجُ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَحْكَمَةٍ وَمُحَامِيْنَ۔

ترجمہ:- آدمی نے اطمینان سے مسئلہ سنا اور تھوڑے توقف کے بعد مدعی سے کہا "دعوی

کرنے والے پر بینہ ہے اور انکار کرنے والے پر قسم" تو کیا تیرے پاس کوئی بینہ ہے یا وہ قسم کھالے؟ تو آدمی نے ایک عادل گواہ پیش کیا تو اس نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا اور ایک گھنٹہ میں مسئلہ حل ہو گیا، اور فریقین اٹھ گئے اور شریعت کے حکم سے راضی ہو گئے تو میں نے کہا: یہ لوگ کسی عدالت اور وکیل کے محتاج نہیں ہیں۔

وَرَأَيْتُ أَبْوَابَ الْبُيُوْتِ فِي اللَّيْلِ مَفْتُوْحَةً، وَرَأَيْتُ بَيْتَ الْمَالِ وَقَدْ أَتَى إِلَيْهِ خِرَاجُ إِيْرَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَيْسَ لَهُ حَارِسٌ وَلَا شُرْطَةٌ، وَقَدْ جَاءَ تَاجُ كِسْرٰى وَهُوَ يُسَاوِيْ مِآتَ آلَافٍ مِنَ الدَّنَانِيْرِ وَقَدْ وَقَعَ إِلٰى جُنْدِيٍّ حَقِيْرٍ فَأَدَّاهُ إِلٰى أَمِيْرِ الْجُنْدِ، وَأَرْسَلَهُ أَمِيْرُ الْجُنْدِ إِلٰى الْخَلِيْفَةِ وَجَاءَ بَعْضُ السُّرَّاقِ وَسَرَقُوْا فَقُطِعَتْ يَدُهُمْ، فَقُلْتُ لَايَحْتَاجُ هٰؤُلَاءِ إِلٰى سِجْنٍ أَوْ مَحْبَسٍ.

ترجمہ:- میں نے گھروں کے دروازوں کو رات میں کھلا ہوا دیکھا اور میں نے ان دنوں دیکھا ایران کا خراج بیت المال میں آیا اور بیت المال میں نہ کوئی چوکیدار اور نہ کوئی پولس تھی، کسریٰ کا تاج آیا جو لاکھوں دینار کے برابر تھا اور ایک معمولی لشکر کے پاس رکھ دیا گیا تو اس نے امیر لشکر کے حوالے کر دیا اور امیر لشکر نے اس کو خلیفہ کی خدمت میں بھیج دیا بعض چور آئے اور چوری کر لی تو ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے تو میں نے کہا یہ لوگ جیل اور قید خانہ کے محتاج نہیں ہیں۔

وَأَشْرَفْتُ عَلٰى بُيُوْتِهِمْ فَوَجَدْتُ مَعِيْشَةً صَافِيَةً وَحَيَاةً رَاضِيَةً لَا يُكَدِّرُهَا حَسَدٌ وَلَابَغْضَاءُ وَلَا طَمَعٌ وَلَاجَشَعٌ، يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ، وَيُهْدِيْ جَارٌ إِلٰى جَارٍ فَتَدُوْرُ الْهَدِيَّةُ عَلَى الْحَيِّ وَتَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا الْأَوَّلِ، لَايَأْكُلُ فِيْهِمُ الْقَوِيُّ الضَّعِيْفَ وَلَايَظْلِمُ الْكَبِيْرُ مِنْهُمُ الصَّغِيْرَ، يَحْنُوْ عَلَيْهِمُ الْخَلِيْفَةُ وَالْأُمَرَاءُ فَهُمْ لَهُمْ كَالْآبَاءِ وَيُطِيْعُهُمُ الْعَامَّةُ وَيُوَقِّرُوْنَهُمْ وَيَنْصَحُوْنَ لَهُمْ فَهُمْ لَهُمْ كَالْأَبْنَاءِ، وَيَتَنَاصَحُوْنَ بَيْنَهُمْ فَهُمْ إِخْوَةٌ.

ترجمہ :— میں نے ان کے گھروں میں دیکھا تو میں نے گذر بسر کے سامان کو صاف اور خوش زندگی پایا نہ ان میں حسد اور نہ بغض و عناد ہے اور نہ ہی حرص ولالچ، محتاج ہونے کے باوجود اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اور ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کو ہدیہ دیتا ہے تو وہ ہدیہ پورے محلہ میں گھومتا ہے اور ہدیہ کرنے والے کے پاس پہونچ جاتا ہے ان میں کوئی قوی اپنے سے ضعیف کا مال نہیں کھاتا اور ان میں کا بڑا چھوٹوں پر ظلم نہیں کرتا، خلفاء وامراء ان کی طرف مائل ہوتے کیوں کہ وہ ان کے لئے باپ کے مثل ہیں اور عوام ان کی عزت واحترام کرتے ہیں اور ان کے لئے مخلص ہوتے ہیں کیوں کہ وہ ان کے لئے اولاد واحفاد کے مثل ہیں اور اپنے درمیان ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں جیسے وہ بھائی ہوں۔

وَاطَّلَعْتُ عَلٰى ثُكْنَاتِهِمْ -وَسَمِعْتُ أَنَّ الْجُنْدَ أَفْسَدُ النَّاسِ أَخْلَاقاً وَأَبْعَدُهُمْ عَنِ الدِّيْنِ وَالْفَضِيْلَةِ فِي كُلِّ زَمَانٍ، فَوَجَدْتُهُمْ بِاللَّيْلِ رُهْبَاناً، لَهُمْ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ ،وَأَمَّا بِالنَّهَارِ فَفُرْسَانٌ يَتَثَقَّفُوْنَ الْقَنَا وَيُرَيِّشُوْنَ النَّبْلَ، يُوْفُوْنَ بِالْعَهْدِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، لَايَأْكُلُوْنَ فِي ذِمَّتِهِمْ إِلاَّ بِثَمَنٍ وَلَايَدْخُلُوْنَ إِلاَّبِسَلَامٍ، وَيَعِفُّوْنَ عَنِ الْمَحَارِمِ وَيَغُضُّوْنَ الْبَصَرَ،فَقُلْتُ إِذَاكَانَ الْجُنْدُ فِيْهِمْ هٰكَذَا فَكَيْفَ بِالْعِبَادِ الزُّهَّادِ.

قُلْتُ لَعَلَّ هٰذَادَوْرَ الْخِلَافَةِ الرَّاشِدَةِ،وَصَدَقْتُ مَا قَرَأْتُ فِي التَّارِيْخِ،وَقُلْتُ ذٰلِكَ قَلِيْلٌ مِنْ كَثِيْرٍ.

ترجمہ :— میں انکی فوجی چھاؤنیوں پر مطلع ہوا (میں نے سنا تھا کہ ہر زمانے میں لشکر لوگوں کے اخلاق کو بگاڑتے ہیں اور انہیں دین سے دور کرتے ہیں) تو میں نے ان کو رات میں عبادت کرتے ہوئے پایا جن کی آواز میں شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ تھی اور دن میں گھوڑسوار ہوتے ہیں نیزہ زنی سیکھتے ہیں اور تیر ٹھیک کرتے ہیں وعدہ پورا کرتے ہیں، بھلائی کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور اپنے کمزور لوگوں میں بغیر قیمت نہیں کھاتے اور کسی کے پاس بغیر سلام کئے ہوئے داخل نہیں ہوتے ہیں، محرمات کی عزت کرتے ہیں، نگاہوں

کو نیچی رکھتے ہیں تو میں نے کہا جب ان میں لشکر ایسا ہے تو عابد و زاہد لوگ کیسے ہوں گے۔
میں نے کہا شاید یہ دور خلافت راشدہ کا ہے جو میں نے تاریخ میں پڑھا صحیح ثابت ہوا اور میں نے سوچا بہت سے واقعات میں سے یہ تھوڑا حصہ ہے۔



مِنَ النُّجُومِ إِلَى الْأَرْضِ (۲)

ستاروں سے زمین تک

حل لغات:- زَهْوٌ: اتراہٹ۔ ضَفَّة: کنارہ (ج) ضفاف۔ أُبَّهَة: شان و شوکت، کروفر۔ مواكبة: ساتھ دینا، دوش بدوش ہونا۔ هارش: بعض کو بعض پر بھڑکانا۔ شَطَّار: چالاک۔ متطوع: رضاکار۔ موكب: (ج) مواکب، جلوس، قافلہ۔

وَنَزَلْتُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَرَأَيْتُ الْأُمُورَ قَدْ تَغَيَّرَتْ وَأَنَّ الْعَاصِمَةَ قَدْ تَحَوَّلَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ- عَلٰى سَاكِنِهَا أَلْفُ أَلْفِ سَلَامٍ- إِلٰى دِمَشْقَ الشَّامِ، فَإِذَا قُصُوْرٌ عَالِيَةٌ قَدْ عُلِّقَتْ عَلٰى أَبْوَابِهَا سُتُوْرٌ جَمِيْلَةٌ وَكُسِيَتْ جُدْرَانُهَا بِثِيَابٍ فَاخِرَةٍ، وَإِذَا مَسَاجِدُ شَامِخَةٌ تُنَاطِحُ مَنَارَاتُهَا السَّمَاءَ وَهِيَ عَامِرَةٌ بِالْمُصَلِّيْنَ، وَرَأَيْتُ فِيْهَا حَلَقَاتِ الدَّرْسِ وَمَجَالِسَ الْعِلْمِ وَهِيَ غَاصَّةٌ بِطَلَبَةِ عِلْمِ الدِّيْنِ، وَالشُّيُوْخُ يُحَدِّثُوْنَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يَكْتُبُوْنَ وَيَحْفَظُوْنَ-

ترجمہ:- میں اس سے نیچے اترا تو میں نے حالات بدلے ہوئے پائے اور راجدھانی مدینہ سے (اس میں رہنے والے پر ہزار ہزار سلام ہو) دمشق (شام) منتقل ہو چکی تو میں نے بلند و بالا محلات دیکھے جن کے دروازوں پر خوبصورت پردے لٹکے ہوئے تھے اور دیواریں عمدہ کپڑوں سے ڈھکی ہوئی تھیں اور اونچی اونچی مسجدیں ہیں جن کے منارے آسمان کو چھو رہے ہیں اور نمازیوں سے بھری ہوئی ہیں ان میں درس علمی مجالس کے حلقے ہیں جو علم حاصل کرنے والوں سے بھرے ہوئے ہیں اور شیوخ نبی کریم ﷺ کی روایت بیان

کر رہے ہیں اور لوگ اسے لکھ رہے ہیں اور یاد کر رہے ہیں۔

وَرَأَيْتُ النَّاسَ أَنْوَاعًا مِنْهُمُ الزُّهَّادُ وَالْعُبَّادُ وَطَلَبَةُ الْعِلْمِ وَمِنْهُمُ الْمُتْرَفُونَ، وَرَأَيْتُ آثَارَ الْحُرِّيَّةِ وَالتَّرَفِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ طَبَقَاتٍ فِي الْغِنٰى وَالثَّرْوَةِ وَالْجَاهِ وَالشَّرَفِ، فَهٰذَا ابْنُ الْخَلِيفَةِ فِي زَهْوِهِ وَخُيَلَائِهِ، وَذٰلِكَ عَامِلُ الْعِرَاقِ فِي خَدَمِهِ وَحَشَمِهِ، وَهٰذَا سُوقِيٌّ وَذٰلِكَ شَرِيفٌ۔

وَرَأَيْتُ بَعْضَ الْحُدُودِ قَائِمَةً وَبَعْضَ أَحْكَامِ الشَّرْعِ نَافِذَةً، وَرَأَيْتُ الْعُلَمَاءَ وَأَهْلَ الدِّينِ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ مُتَطَوِّعِينَ فَيَخْضَعُونَ لَهُمْ وَيَسْتَسْلِمُونَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ غَيْرَ مُجَاهِرِينَ بِالْفِسْقِ، غَيْرَ مُصِرِّينَ عَلَى الْمَعْصِيَةِ يَحْتَشِمُونَ أَهْلَ الدِّينِ وَالْعِلْمِ۔

ترجمہ:- میں نے بہت طرح کے لوگوں کو دیکھا، جن میں بعض عابد وزاہد طالب علم دین، بعض ان میں مالدار تھے، آزادی اور مالداری کی نشانیوں کو دیکھا اور لوگوں میں اہل ثروت وجاہ وحشم طبقہ کو دیکھا تو یہ خلیفہ کا صاحبزادہ اپنی اتراہٹ میں ہے اور وہ عراقی مزدور اس کے خدام اور نوکروں میں سے ہے، یہ بدبخت اور وہ شریف۔

اور میں نے بعض حدود قائم دیکھے اور بعض احکام شرع نافذ ہیں، علماء اور دینداروں کو دیکھا جو رضاکار بنکر لوگوں کو منع کر رہے ہیں، تو وہ ان کی اطاعت کر رہے ہیں اور سر تسلیم خم کرتے ہیں، اور لوگوں کو دیکھا کہ فسق کا اظہار نہیں کر رہے ہیں نہ ہی معصیت پر مصر ہیں اہل علم اور اہل دین کی عزت کرتے ہیں۔

وَرَأَيْتُ الْخَلِيفَةَ وَالْأَمِيرَ مَعَ تَرَفِهِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَيَخْطُبُ فِيهِمْ وَيَجْلِسُ لَهُمْ وَرَأَيْتُ مَدِينَةً عَرَبِيَّةً فَالْخُلَفَاءُ يَصِلُونَ الشُّعَرَاءَ بِجَوَائِزَ كَبِيرَةٍ وَيَنْحَرُونَ جُزُورًا وَيُطْعِمُونَ النَّاسَ، وَرَأَيْتُ دَوْلَةَ الْمُسْلِمِينَ قَدِ اتَّسَعَتْ حَتّٰى امْتَدَّتْ إِلٰى حُدُودِ الْهِنْدِ فِي جَانِبٍ، وَإِلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ الْإِطْلَانْتِيكِي فِي جَانِبٍ آخَرَ لَا تُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَشْهُرٍ عَلٰى أَسْرَعِ جَمَلٍ۔

فَقُلْتُ لَعَلَّ هٰذَا عَصْرُ الْأُمَوِيِّينَ وَلَعَلِّي فِي نِهَايَةِ الْقَرْنِ الْأَوَّلِ۔

ترجمہ :- خلیفہ اور امیر کو دیکھا کہ خوش حال ہونے کے باوجود لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں اور ان میں تقریر کر رہے ہیں اور ان کی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے ایک عرب شہر کو دیکھا جس میں خلفاء شعراء کو بڑے بڑے انعامات سے نواز رہے ہیں، بکریاں ذبح کر رہے ہیں اور لوگوں کو کھلا رہے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ مسلمانوں کی حکومت ایک جانب میں ہندوستان کی سرحد تک پھیل چکی ہے اور دوسری طرف بحر اٹلانٹک کے ساحل تک، جس کی مسافت تیز رفتار اونٹ کے ذریعہ پانچ مہینے سے کم میں نہیں طے کی جاسکتی۔ تو میں نے کہا شاید یہ امویوں کا آخری زمانہ ہے اور میں قرن اول کے اختتام میں ہوں۔

ثُمَّ انْحَدَرْتُ اِلٰى اَسْفَلِ ،فَرَأَيْتُ مَدِيْنَةَ حَدِيْثَةً عَلٰى ضِفَّتَىْ دِجْلَةَ وَرَأَيْتُ مَدِيْنَةً خَلِيْطاً ،فِيهَا صُوَرٌ عَرَبِيَّةٌ وَفِيهَا صُوَرٌ عَجَمِيَّةٌ ،وَالنَّاسُ أَخْلَاطاً فِيْهِمُ الْعَرَبُ وَفِيْهِمِ الْفَرَسُ وَفِيْهِمْ أَهْلُ الْهِنْدِ وَكَثِيْرٌ مِنْهُمُ التُّرْكُ، وَرَأَيْتُ قَصْرَ الْخَلِيْفَةِ مِثْلَ قُصُوْرِ مُلُوْكِ الْعَجَمِ يَحْرِسُهُ التُّرْكُ، وَكَذٰلِكَ قُصُوْرُ الْوُزَرَاءِ وَالْأُمَرَاءِ ،وَرَأَيْتُهُمْ يَخْرُجُوْنَ فِىْ مَوَاكِبَ مُلُوْكِيَّةٍ فِى أُبْهَةٍ عَظِيْمَةٍ.

ترجمہ :- پھر میں اس سے نیچے اترا تو میں نے "دجلہ" کے دونوں کناروں پر ایک نیا شہر دیکھا اور میں نے ایک مخلوط شہر دیکھا، جس میں عربی اور عجمی صورتیں تھیں، اور ان میں عرب بھی ہیں اور اہل فارس بھی اور ہندوستانی بھی اور اکثر ترکی ہیں، میں نے خلیفہ کے محل کو عجمی بادشاہوں کے محلات کی طرح دیکھا جس کی چوکیداری ترکی کر رہے ہیں، اور ایسے ہی وزراء امراء کے محلات، اور ان کو دیکھا کہ وہ بادشاہی قافلہ میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ نکل رہے ہیں۔

وَرَأَيْتُ بَعْضَ النَّاسِ يَرْبُوْنَ الْحَمَامَ وَيَشْتَرُوْنَهُ بِأَثْمَانٍ غَالِيَةٍ وَيَتَهَارَشُوْنَ بِالدُّيُوْكِ وَالْكِلَابِ ،وَرَأَيْتُ أَنْوَاعَ اللَّهْوِ وَاللَّعِبِ ،فَقُلْتُ جَاءَ هٰذَا مِنْ كَثْرَةِ الْأَمْوَالِ وَاخْتِلَاطِ الْأَعَاجِمِ .
وَرَأَيْتُ الْقُضَاةَ وَقَاضِى الْقُضَاةِ قَدِ ازْدَحَمَ عَلَيْهِ الْمُتَظَلِّمُوْنَ

وَهُوَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ وَقَدْتَأْخُذُ قَضِيَّةٌ أَيَّاماً، وَرَأَيْتُ السُّجُوْنَ قَدْغَصَّتْ بِالْمُجْرِمِيْنِ وَاللُّصُوْصِ وَالشُّطَّارِ.

ترجمہ:— اور بعض لوگوں کو دیکھا کہ کبوتر پال رہے ہیں اور خطیر رقم میں اسے خرید رہے ہیں، اور اسے مرغیوں اور کتوں سے لڑوا رہے ہیں، طرح طرح کے لہو ولعب دیکھے تو میں نے کہا یہ مال کی کثرت اور عجمیوں سے اختلاط کی وجہ سے آیا ہے۔ عدالتوں اور عدالت کے ججوں کو دیکھا مظلوم ان کے پاس بھیڑ لگائے ہوئے ہیں اور جج ان کے درمیان فیصلہ کررہا ہے، اور بہت بہت دنوں کے مسائل حل کررہا ہے، اور جیلوں کو دیکھا جو مجرموں، چوروں اور دھوکہ بازوں سے بھری ہوئی تھیں۔

وَرَأَيْتُ كَذٰلِكَ مَسَاجِدَ مُزْدَحِمَةً بِالْمُصَلِّيْنَ، وَمَدَارِسَ غَاصَّةً بِطَلَبَةِ عُلُوْمِ الدِّيْنِ، وَمَجَالِسَ الْوَعْظِ عَامِرَةً بِالْمُسْتَمِعِيْنَ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَجُزُّوْنَ نَوَاصِيَهُمْ وَيَخِرُّوْنَ مَغْشِيّاً عَلَيْهِمْ وَيَتُوْبُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ، وَيُسْلِمُ كَثِيْرٌ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ كُلَّ جُمُعَةٍ، فَقُلْتُ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَفْقِدُوْا قُلُوْبَهُمْ وَإِنَّ الدِّيْنَ لَايَزَالُ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ.

ترجمہ:— ایسے ہی مسجدوں کو دیکھا جو نمازیوں سے بھری ہوئی ہیں اور مدرسے طلاب علوم دینیہ سے پُر ہیں، اور وعظ کی مجلسیں جو سننے والوں سے لبالب ہیں، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اپنی پیشانیوں کو پیٹ رہے ہیں اور ان پر بے ہوش ہو کر اوندھے گررہے ہیں، اور منکرات سے توبہ کررہے ہیں، اور اکثر ذمی جمعہ کے دن اسلام قبول کررہے ہیں، تو میں نے کہا کہ لوگوں نے اپنے دل ضائع نہیں کئے اور دین ہمیشہ قلب اور روح پر نگہبان رہیگا۔

وَرَأَيْتُ كَذٰلِكَ رِجَالاً مُنْقَطِعِيْنَ عَنِ الدُّنْيَا مُعْرِضِيْنَ عَنِ الْمُلُوْكِ وَجَوَائِزِهِمْ وَصِلَاتِهِمْ، يَأْتِيْ إِلَيْهِمِ النَّاسُ مِنْ خُرَاسَانَ وَالْهِنْدِ وَإِيْرَانَ وَيَسْتَفِيْدُوْنَ، وَتَأْتِيْهِمُ الدُّنْيَا رَاغِمَةً وَيَأْتِيْهِمُ الْمُلُوْكُ وَالْأُمَرَاءُ صَاغِرِيْنَ، فَرَأَيْتُ دَوْلَةً دِيْنِيَّةً تُزَاحِمُ الدَّوْلَةَ الْمَادِيَّةَ وَتَفُوْقُهَا فِي الْعِزَّةِ وَالسُّلْطَانِ۔

ترجمہ:— ایسے ہی چند لوگوں کو دیکھا جو دنیا سے الگ تھلگ، بادشاہوں سے اور ان کے

انعامات اور نسبت سے بے نیاز ہیں، لوگ ان کے پاس خراسان، ہندوستان اور ایران سے آکر استفادہ کرتے ہیں دنیا ان کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے، بادشاہ اور امراء کم حیثیت ہو کر آتے ہیں تو میں نے ایک دیندار ملک کو مادی ملک کے مقابل دیکھا جو عزت واقتدار میں اس سے فائق تھا۔

وَرَأَیْتُ اَکْبَرَ دَوْلَةٍ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ، یَنْظُرُ مَلِکُهَا أَوِ الْخَلِیْفَةُ- کَمَا یَقُوْلُ النَّاسُ فِیْ تِلْكَ الْبِلَادِ- إِلٰی سَحَابَةٍ فَیَقُوْلُ "أَمْطِرِیْ حَیْثُ شِئْتِ فَیَأْتِیْنِیْ خَرَاجُكِ".
فَقُلْتُ هٰذِهٖ بَغْدَادُ عَاصِمَةُ الدَّوْلَةِ الْعَبَّاسِیَّةِ وَلَعَلِّیْ فِی الْقَرْنِ الثَّالِثِ۔

ترجمہ:- میں نے زمین پر ایک سب سے بڑا ملک دیکھا جس کا بادشاہ یا خلیفہ (جیسا کہ اس ملک کے لوگ کہتے ہیں) بادل کی طرف دیکھ رہا ہے اور کہہ رہا ہے "جہاں چاہے برس کیوں کہ عنقریب تیرا خراج میرے پاس آئے گا۔ تو میں نے کہا یہ بغداد عباسی حکومت کا دار السلطنت ہے اور شاید میں تیسری صدی میں ہوں۔

وَحَانَتْ مِنِّیْ اِلْتِفَاتَةٌ اِلٰی خَلِیْجِ جَبَلِ الطَّارِقِ فَرَأَیْتُ عَلٰی ضِفَّتِهٖ مَدِیْنَةً زَاخِرَةَ الْعُمْرَانِ شَامِخَةَ الْبُنْیَانِ، وَرَأَیْتُ فِیْهَا قُصُوْراً مُتَّسِقَةً وَحَدَائِقَ مُتَنَاسِبَةً وَشَوَارِعَ مَرْصُوْفَةً وَعُیُوْنًا مُتَدَفِّقَةً وَجُسُوْراً مَنْصُوْبَةً وَمَسَاجِدَ مُزَخْرَفَةً وَمَدَارِسَ مُشَیَّدَةً فَتَذَکَّرْتُ مَا قَرَأْتُ فِی التَّارِیْخِ عَنْ مَدِیْنَةِ قُرْطُبَةَ وَعَرَفْتُ أَنَّ مَسَاحَتَهَا سِتَّةَ عَشَرَ مِیْلاً فِی الطُّوْلِ وَسِتَّةَ أَمْیَالٍ فِی الْعَرْضِ، وَأَنَّ فِیْهَا مِأَةَ أَلْفٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ أَلْفاً مِنَ الْقُصُوْرِ وَالْمَنَازِلِ وَثَمَانُوْنَ أَلْفاً وَأَرْبَعَ مِأَةٍ مِنَ الدَّکَاکِیْنِ، وَسَبْعَ مِأَةٍ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَتِسْعَ مِأَةِ حَمَّامٍ، وَأَرْبَعَةَ آلَافٍ وَثَلَاثَ مِأَةِ مَخْزَنٍ، وَإِحْصَاءُ الْمَدِیْنَةِ یَرْبُوْ عَلٰی مِلْیُوْنَ۔

ترجمہ:- جبل طارق کے خلیج کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے اس کے کنارے پر آبادی

سے کھچا کھچ اور اونچی اونچی عمارتوں والا ایک شہر دیکھا میں نے اس میں سجے ہوئے محلات، مرتب باغیچے، پکی سڑکیں، ابلتے ہوئے چشمے نصب کئے ہوئے پل، آراستہ مساجد اور مضبوط مدارس دیکھے تو شہر قرطبہ کی جو تاریخ میں نے مطالعہ کی تھی یاد آئی اور میں نے جانا کہ اس کا رقبہ ۱۶ ر میل لمبا اور چھ میل چوڑا ہے، اور اس میں ایک لاکھ ۱۳ ر ہزار محلات اور گھر ہیں، اور ۸۰ ر ہزار ۴ ر سو دوکانیں ہیں، سات سو مسجدیں اور ۹ ر سو حمام ہیں، اور ۴ ر ہزار ۳ ر سو اسٹورس ہیں، اور شہر کی آبادی دس لاکھ سے اوپر ہے۔

وَرَأَيْتُ فِي الْمَدِيْنَةِ مُتَنَزَّهَاتٍ فَسِيْحَةٍ وَحَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ، وَطُرُقاً وَشَوَارِعَ مُبَلَّطَةً بِالْحَجَرِ، وَسُرَادِقَاتٍ مَنْصُوْبَةً يَأْوِيْ إِلَيْهَا الْغُرَبَاءُ وَالْبَاعَةُ وَالسَّابِلَةُ فِي الْحَرِّ وَالشَّمْسِ، وَرَأَيْتُ الْأَسْوَاقَ مَشْحُوْنَةً بِالْمَتَاجِرِ وَالسِّلَعِ الْغَالِيَةِ الَّتِيْ جُلِبَتْ مِنْ بِلَادٍ بَعِيْدَةٍ، وَرَأَيْتُ رِبَاطَاتٍ لِلْجَوَّابِيْنَ وَالتُّجَّارِ.

وَرَأَيْتُ بِجَنْبِ مَدِيْنَةِ قُرْطُبَةَ مَدِيْنَةً صَغِيْرَةً مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْهَا عَلَىٰ وَجْهِ الْأَرْضِ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا مَدِيْنَةُ الزَّهْرَاءِ الْمَعْرُوْفُ فِي التَّارِيْخِ وَأَنَا فِي الْقَرْنِ الرَّابِعِ، وَهٰذِهِ أَيَّامُ مَلِكِ الْأَنْدَلُسِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّاصِرِ أَوْ اِبْنِهِ حَكَمِ الثَّانِيْ.

ترجمہ:- شہر میں میں نے کشادہ پارک، خوبصورت باغیچے، سڑکوں اور راستوں پر پتھر بچھے ہوئے دیکھے، اور پنڈال لگے ہوئے جس میں گرمی میں غرباء و مساکین، پریشان حال و مجبور اور مسافر پناہ گزیں ہوتے ہیں، اور بازاروں کو تجارت کے سامان اور قیمتی اشیاء جو دور دراز ممالک سے لیکر آتے ہیں بھرا ہوا دیکھا، مسافروں اور تاجروں کیلئے مہمان خانہ دیکھا۔

قرطبہ شہر کے بغل میں ایک چھوٹا شہر دیکھا میں نے اس سے خوبصورت شہر زمین پر نہیں دیکھا تو میں نے کہا شاید مدینۃ الزھراء ہے جو تاریخ میں مشہور ہے، اور میں چوتھی صدی میں ہوں اور یہ زمانہ اندلس کے بادشاہ عبد الرحمٰن ناصر کا ہے یا اس کے بیٹے حکم الثانی کا۔



مِنَ النُّجُومِ إِلَى الأَرْضِ (۳)

ستاروں سے زمین تک

حل لغات:- عَزَلَ: برطرف کرنا، علیحدہ کرنا، معزول کرنا (ض)۔ نَصَبَ: عہدہ پر فائز کرنا، تقرر کرنا (ض)۔ زَلِقَ: پیر پھسلنا (س)۔ وَقَاحَة: بے حیائی۔ قَارَعَ: لڑنا، زدوکوب کرنا۔ زَحَفَ: آہستہ چلنا، زمین کو ہموار کرنا۔ التَتَر: قوم تاتار، جو چین اور بحر قزوین کے درمیان آباد ہے۔ جُمُود: تعطل۔ خمود: خاموشی، جمود، پست ہمتی۔ جمرة: دہکتی ہوئی آگ، انگارہ۔ شِبْل: (ج) اشبال: شیر کا بچہ، بہادر بیٹا۔ توغل: اندر گھسنا۔ قَهَر: زیر کرنا، مغلوب کرنا۔ رَنَّ: (ض) ٹن ٹن کی آواز ہونا، گونجنا، گھنٹی بجنا۔ غمر الماء: پانی کا ہر جگہ گھیرنا، ڈھانپنا۔ نَبَش: مدفون کو نکالنا (ن)۔ طور: حال، مرحلہ، وقت، کیفیت (ج) اطوار۔ ثغور: سرحد، حدود۔

وَصَرَفْتُ نَظَرِیْ مِنَ الغَرْبِ إِلَى الشَّرْقِ، فَرَأَيْتُ دَوْلَةً قَوِيَّةً وَاسِعَةً قَاعِدَتُهَا نِيسَابُور تَحْكُمُ خُرَاسَانَ وَالعِرَاقَ وَإِيْرَانَ، وَيَتَحَكَّمُ مُلُوكُهَا فِیْ بَغْدَادَ وَيَنْصِبُوْنَ وَيَعْزِلُوْنَ، وَيَغْزُو مَلِكُهَا أَلْبَ أَرْسَلاَنَ الأَفْرَنْجَ فِیْ دِيَارِهِمْ وَيَأْسِرُ مَلِكَهُمْ النَّصْرَانِی وَيَضْرِبُ عَلَيْهِمْ الجِزْيَةَ وَقَدْ بَلَغَتْ هٰذِهِ الدَّوْلَةُ أَوْجَهَا فِی عَهْدِ مَلِكْ شَاهْ وَوَزِيْرِهُ الفَاضِلُ نِظَامُ المُلْكِ الطُّوْسِی فَرَأَيْتُ المَدْرَسَةَ النِّظَامِيَّةَ فِی بُغْدَادَ عَامِرَةً آهِلَةً يُدَرِّسُ فِيهَا مِثْلَ الإِمَامِ أَبِیْ حَامِدِ الغَزَالِیْ، وَتُنْفِقُ عَلَيْهَا الدَّوْلَةُ السَّلْجُوقِيَّةُ، وَرَأَيْتُ شَقِيْقَتَها المَدْرَسَةَ النِّظَامِيَّةَ فِی نِيسَابُور يُدَرِّسُ فِيهَا مِثْلَ إِمَامِ الحَرَمَيْنِ الجُوَيْنِی فَقَرَّتْ بِذٰلِكَ عَيْنَایَ، وَدَعَوْتُ لِلدَّوْلَةِ السَّلْجُوقِيَّةِ وَمَلِكِهَا وَوَزِيْرِهَا۔

ترجمہ:- میں مغرب سے مشرق کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے ایک وسیع و عریض طاقتور ملک دیکھا جس کا دارالسلطنت "نیشاپور" ہے خراسان، عراق اور ایران کو قبضہ میں لئے ہوئے ہے اور اس کے بادشاہ بغداد میں حکومت کر رہے جس کو چاہتے ہیں منصب عطا

کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں معزول کردیتے ہیں، اور اس کا بادشاہ "الپ ارسلان" انگریزوں سے ان کے ملک میں جنگ کر رہا ہے۔ اور ان کے نصرانی بادشاہ کو قید کر رہا ہے، اور ان پر جزیہ عائد کر رہا ہے، یہ ملک ملک شاہ اور ان کے وزیر فاضل نظام الدین طوسی کے عہدِ حکومت میں پروان چڑھا، تو میں نے مدرسہ نظامیہ کو بغداد میں آباد اور بھرا ہوا دیکھا جس میں امام ابو حامد غزالیؒ جیسے افراد تعلیم دے رہے ہیں اور سلجوقی حکومت اس پر خرچ کر رہی ہے، اور مدرسہ نظامیہ کی طرح دوسرے ادارہ کو نیشاپور میں دیکھا جس میں امام الحرمین جوینی جیسے لوگ تعلیم دے رہے ہیں تو اس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئی اور میں نے سلجوقی حکومت اس کے بادشاہ اور اس کے وزیر کے لئے دعا کی۔

وَمَا لَبِثْتُ اَنْ رَأَيْتُ الْاَفْرَنْجَ يَحْمِلُوْنَ الصُّلْبَانَ وَيُغِيْرُوْنَ عَلَى الْبِلَادِ الْاِسْلَامِيَّةِ، وَرَأَيْتُهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ، وَقَدْجُنَّ جُنُوْنُهُمْ حَتّٰى سَافَرَ اُلُوْفٌ مِنَ الْاَطْفَالِ وَالْغِلْمَانِ مِنْ بِلَادِ الْاَفْرَنْجِ لِيَفْتَحُوا الْقُدْسَ وَقَدْغَرِقَ اَكْثَرُهُمْ فِي الطَّرِيْقِ وَمَاتُوْا، وَرَأَيْتُ مُلُوْكَ اُوْرُبَّا قَدْ تَحَالَفُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَدَفَّقَتْ مِنْ اُوْرُبَّاءَ جُنُوْدٌ مِنَ الصَّلِيْبِيِّيْنَ حَتّٰى اَخَذُوا الْقُدْسَ وَوَضَعُوْا فِي الْمُسْلِمِيْنَ السَّيْفَ حَتّٰى سَالَتْ بِدِمَائِهِمْ سِكَكُ مَدِيْنَةِ الْقُدْسِ وَزَلِقَتْ فِيْهَا الْخَيْلُ ،وَاَخَذُوْا اَكْثَرَ مُدُنِ سُوْرِيَةِ وَفَلَسْطِيْنَ وَهَدَّدُوْا مِصْرَ وَالْعِرَاقَ وَطَمَعُوْا فِي الْحِجَازِ ،وَبَلَغَتْ بِهِمُ الْجُرْاءَةُ وَالْوَقَاحَةُ اَنْ حَلَفَ مِنْهُمْ اَمِيْرٌ عَلٰى اِهَانَةِ الْجَسَدِ الطَّاهِرِ الدَّفِيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ اَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ۔

ترجمہ:- تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میں نے دیکھا انگریز صلیب اٹھائے اسلامی ملک پر حملہ آور ہو کر ہر طرف سے آرہے ہیں، ان پر جنون طاری ہو گیا یہاں تک انگریز ملک سے ہزاروں بچے اور لڑکے بیت المقدس کو فتح کرنے کیلئے چل پڑے ان میں اکثر تو زمین میں دھنس گئے اور مر گئے، یورپ کے بادشاہ اس پر آپس میں ایک ہو گئے اور یورپ سے جوان لشکروں کو بھیجا کہ اس مقدس سرزمین کو قبضالیں تو انہوں نے مسلمانوں کے

درمیان تلوار چلانا شروع کی یہاں تک کہ قدس شہر کی گلیاں خون سے بہہ پڑیں گھوڑے خون میں پھسلنے لگے اور انہوں نے شام و فلسطین کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا اور مصر کو دھمکی دی، اور حجاز کو فتح کرنے کی خواہش کی، ان سب وجوہات کی بنیاد پر ان میں جرأت وجسارت یہاں تک پہونچی کہ ان کے امیر نے جسد اطہر کی اہانت پر قسم کھالی (جو مدینہ میں مدفون ہیں ان پر ہزار ہزار صلوٰۃ وسلام ہو)۔

رَأَيْتُ كُلَّ ذٰلِكَ وَالْتَفَتُّ إِلَى الدَّوْلَةِ السَّلْجُوقِيَّةِ فِي نِيسَابُور وَقُلْتُ أَيْنَ مُلُوكُهَا الَّذِينَ كَانُوا يَغْزُوْنَ الْأَفْرَنْجَ وَيَهْزِمُونَهُمْ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرٰى فَإِذَا هِيَ قَدْ اِنْقَرَضَتْ سَنَةَ ٥٣٢ھ وَالْتَفَتُّ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَرَأَيْتُهُمْ فِي لَهْوٍ وَلَعِبٍ، وَفِي غَزْوٍ وَنَهْبٍ، بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ۔

وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالْمُلُوكَ وَالْوُزَرَاءَ وَالْعُلَمَاءَ فِي شُغْلٍ عَنِ الْإِفْرَنْجِ فَجَفَتْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَقَلِمْتُ عَلَى الدِّينِ السَّلَامُ۔

ترجمہ:- یہ سب دیکھ کر نیشاپور میں سلجوقی حکومت کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے کہا کہاں گئے وہ بادشاہانِ مملکت جنہوں نے انگریزوں سے بارہا جنگ کی اور انہیں پے در پے شکست فاش دی، ۵۳۲ھ میں ہی ان کی حکومت ختم ہو چکی، مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوا تو میں انہیں لہو ولعب میں لوٹ کھسوٹ میں پھنسا ہوا دیکھا ان میں آپس میں سخت جنگ چھڑی ہوئی ہے عوام بادشاہوں، وزراء اور علماء کو انگریز کی طرف سے کام میں لگا ہوا دیکھا تو میں اسلام کے سلسلے میں اندیشے میں مبتلا ہو گیا اور کہا دین کو اللہ محفوظ رکھے۔

وَإِذَا بِالسُّلْطَانِ نُورِ الدِّينِ الزَّنْكِي وَالسُّلْطَانُ صَلَاحُ الدِّينِ الْأَيُّوْبِي وَقَدْ نَزَلَا بِالْأَفْرَنْجِ وَقَارَعَاهُمْ قِرَاعاً شَدِيداً، وَلَمْ يَزَلْ صَلَاحُ الدِّيْنِ يَضْرِبُ الْحَدِيْدَ بِالْحَدِيْدِ حَتّٰى هَزَمَ الْأَفْرَنْجَ فِي طَبَرِيَّةِ شَرَّ هَزِيْمَةً، وَدَعَا بِالْبُرْنُسِ الَّذِي حَلَفَ عَلٰى إِهَانَةِ جَسَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَضَرَبَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ قَائِلاً، الْيَوْمَ أَنْتَصِرُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ۔

ترجمہ:- اچانک سلطان نور الدین زنگی، سلطان صلاح الدین ایوبی انگریز کے سامنے

آئے اور انہیں خوب مارا، صلاح الدین ایوبی مستقل لڑائی کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے انگریز کو "طبریہ" میں بُری طرح شکست دی، اور "پرنس" جس نے جسد اطہر کی اہانت پر قسم کھائی تھی اسے بلایا اور اپنے ہاتھ سے قتل کرتے ہوئے یہ کہا، آج میں رسول اکرم ﷺ کی وجہ سے غالب ہو رہا ہوں۔

وَانْتَزَعَ الْقُدْسُ وَالْمُدُنُ الشَّامِيَّةُ مِنْ أَيْدِي النَّصَارىٰ وَبَيَّضَ وَجْهَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْعَالَمِ، وَكَانَ فَتْحاً تَضَاءَلَتْ أَمَامَهُ الْفُتُوحُ وَأَثْنىٰ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ، وَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

هٰذَا الَّذِيْ كَانَتِ الْأَيَّامُ تَنْتَظِرُ
فَلْيُوفِ لِلّٰهِ أَقْوَامٌ بِمَا نَذَرُوْا

ترجمہ:- انہوں نے بیت المقدس اور شام کے شہروں کو نصاریٰ کے قبضہ سے چھینا اور دنیا میں مسلمانوں کا نام روشن کیا، اور یہ فتح گذشتہ فتوحات کا بدل تھیں، فرشتوں اور لوگوں نے اس پر تعریف کی اور کسی مسلم نے کہا، یہ وہ دن ہے جس کا زمانہ انتظار کر رہا تھا کیوں کہ قوم جس کی نذر مانتی ہے اللہ تعالیٰ اسے پورا فرماتا ہے۔

ثُمَّ انْحَدَرْتُ إِلىٰ اَسْفَلَ فَرَأَيْتُ أَنَّ بَغْدَادَ الَّتِيْ زُرْتُهَا قَبْلَ دَقَائِقَ قَدْ زَحَفَ إِلَيْهَا جَرَادٌ مِنَ التَتَرِ فَجَرَّبَهَا تَخْرِيْباً وَفَجَرُّوْا مِنْ دِمَاءِ أَهْلِهَا أَنْهَاراً، وَرَفَعُوا مِنْ رُؤُوْسِهِمْ مَنَاراً، وَقَتَلُوا الْخَلِيْفَةَ الْمُسْتَعْصِمَ شَرَّ قِتْلَةٍ، وَرَمَوا بِالْكُتُبِ النَّفِيْسَةِ فِيْ مَاءِ دِجْلَةِ فَاسْوَدَّ تَارَةً بِسَوَادِهَا وَأَحْمَرَّ تَارَةً بِدِمَاءِ أَهْلِهَا، وَلَوْلَا أَنِّيْ أَعْرِفُ مَكَانَهَا عَلىٰ شَاطِئِ دِجْلَةِ لَأَنْكَرْتُ هَيْئَتَهَا وَلَمْ أَعُدْ أَعْرِفُهَا۔

ترجمہ:- پھر میں نیچے اترا تو میں نے بغداد کو دیکھا (جس کی چند منٹوں قبل میں نے زیارت کی تھی) کہ اس میں تاتاریوں کے لشکر داخل ہو رہے ہیں جس نے اس کو نیست و نابود کر دیا اور اہل بغداد کے خون سے نہریں جاری ہوگئیں اور ان کے سروں سے تاج اتار دیئے، اور خلیفہ معتصم کو بُری طرح قتل کر دیا، عمدہ کتابوں کو دریائے دجلہ کے پانی میں بہادیا تو کبھی

دریا کا پانی روشنائی کی وجہ سے کالا ہو جاتا اور کبھی لال ہو جاتا وہاں کے رہنے والوں کے خون کی وجہ سے ،اگر میں دجلہ کے کنارے اس جگہ کو نہ دیکھا ہوتا تو میں اس کا انکار کرتا اور اس کو دوبارہ نہیں پہچان پاتا۔

وَرَأَيْتُ التَّتَرَ جَرَادًا مُنْتَشِرًا فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ وَقَدْ خَرَّبُوا الْمُدُنَ الْإِسْلَامِيَّةَ الْكُبْرَىٰ وَعَوَاصِمَ الشَّرْقِ، نَقَضُوا بِنَايَاتِهَا وَخَرَّبُوا مَسَاجِدَهَا، وَأَحْرَقُوا دُوْرَهَا،وَذَبَحُوا أَهْلَهَا، وَمَزَّقُوا دَوْلَةَ خُوَارِزْم شَاه فِي خُرَاسَانَ وَقَضَوْا عَلَى الْخِلَافَةِ الْعَبَّاسِيَّةِ فِي الْعِرَاقِ، وَاسْتَشْعَرَ الْمُسْلِمُوْنَ الْخَوْفَ وَالْجُبْنَ حَتَّى صَارُوا لَا يُصَدِّقُوْنَ بِهَزِيْمَةِ التَّتَرِ ،وَاشْتَهَرَ عَلَىٰ أَلْسِنَتِهِم، إِذَا قِيْلَ لَكَ إِنَّ التَّتَرَ انْهَزَمُوا فَلَا تُصَدِّقْ.

ترجمہ :- میں نے تاتاریوں کی فوج کو عالم اسلام میں پھیلا ہوا دیکھا، انہوں نے بڑے اسلامی شہروں کو اور اس کے دار السلطنت کو مشرق میں نیست و نابود کر دیا، عمارتوں کو ڈھا ڈالا اور مسجدوں کو منہدم کر دیا اور گھروں کو جلا دیا وہاں کے رہنے والوں کو ذبح کر دیا، خراسان شاہ خوارزم کی حکومت کا تختہ پلٹ دیا اور عراق میں خلافت عباسیہ کا خاتمہ کر دیا، مسلمانوں میں خوف و حراس پیدا کر دیا یہاں تک وہ تاتاریوں کی ہزیمت کا یقین نہیں کرتے تھے اور ان میں یہ مشہور ہو گیا، کہ جب کوئی تم سے یوں کہے کہ تاتاری شکست کھا گئے تو اس پر یقین نہ کرنا۔

وَخِفْتُ عَلَى الْإِسْلَامِ مَرَّةً ثَانِيَةً وَقُلْتُ لَعَلَّ هٰذِهِ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِهٖ،وَإِذَا بِيْ أَرَى التَّتَرَ يَدْخُلُوْنَ فِي الْإِسْلَامِ أَفْوَاجاً ،وَإِذَا بِفَاتِحِ الْمُسْلِمِيْنَ يَعُوْدُ مَفْتُوْحاً لِلْإِسْلَامِ فَعَرَفْتُ أَنَّ هٰذَا الدِّيْنَ خَالِدٌ،وَأَنَّهٗ يَقْهَرُ كُلَّ قَاهِرٍ.

وَلٰكِنْ ضَعُفَ أَمْرُ الْمُسْلِمِيْنَ،وَسَادَ الْجُمُوْدُ وَالْخُمُوْدُ فِي أَنْحَاءِ الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ وَلَمْ أَرَ شَيْئاً يُقِرُّ الْعَيْنَ وَيَشْرَحُ الصَّدْرَ وَيَبْعَثُ الْأَمَلَ فِي النَّفْسِ إِلَّا أَنِّيْ رَأَيْتُ فِي آسِيَا الصُّغْرَىٰ جَمْرَةً مِنْ حَيَاةٍ، وَآيَةً مِنْ نَشَاطٍ

قَدْ أَسَّسَ الْغَازِي عُثْمَانُ خَان دَوْلَةً مُسْتَقِلَّةً، وَكَانَتْ لِهٰذِهِ الدَّوْلَةِ الْفَتَاةِ مُسْتَقْبِلٌ عَظِيمٌ، وَقَدْ فَتَحَ شِبْلُهَا الْغَازِي مُحَمَّدُ الثَّانِي الْقُسْطَنْطِنِيَّةَ عَاصِمَةَ الْعَالَمِ النَّصْرَانِي سَنَة ۸۵۸ھ اِتَّخَذَهَا قَاعِدَةَ مُلْكِهِ، وَخَلَفَهُ مُلُوكٌ عِظَامٌ تَوَغَّلُوا فِي أُوْرُبَا، وَقَهَرُوا الْأُمَمَ النَّصْرَانِيَّةَ.

ترجمہ:— دوبارہ میں اسلام کے سلسلہ میں ڈرا اور میں نے کہا کہ شاید یہ اسلام کا آخری وقت ہے، تو اچانک میں نے دیکھا کہ تاتاری اسلام میں فوج درفوج داخل ہورہے ہیں، اور مسلمانوں پر فتح حاصل کرنے والا اسلام کا مفتوح بن کر لوٹ رہا ہے تو میں نے جانا کہ یہ دین ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ اور یہ ہر زیر کرنے والے کو زیر کرے گا۔ لیکن مسلمانوں کی حکومت کمزور پڑ گئی اور عالم اسلام کے گوشے گوشے میں جمود و تعطل پھیل گیا، اور آنکھوں کو ٹھنڈی کرنے والی، شرح صدر کرنے والی اور لوگوں میں امید پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ ایشیا صغریٰ میں زندگی کا انگارہ اور نشاط کی ایک علامت، غازی عثمان خاں نے ایک مستقل حکومت کی داغ بیل ڈالی، جس کا مستقبل روشن تھا۔ اس کے ایک بہادر غازی محمد ثانی نے قسطنطنیہ (جو نصرانی دنیا کی راجدھانی تھی) کو ۸۵۸ھ میں فتح کیا اور اپنی حکومت کا دار السلطنت بنایا، اور ان کے بعد بڑے بڑے بادشاہ بھی آئے جنھوں نے یورپ میں کہرام مچادیا اور نصرانیوں کو مغلوب کردیا،

هُنَالِكَ الْتَفَتُّ إِلَى بِلَادِ الْأَنْدَلُسِ مَرَّةً ثَانِيَةً فَرَأَيْتُ قُرْطُبَةَ وَمَا جَاوَرَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ الْإِسْلَامِيَّةِ قَدْ خَرَجَتْ مِنْ أَيْدِي الْمُسْلِمِينَ، وَإِذَا الْمَسَاجِدُ قَدْ عَادَتْ كَنَائِسَ لِلنَّصَارَى، يَرِنُّ فِيهَا النَّاقُوسَ، وَإِذَا وُجُوهٌ عَرَبِيَّةٌ وَدِينٌ نَصْرَانِيٌّ، وَحَضَارَةٌ شِبْهُ عَرَبِيَّةٍ وَحَيَاةٌ جَاهِلِيَّةٌ، فَاسْتَرْجَعْتُ وَبَكَيْتُ.

ترجمہ:— وہاں دوسری مرتبہ میں اندلس کے شہروں کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے قرطبہ اور اس کے دوسرے پڑوسی اسلامی ممالک کو دیکھا جو مسلمانوں کے قبضہ سے نکل چکے تھے، مسجدیں گرجا گھروں میں تبدیل ہو چکی تھیں اور اس میں ناقوس بجائے جارہے تھے، لوگ

چہروں کے اعتبار سے عربی تھے اور دین کے اعتبار سے نصرانی تہذیب عرب کے مشابہ تھی اور جاہلیت کی زندگی گذار رہے تھے تو میں نے انا للّٰہ پڑھا اور رو پڑا۔

وَسَرَحْتُ طَرْفِيْ فِي جَزِيْرَةِ الْأَنْدُلُسِ فَرَأَيْتُ غَرْنَاطَةَ الْعَرَبِيَّةَ الْإِسْلَامِيَّةَ كَأَنَّهَا جَزِيْرَةُ الْإِسْلَامِ فِي بَحْرِ الْكُفْرِ وَالظُّلُمَاتِ ، وَمَالَبِثْتُ أَنْ غَمَرَهَا الْمَاءُ أَيْضاً وَاسْتَوْلىٰ عَلَيْهَا الْمَلِكُ النَّصْرَانِي، "فَرْدِنَنْد" وَمَلِكَتُهَا إِزَابَلَا وَرَأَيْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ آخِرَ مُلُوْكِ بَنِي الْأَحْمَرِ يُسَلِّمُهَا مَفَاتِيْحَ مُلْكِهِ وَيُلْقِي عَلىٰ غَرْنَاطَةَ وَقَصْرِ الْحَمْرَاءِ نَظْرَةَ الْوَدَاعِ ،وَيَبْكِيْ وَيَرْحَلُ إِلىٰ مَرَاكِشَ ۔

ترجمہ:۔ جزیرۂ اندلس میں میں نے اپنی نظر دوڑائی تو میں نے "غرناطہ" کو دیکھا جو کفر وشرک کے سمندر میں جزیرۂ اسلام معلوم ہو رہا تھا، تھوڑی ہی دیر رکا تھا کہ نصرانیوں نے گھیر لیا اور نصرانی بادشاہ "فرنانڈو" اور اس کی ملکہ "ازابیلہ" قابض ہو گئے، اور میں نے بنی الاحمر کے آخری بادشاہ عبداللّٰہ کو دیکھا کہ اپنے ملک کی باگ ڈور اس کے حوالے کر رہے ہیں اور غرناطہ اور قصر الحمراء پر نظر وداعی ڈال رہے ہیں۔ اور مراکش کے لئے رخت سفر باندھ رہے ہیں۔

وَمَالَبِثْتُ أَنْ رَأَيْتُ الْبِلَادَ الْأَنْدُلُسِيَّةَ الْإِسْلَامِيَّةَ تَحَوَّلَ نَصْرَانِيَّةِ ،وَالْأُمَّةِ الْعَرَبِيَّةَ تُجْبَرُ عَلىٰ الْإِرْتِدَادِ،وَرَأَيْتُ مَسَاجِدَ تُهْدَمُ أَوْتُحَوَّلُ كَنَائِسَ،وَمَدَارِسَ تُعَطَّلُ وَمَكَاتِبَ تُحْرَقُ وَقُبُوراً تُنْسَفُ وَأَجْسَاداً تُنْبَشُ وَأَحْيَاءً يُحَرَّقُوْنَ وَيُشْنَقُوْنَ وَمَالَبِثْتُ الْبِلَادَ الَّتِيْ حَكَمَ فِيْهَا الْإِسْلَامُ ثَمَانِيَةَ قُرُوْنٍ أَنْ أَصْبَحَتْ نَصْرَانِيَّةً لَيْسَ فِيْهَا أَحَدٌ يَلْفَظُ بِكَلِمَةِ الْاِسْلَامِ وَيُؤْمِنُ بِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامِ ۔

ترجمہ:۔ تھوڑا ہی وقفہ گذرا تھا کہ میں نے اندلس کے اسلامی شہروں کو نصرانیت میں تبدیل ہوتے دیکھا، عربی قوم کو مرتد ہونے پر مجبور کیا جانے لگا اور مسجدوں کو دیکھا منہدم کر دی گئیں یا گرجا گھروں میں تبدیل کر دی گئیں، مدارس بند کر دئے گئے، کتب خانے

جلادے گئے، قبروں کو مٹادیا گیا، مردوں کو نچوادیا گیا اور زندوں کو جلادیا گیا یا پھانسی دے دی گئی۔ کچھ ہی دیر میں جن ملکوں پر اہل اسلام نے آٹھ صدیاں حکومت کی تھی وہ آج نصرانیت میں تبدیل ہوگئے، کوئی کلمہ گو اور محمد عربی ﷺ پر ایمان لانے والا باقی نہیں رہا۔

رَاعَنِي هٰذَا الْمَنْظَرُ وَفَزِعْتُ مِنْهُ فَإِذَا أَنَا عَلٰى فِرَاشِي وَقُلْتُ لَعَلَّ اللّٰهُ أَرَادَ بِي خَيْراً فَقَدْ أَرَانِي أَطْوَارَ الْعَالَمِ الْإِسْلَامِي وَأَلْوَانَ الْمُسْلِمِينَ، أَرَانِي عَهْدَ الْخِلَافَةِ الرَّاشِدَةِ ثُمَّ أَرَانِي اِنْحِطَاطَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَرَانِي كَيْفَ يُسْلِمُ الْكَافِرُ وَيَخْضَعُ الْقَاهِرُ، وَكَيْفَ يَرْتَدُّ الْمُسْلِمُ وَ تَنْتَصِرُ الْبِلَادُ الْإِسْلَامِيَّةُ بِغَفْلَةِ الْمُسْلِمِينَ وَسُوْءِ سِيْرَتِهِمْ۔

وَقُمْتُ وَقَدْ آلَيْتُ عَلٰى نَفْسِي أَنْ أَكُونَ جُنْدِيّاً لِلْإِسْلَامِ مُرَابِطًا عَلٰى ثُغُوْرِهِ، وَأَنْ لَا تَعُوْدَ حَادِثَةُ الْأَنْدُلُسِ فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِي۔

ترجمہ:- اس منظر نے مجھے دہشت میں مبتلا کر دیا، تو میں گھبرایا میں نے اپنے آپ کو اپنے بستر پر پایا اور میں نے کہا شاید اللہ میرے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اس لئے اللہ رب العزت نے مجھے عالم اسلام کے حالات کو دکھایا ہے اور مختلف رنگ کے مسلمانوں کو، مجھے خلافت راشدہ کا عہد مبارک دکھایا ہے پھر مسلمانوں کے انحطاط کو، اور یہ کہ کافر کیسے اسلام لاتا ہے غالب ہونے والا کیسے مغلوب ہوتا، مسلمان کیسے مرتد ہوتا ہے، بلاد اسلامیہ مسلمانوں کی غفلت اور بداخلاقی سے کیسے مغلوب ہوتا ہے۔

میں تیار ہوا اور میں نے قسم کھائی کہ میں اسلام کا ایک سپاہی بنوں گا، اس پر ہونے والے حملے کو روکوں گا اور عالم اسلام میں اندلس کے حادثہ کو لوٹنے نہیں دوں گا۔

☆☆☆

رِثَاءُ الْأَنْدُلُسِ

اندلس کا مرثیہ

حل لغات:- غَرَّ: دھوکہ دینا، غلط بات کہنا (ن) - سُلوان : فراموشی، بھول، دلاسہ - مَرسیٰ: بندرگاہ (ج) مراس - دَهیٰ: آفت وبلا پہونچنا، مرتبہ گھٹانا - الحنیفیة البیضاء: دین حق - هَیُمَان: پیاسا، رجل هیمان : محبت کی وجہ سے شیفتہ وسرگشتہ مرد - کنائس : گرجا، یہود ونصاریٰ کا عبادت خانہ، واحد کنیسة - صُلبان: وہ لکڑی جس پر سولی دی جائے، صلیب۔

لِكُلِّ شَيْءٍ إِذَامَاتَمَّ نُقْصَانُ	☆	فَلَايُغَرَّ بِطِيْبِ الْعَيْشِ إِنْسَانُ
هِيَ الْأُمُوْرُ كَمَا شَاهَدْتَهَادُوَلُ	☆	مَنْ سَرَّهُ زَمَنٌ سَاءَتْهُ أَزْمَانُ
وَهٰذِهِ الدَّارُ لَاتُبْقِيْ عَلٰى أَحَدٍ	☆	وَلَايَدُوْمُ عَلٰى حَالٍ لَهَاشَانُ
فَجَائِعُ الدَّهْرِ أَنْوَاعٌ مُنَوَّعَةٌ	☆	وَلِلزَّمَانِ مُسَرَّاتٌ وَأَحْزَانُ
وَلِلْحَوَادِثِ سُلْوَانٌ يُسَهِّلُهَا	☆	وَمَالِمَاحَلَّ بِالْإِسْلَامِ سُلْوَانُ

ترجمہ:- ہر چیز کے لئے اس کے اتمام کے بعد زوال ہے تو انسان کو چاہئے کہ وہ خوشحالی سے اترائے نہیں۔ یہ وہ امور ہیں جس کا بہت سی سلطنتوں نے مشاہدہ کیا کسی کو اگر ایک وقت نے خوشی عطا کی تو زمانوں نے اس کے ساتھ بُرا بھی کیا۔

یہ دنیا (سلطنت) کسی ایک پر باقی نہیں رہتی اور نہ ہی ہمیشہ ایک حال پر رہتی ہے بلکہ اس کی مختلف حالتیں ہیں۔

تو زمانہ کے حوادث مختلف قسم کے ہوتے ہیں، زمانہ کیلئے خوشیاں بھی ہیں اور غم بھی۔

حادثات کیلئے دلاسے بھی ہوتے ہیں جو اس کو آسان کر دیتے ہیں مگر جو اسلام اور مسلمانوں کو لاحق ہوا وہ ناقابلِ فراموش ہے۔

وَهِيَ الْجَزِيْرَةَ أَمْرٌ لَاعِزَاءَ لَهَا	☆	اَهْوٰى لَهُ اَحَدٌ وَلِنَهْدٍ ثَهْلَانُ
أَصَابَهَا الْعَيْنُ فِي الْإِسْلَامِ فَارْتَزَأَتْ	☆	حَتّٰى خَلَتْ مِنْهُ أَقْطَارٌ وَبُلْدَانُ

فَاسْأَلْ بِلَنْسِيَةً مَاشَأْنُ مُرْسِيَةٍ	☆	وَأَيْنَ شَاطِبَةٌ أَمْ أَيْنَ جَيَانُ
وَأَيْنَ قُرْطُبَةٌ دَارُالعُلُومِ فَكَمْ	☆	مِنْ عَالِمٍ قَدْسَمَافِيهَا لَهُ شَأْنُ
وَأَيْنَ حِمَصُ وَمَاتَحْوِيهِ مِنْ نُزَهٍ	☆	وَنَهْرُهَا العَذْبُ فَيَّاضٌ وَمَلْآنُ
تَبْكِي الحَنِيفِيَّةُ البَيْضَاءُ مِنْ أَسَفٍ	☆	كَمَا بَكَىٰ لِفِرَاقِ الْإِلْفِ هَيْمَانُ
عَلَىٰ دِيَارٍ مِنَ الْإِسْلَامِ خَالِيَةٌ	☆	قَدْأَقْفَرَتْ وَلَهَا بِالكُفْرِ عُمْرَانُ
حَيْثُ المَسَاجِدُقَدْصَارَتْ كَنَائِسَ مَا	☆	فِيهِنَّ إِلَّانَوَاقِيسٌ وَصُلْبَانُ

جزیرہ اندلس کوایک ایسا مرحلہ پیش آیا جس کے لئے کوئی اظہار ہمدردی نہیں۔

اعیان جزیرہ نے اسلام پر سختیاں شروع کیں تو وہ کم ہونے لگے یہاں تک کہ شہر کے شہر اور ملک کے ملک اسلام سے خالی ہوگئے۔

تو میں پوچھتا ہوں اپنے نفس سے کہ بندرگاہوں کا حال کیا ہوا شاطبہ یا جیان کہاں ہیں۔(تو میں بلنسیہ سے پوچھتا ہوں کہ مرسیہ کا کیا حال ہوا)

قرطبہ کہاں گیا جو علوم کا منبع ومسکن رہ چکا ہے جس سے بہت سے ذی نشان علماء پیدا ہوئے۔

اور حمص کے پارک اور تفریح گاہیں جو اس کو گھیرے ہوئے تھے اور اس کے میٹھے جوش مارتے اور ابھرے ہوئے نہر کہاں گئے۔

دین حق رنج وملال میں رورہا ہے جیسے کہ عاشق زار اپنے محبوب کے فراق پر روتا ہے۔

ملک کا اسلام سے خالی ہونے کی وجہ سے جو اسلام سے بالکل خالی ہو چکا ہے اور کفر سے آباد ہو چکا ہے۔

وہاں مسجدیں گرجا گھروں میں تبدیل ہو چکیں اور اس میں سوائے ناقوس اور صلیب کے کچھ بھی نہیں رہ گیا۔

حَتَّى المَحَارِيبُ تَبْكِي وَهِيَ جَامِدَةٌ	☆	حَتَّى المَنَابِرُ تَرْثِي وَهِيَ عِيدَانُ
مَاشِياً مَرِحاً بِلَهْيِهِ مَوْطِنُهُ	☆	أَبَعْدَ حِمَصَ تَغُرُّ المَرْءَ أَوْطَانُ

تِلْكَ الْمُصِيْبَةُ أَنْسَتْ مَاتَقَدَّمَهَا	☆	وَمَا لَهَامَعَ طُوْلِ الدَّهْرِ نِسْيَانُ
أَعِنْدَكُمْ نَبَأٌ مِنْ أَهْلِ أَنْدُلُسٍ	☆	فَقَدْ سَرىٰ بِحَدِيْثِ الْقَوْمِ رُكْبَانُ
كَمْ يَسْتَغِيْثُ بِنَا الْمُسْتَضْعَفُوْنَ وَهُمْ	☆	قَتْلىٰ وَأَسْرىٰ فَمَايَهْتَزُّ إِنْسَانُ
مَاذَاالتَّقَاطُعُ فِي الْإِسْلَامِ بَيْنَكُمْ	☆	وَ أَنْتُمْ يَاعِبَادَ اللهِ إِخْوَانُ
أَلَانُفُوْسٌ أَبِيَّاتٌ لَهَاهِمَمٌ	☆	أَمَا عَلَى الْخَيْرِ أَنْصَارٌ وَأَعْوَانُ

یہاں تک کہ محرابیں جامد و ساکت ہو کر آنسو بہا رہی ہیں اور منبر نوحہ کناں ہیں حالاں کہ وہ لکڑی کی ہیں۔

وہ چلے پیدل اکڑ کر اور اپنے وطن سے غافل رہے اور واقعہ بھی ایسا ہی ہے انسان کو وطن دھوکہ اور بے جا امید دلاتا ہے۔

اس مصیبت نے تمام پچھلی مصیبتوں کو بھلا دیا اور یہ ایسی مصیبت ہے کہ کافی عرصہ گذرنے کے بعد بھی اس کو نہیں بھلایا جاسکتا۔

کیا تمہارے سامنے اندلس والوں کی خبر ہے تو وہ بہت سے سوار راتوں رات قوم کی بات لے کر چلے۔

ہم میں سے کتنے ہیں جو مقتولین اور قیدی پریشان حال لوگوں کی مدد کریں گے، کوئی بھی انسان تیار نہیں۔

کونسی وہ چیز ہے جس نے تم کو اسلام کے معاملہ میں جدا جدا کر دیا ہے حالاں کہ اے اللہ کے بندو! تم تو آپس میں بھائی بھائی ہو۔

کیا اشراف کے نفوس ایسے نہیں جن میں عزم و حوصلہ ہے بہر حال بھلائی کے معاملہ میں تو وہ ایک دوسرے کے ضرور مددگار ہیں۔

يَامَنْ لِذِلَّةِ قَوْمٍ بَعْدَ عِزِّهِمْ	☆	أَحَالَ حَوْلَهُمْ جَوْرٌ وَطُغْيَانُ
بِالْأَمْسِ كَانُوامُلُوكاً فِي مَنَازِلِهِمْ	☆	وَالْيَوْمَ هُمْ فِي بِلَادِ الْكُفْرِ عُبْدَانُ
فَلَوْ تَرَاهُمْ حَيَارىٰ لَادَلِيْلَ لَهُمْ	☆	عَلَيْهِمْ فِي ثِيَابِ الذُّلِّ أَلْوَانُ
وَلَوْرَأَيْتَ بُكَاهُمْ عِنْدَ بَيْعَتِهِمْ	☆	لَهَالَكَ الْأَمْرُ وَاسْتَهْوَتْكَ أَحْزَانُ

يَارَبَّ أُمٍّ وَ طِفْلٍ حِيلَ بَيْنَهُمَا	☆	كَمَا تَفَرَّقَ أَرْوَاحٌ وَأَبْدَانُ
وَطِفْلَةٍ مِثْلَ حُسْنِ الشَّمْسِ إِذَا طَلَعَتْ	☆	كَأَنَّمَا هِيَ يَاقُوتٌ وَمَرْجَانٌ
يَقُودُهَا الْعِلْجُ لِلْمَكْرُوهِ مُكْرَهَةً	☆	وَالْعَيْنُ بَاكِيَةٌ وَالْقَلْبُ حَيْرَانُ
لِمِثْلِ هٰذَا يَذُوبُ الْقَلْبُ مِنْ كَمَدٍ	☆	إِنْ كَانَ فِي الْقَلْبِ إِسْلَامٌ وَإِيمَانُ

(صالح بن شریف الرندی)

ترجمہ:- جو قوم کی ذلت وخواری پر ان کے معزز ہونے کے بعد راضی ہیں کیا ان کے درمیان جور وظلم حائل ہو چکا۔

کل وہ اپنے گھروں میں بادشاہ بنے بیٹھے تھے اور آج وہ کافروں کے ملک میں غلام بنے ہوئے ہیں۔

تم ان کو حیران و پریشان دیکھو گے کوئی ان کا راہبر نہیں اور ان پر مختلف قسم کی ذلتیں مسلط ہیں۔

اگر تم ان کے گرجا گھروں کے نزدیک ان کی چیخ وپکار کو دیکھ لو تو تمہیں معاملہ اچنبھے میں ڈال دے اور غم مدہوش کردے۔

اے پروردگار! ماں اور اس کے بچے کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی جس طرح روح اور جسم کو جدا کر دیا جاتا ہے۔

اور ایسی جو سورج کی طرح چمک لئے ہوتے جب وہ طلوع ہوتا ہے گویا کہ وہ لعل و گہر ہے۔

یہ بدباطن اسے برائی کے لئے زبردستی لے جارہا ہے درانحالیکہ آنکھیں رو رہی ہیں اور دل پریشان ہے۔

ان جیسے واقعات کو سن کر غم کی وجہ سے دل پگھل جائے گا اگر دل میں اسلام وایمان ہو۔



نَدْوَةُ الْعُلَمَاء

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

حل لغات:- استبدّ: اپنے آپ کو ترجیح دینا= عَرش: خیمہ، تخت شاہی (ج) عروش۔ خبرۃ: مہارت، صلاحیت۔ جمعیۃ: کمیٹی، تنظیم، جماعت۔ اجانب: فارن کا، پردیسی، نامانوس، واحد اجنبی۔ شعار: بھیس، علامت، نشان خاص (ج) اشعرۃ، شعارات مبدأ: اصول، قاعدہ، بنیاد=۔

صَارَتْ قِيَادَةَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْقُرُوْنِ الْمُتَأَخِّرَةِ إِلٰى أُنَاسٍ لَمْ يَكُوْنُوْا جَامِعِيْنَ بَيْنَ الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا فَحَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ بِدْعَةٌ فَصْلَ الدِّيْنَ وَالدُّنْيَا، فَاسْتَبَدَّ الْمُلُوْكُ بِدُنْيَاهُمْ، وَانْقَطَعَ الْعُلَمَاءُ بِدِيْنِهِمْ، وَبَقِيَ الْعَامَّةُ لَاقَائِدَ لَهُمْ وَلَارَائِدَ، وَصَارَ الْإِسْلَامُ كَالنَّصْرَانِيَّةِ، عَرْشٌ وَكَنِيْسَةٌ وَلِكُلٍّ رِجَالٌ، وَقَيْصَرَ وَالْإِلٰهَ وَلِكُلٍّ نَصِيْبٌ، وَلٰكِنْ عَرْشٌ بِدُوْنِ قَوَائِمٍ وَكَنِيْسَةٌ بِغَيْرِ حِرَاسٍ۔

وَلَمَّا طَالَ بُعْدُ الْعُلَمَاءِ عَنِ الْحَيَاةِ صَارُوْا أَجَانِبَ عَنِ الْحَيَاةِ وَعَنِ الدِّيْنِ وَعَنِ السِّيَاسَةِ، حَتّٰى إِذَا تَدَخَّلُوْا فِيْ شَأْنٍ مِنْ شُؤُوْنِهَا كَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً لِأَهْلِ الدُّنْيَا عَلٰى أَهْلِ الدِّيْنِ، لِعَدَمِ خُبْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَقِلَّةِ مَهَارَتِهِمْ فِيْ شُؤُوْنِ الْحَيَاةِ وَعُلُوْمِ الْعَصْرِ۔

ترجمہ:- گذشتہ صدیوں میں مسلمانوں کی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں تھی جو دین اور دنیا میں ماہر نہیں تھے تو اسلام میں بدعت پیدا کر دی دین اور دنیا کو جدا کرنے کے لئے، بادشاہوں نے دنیا کو ترجیح دی اور علماء اپنے دین سے جدا ہو گئے اور عوام کے پاس نہ کوئی قائد رہا اور نہ کوئی نگراں، اسلام نصرانیت کے مثل ہو گیا، تخت و گرجا گھر ہر ایک کے لئے مخصوص افراد، قیصر اور معبود ہر ایک کا الگ مقدر، لیکن تخت بغیر پایوں کے اور گرجا گھر بغیر چوکیدار کے۔ جب علماء کی زندگی سے دوری ہوئی تو وہ زندگی، دین اور سیاست سے بے

خبر ہو گئے حتیٰ کہ وہ ان حالات میں داخل ہو گئے تو وہ ان کے لئے (اہل دنیا) اہل دین پر چیلنج ہو گیا علماء کے باصلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے، زندگی کے کاموں میں موجودہ علوم میں مہارت نہ ہونے کی وجہ سے۔

وَتَشَاغَلَ الْعُلَمَاءُ بِعُلُومٍ لَيْسَ لَهَا دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَافِي الْآخِرَةِ، وَبِمَسَائِلَ لَاتُجْدِيْ نَفْعاً ،وَتَشَاغَلُوا فِي الزَّمَنِ الْأَخِيْرِ بِالْجَدْلِ وَالشِّقَاقِ وَالتَّكْفِيْرِ وَالتَّضْلِيْلِ، وَصَارُوا يُجَاهِدُوْنَ فِي غَيْرِ جِهَادٍ، وَيَحْسِبُوْنَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعاً فَكَمْ سَالَتْ بِمَاءٌ وَكَمْ جَرَتْ مُحَاكِمَاتٌ لِأَجْلِ مَسَائِلِ فِقْهِيَّةٍ فِي مَحَاكِمِ الْكُفَّارِ،وَكَمْ وَقَعَ مِنْ إِهَانَاتٍ ذَلَّتْ لَهَا رَقَبَةُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْهِنْدِ۔

اِسْتَوَلَّتْ أُوْرُبَّا عَلَى الْأَرْضِ، وَكَانَتْ كَمَا وَصَفَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى (مِنْ كُلِّ حَدْبٍ يَنْسَلُوْنَ) فَهَجَمَتْ عَلَى الْإِسْلَامِ مِنْ طَرِيْقِ الْعَقْلِ وَالنَّقْلِ وَالْفَلْسَفَةِ وَالْحِكْمَةِ وَالتَّارِيْخِ وَالْأَدَبِ،وَمِنْ طَرِيْقِ السِّيَاسَةِ وَبِاسْمِ الْحَضَارَةِ وَالثَّقَافَةِ، وَعَجَزَتِ الْآلَاتُ الَّتِيْ حَارَبَ بِهَا أَسْلَافُنَا عُلُوْمُ الْيُوْنَانِ عَنْ مُقَاوَمَةِ الْعُلُوْمِ الْغَرْبِيَّةِ فَاقْتَضَى الْحَالُ أَنْ يُجَدِّدَ عُلَمَاءُ الْإِسْلَامِ آلَاتُ الدِّفَاعِ عَنِ الْإِسْلَامِ ،وَيُحْدِثُوا آلَاتَ أُخْرٰى لِلْهُجُوْمِ عَلَى الْعَدُوِّ۔

ترجمہ:- علماء ایسے علوم میں مشغول ہو گئے جس کی دنیا اور آخرت میں کوئی ضرورت نہ تھی، اور ایسے مسائل میں جو نفع بخش نہ ہو۔ اخیر زمانے میں وہ جنگ وجدال، تکفیر و تضلیل میں مشغول ہو گئے، بغیر کسی جہاد کے مجاہد بن گئے، اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں۔ تو کتنے خون بہے اور مسائل فقہیہ کی وجہ سے کفاروں کے محکمے میں کتنے ہی مناظرے اور بحثیں ہوئیں اور ہندوستان میں مسلمانوں کی کتنی رسوائیاں ہوئیں۔ یورپ نے اس پر قبضہ جمالیا جیسا کہ اللہ نے بیان کیا من کل حدب ینسلون (ہر اونچائی سے پھسلتے چلے آئیں) تو اس نے اسلام پر عقل ونقل اور فلسفہ و حکمت اور تاریخ وادب کے ذریعہ حملہ کیا، سیاست

کے ذریعہ تہذیب و ثقافت کا نام دیکر حملہ آور ہوا ان آلات (طریقوں) کو بیکار کردیا جس سے ہمارے اسلاف نے مقابلہ کیا تھا (مغربی علوم کے مقابلہ کے لئے علوم یونان) تو ضرورت اس بات کی ہوئی کہ علماء اسلام دفاع عن الاسلام کے نئے آلات کی ایجاد کریں، اور دشمنوں پر حملہ آور ہونے کے لئے دوسرے آلات اور طریقے اختیار کریں۔

هٰذَا وَالْمُسْلِمُوْنَ فِی الْهِنْدِ بَیْنَ طَائِفَتَیْنِ، طَائِفَةٌ قَدْ آمَنَتْ بِالْعُلُوْمِ الْغَرْبِیَّةِ بِالْغَیْبِ وَ آمَنَتْ بِعِصْمَةِ الْغَرْبِیِّیْنَ فِیْ عُلُوْمِهِمْ وَبِسِیَادَتِهِمْ وَ إِمَامَتِهِمْ فِی كُلِّ شَیْئٍ، وَدَعَتْ إِلٰی قَبُوْلِ نِظَامِهِمْ فِی التَّعْلِیْمِ عَلٰی عِلَّاتِهِ، وَطَائِفَةٌ قَدْ آمَنَتْ بِعِصْمَةِ الْعُلَمَاءِ الْمُتَأَخِّرِیْنَ فِیْ مِنْهَاجِ دَرْسِهِمْ وَتَرْتِیْبِهِمْ لِلْكُتُبِ، لَا یَرَوْنَ عَنْهُ بَدَلًا وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْهُ مَحِیْصاً وَیَرَوْنَ الْعُدُوْلَ عَنْهُ فِی شَیْئٍ ضَرْباً مِنَ التَّحْرِیْفِ وَنَوْعاً مِنَ الْبِدْعِ، فَكَادَ الدِّیْنُ وَكَادَ الْعِلْمُ یَضِیْعُ بَیْنَ جَاحِدٍ وَجَامِدٍ۔

ترجمہ:- یہ اور مسلمان ہندوستان میں دو فرقوں میں بٹ گئے، ایک جماعت نے مغربی علوم کو اپنا لیا، ان کے علوم ان کی قیادت وسیادت اور ہر چیز میں ان کی عصمت کا یقین کرنے لگی، اور جیسا بھی ہو ان کے نظام تعلیم کو قبولیت کا درجہ دینے لگی، اور دوسری جماعت اپنی منہاج تعلیم اور ترتیب کتب میں علماء متاخرین کے طریقوں کو ترجیح دینے لگی، نہ اس کا کسی کو بدل تصور کرتی اور نہ اس سے بہتر پاتی، ان کے طریقے سے انحراف کو ایک قسم کی تحریف اور ایک قسم کی بدعت خیال کرتی تو دین اور دینی علوم جاحد اور جامد کے درمیان ضائع ہونے کے قریب ہو گئے۔

أَدْرَكَ هٰذَا الْخَطَرَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدِّیْنِ الْمَتِیْنِ وَالْعِلْمِ الرَّاسِخِ وَالنَّظَرِ الثَّاقِبِ، فِیْ مُقَدَّمَتِهِمُ الْعَالِمُ الْكَبِیْرُ وَالشَّیْخُ الصَّالِحُ مَوْلَانَا السَّیِّد مُحَمَّد عَلِی الْمُونْگِیْرِیْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ، وَكَثِیْرٌ مِنْ أَصْحَابِ الشَّیْخِ الْكَبِیْرِ مَوْلَانَا فَضْل رَحْمٰن الْگَنْجْ مُرَادْآبَادِیْ قُدِّسَ اللّٰهُ سِرَّه، وَتَلَامِیْذُ الْأُسْتَاذِ الْكَبِیْرِ مَوْلَانَا لُطْفُ اللّٰهِ الْعَلِیْگَرْهِیْ، یَنْتَهِیْ نَسَبُهُمُ الْعِلْمِی إِلٰی بَیْتِ الشَّیْخِ

وَلِيُّ اللّٰهِ الدِّهْلَوِي، وَاجْتَمَعُوا وَشَاوَرُوْا فِي الْأَمْرِ وَكَانُوا قَدْ اِجْتَمَعُوا فِي حَفْلَةِ مَدْرَسَةِ فَيْضِ عَامٍ فِي كَانفُور الَّتِي أَسَّسَهَا الْمُفْتِي عِنَايَتْ أَحْمَد (م ۱۲۷۹ھ) أُسْتَاذُ الشَّيْخِ لُطْفُ اللّٰهِ.

ترجمہ:- اس خطرہ کو دین متین کا، علم راسخ اور عمیق نظر رکھنے والے لوگوں نے محسوس کیا، ان میں سر فہرست جری و بہادر عالم جلیل عالم باعمل حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ اور حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ کے خلفاء میں سے، اور مولانا لطف اللہ علیگڈھیؒ کے تلامذہ میں جن کا علمی سلسلہ نسب حضرت شاہ ولی اللہ نور اللہ مرقدہ پر پورا ہو جاتا ہے، یہ سب کے سب جمع ہوئے اور اس معاملہ کے سلسلہ میں مشورہ کیا جب وہ مدرسہ فیض عام کانپور کے ایک جلسہ میں اکٹھے ہوئے تھے (وہ مدرسہ جس مدرسہ کی بنیاد حضرت مولانا لطف اللہ صاحبؒ کے استاذ محترم مفتی عنایت احمدؒ نے ۱۲۷۹ھ میں بنیاد تھی)۔

اِجْتَمَعُوا فِي هٰذِهِ الْحَفْلَةِ سَنَةَ ۱۳۱۰ھ وَبَحَثُوا فِي مَسَائِلِ التَّعْلِيمِ الدِّينِيِّ وَمُسْتَقْبَلِ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ وَشُؤُنِ الْمُسْلِمِينَ الْاِجْتِمَاعِيَّةِ وَالْخُلُقِيَّةِ، وَصَحَّتْ عَزِيمَتُهُمْ عَلٰى تَأْسِيسِ جَمْعِيَّةٍ دِينِيَّةٍ عِلْمِيَّةٍ تَعْنِي بِمَسَأَلَةِ التَّعْلِيمِ الدِّينِي وَإِصْلَاحِ الْمُسْلِمِينَ الْاِجْتِمَاعِي الْخُلُقِي، وَالْجَمْعُ بَيْنَ طَبَقَاتِ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً وَطَبَقَاتُ الْعُلَمَاءِ وَأَحْزَابُهُمْ خَاصَّةً

ترجمہ:- ۱۳۱۰ھ میں وہ لوگ اس جلسہ میں جمع ہوئے اور دینی تعلیم کے مسائل اور مدارس عربیہ کے مستقبل کے بارے میں غور و فکر کیا اور معاشرتی و اخلاقی امور کے سلسلہ میں، انہوں نے ایک دینی علمی تنظیم قائم کرنے کی ٹھان لی جو دین تعلیم اور مسلمانوں کی معاشرتی، اخلاقی اصلاح پر توجہ دے، مسلمانوں کے عام گروہوں اور علماء کے طبقوں اور خاص کر ان کی جماعتوں کے درمیان روابط پر توجہ دے۔

أَسَّسَ هٰؤُلَاءِ الْعُلَمَاءُ -وَهُمْ نُخْبَةُ عُلَمَاءِ الْهِنْدِ- جَمْعِيَّةً بِاسْمِ "نَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ" وَعَقَدُوا حَفْلَتَهَا الْأُوْلٰى فِي كَانفُور سَنَةَ ۱۳۱۱ھ تَحْتَ رِئَاسَةِ الْأُسْتَاذِ الْأَكْبَرِ الشَّيْخِ لُطْفُ اللّٰهِ الْعِيْكَرهِيِ، وَأَرْسَلُوا دَعْوَتَهُمْ إِلٰى

جَمْعِ كَلِمَةِ الْعُلَمَاءِ وَرَفْعِ الشِّقَاقِ وَالنِّزَاعِ مِنْ بَيْنِهِمْ وَإِصْلَاحِ الْمَدَارِسِ الْقَدِيْمَةِ وَالتَّغْيِيْرِ اللَّائِقِ فِيْ مِنْهَاجِ الْمَدَارِسِ۔

اِجْتَهَدَ أَعْضَاءُ النَّدْوَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَاجْتَمَعُوْا وَتَشَاوَرُوْا وَكَاتَبُوْا وَرَاسَلُوْا وَخَطَبُوْا وَكَتَبُوْا فِيْ هٰذَا الْمَوْضُوْعِ، وَلٰكِنْ عَلِمُوْا بَعْدَ الْاِخْتِبَارِ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَتِمُّ إِلَّا إِذَا أَسَّسُوْا مَدْرَسَةً خَاصَّةً تَكُوْنُ مِثَالًا عَمَلِيًّا لِلْمَدَارِسِ الْأُخْرٰى۔

ترجمہ:— ان علماء کرام نے (ہندوستان کے چنیدہ علماء کرام) ایک جمعیۃ "ندوۃ العلماء" کے نام سے بنائی، انہوں نے اس کا پہلا جلسہ (میٹنگ) شہر کانپور ۱۳۱۱ھ میں بصدارت حضرت الاستاذ الاکبر شیخ لطف اللہ علیگڑھی" منعقد کیا اور انہوں نے علماء کرام کو ایک ہونے کو کہا اور ان کے درمیان سے لڑائی و جھگڑا ختم کرنے کی دعوت دی، پرانے مدرسوں کی اصلاح اور مدارس کے نہج میں بہتر تبدیلی کی دعوت دی۔ ندوہ کے کارکنان نے اس سلسلہ میں محنت کی، جمع ہوئے مشورے کئے، خط و کتابت کی، خطاب کیا اور اس موضوع پر بیانات لکھے، لیکن انہوں نے آزمائش کے بعد جان لیا کہ یہ منصوبے بغیر کسی خاص مدرسے کی بنیاد ڈالے پایۂ تکمیل کو نہیں پہونچ سکتے جو دوسرے مدرسوں کے لئے عملی نمونہ بن سکے۔

فَأَسَّسُوْا فِيْ لَكْهَنُوْ عَاصِمَةِ الْوِلَايَاتِ الْمُتَّحِدَةِ فِي الْهِنْدِ- عَلٰى دَعْوَةِ السَّرِيِّ الْمُخْلِصِ الشَّيْخِ أَطْهَرَ عَلِي الْكَاكُوْرَوِيِّ (م ۱۳۲۶ھ) دَفِيْنِ الْبَقِيْعِ- مَدْرَسَةً دِيْنِيَّةً عَرَبِيَّةً هِيَ دَارُ الْعُلُوْمِ التَّابِعَةِ لِنَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ، وَكَانَ ذٰلِكَ سَنَةَ ۱۳۱۲ھ تَوَلّٰى إِدَارَتَهَا وَالْإِشْرَافَ عَلٰى شُؤُوْنِ مَدْرَسَتِهَا رِجَالٌ يَمْتَازُوْنَ بِمَتَانَةٍ فِي الدِّيْنِ مَعَ تَسَامُحٍ فِي الْخِلَافِيَّاتِ وَالْفُرُوْعِ، وَرُسُوْخٍ فِيْ عُلُوْمِ الدِّيْنِ مَعَ اِطِّلَاعٍ وَاسِعٍ عَلٰى شُؤُوْنِ الْعَصْرِ، وَمُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرْعِ وَالتَّقْوٰى مَعَ حُبِّ الْجَمْعِ بَيْنَ طَبَقَاتِ الْأُمَّةِ، وَهُمْ مِنْ بُيُوْتَاتِ عِلْمٍ وَدِيْنٍ، فَكَانَ مَوْلَانَا السَّيِّد مُحَمَّد عَلِي الْمُوْنگِيْرِيُّ (م ۱۳۴۶ھ) خَلِيْفَةُ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ مَوْلَانَا فَضْل رَحْمٰن الْگَنْج مُرَادآبَادِيّ أَوَّلَ مُدِيْرٍ لِنَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ وَخَلَفَهُ مَوْلَانَا مَسِيْحُ الزَّمَانِ الشَّاه جَهَان پُوْرِيّ (م ۱۳۳۱ھ) أُسْتَاذُ سُمُوِّ نِظَامِ حَيْدَرآبَادُ

السَّابِق، وَخَلَفَهُ مَوْلَانَا خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ السَّهَارَنْبُوْرِي (م۱۳۵۵ھ) اِبْنُ الْمُحَدِّثِ الْكَبِيْرِ مَوْلَانَا أَحْمَدَ عَلِيَ السَّهَارَنْبُوْرِي صَاحِبُ حَاشِيَةِ الْبُخَارِي وَخَلَفَهُ مَوْلَانَا السَّيِّد عَبْد الْحَيِّ الْحَسِنِي (م ۱۳۴۲ھ) صَاحِبُ نُزْهَةِ الْخَوَاطِرِ وَالْمُؤَلَّفَاتِ الْعَرَبِيَّةِ الْجَلِيْلَةِ مِنْ بَيْتِ السَّيِّدِ الْاِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ عِرْفَانَ الشَّهِيْد، وَخَلَفَهُ مَوْلَانَا السَّيِّدُ عَلِيْ حَسَنْ خَان (م ۱۳۵۵ھ) نَجلُ الْأَمِيْرِ الْمُؤَلِّفِ الْكَبِيْرِ السَّيِّد صَدِّيْق حَسَنِ خَانِ مَلِكُ بُهوپال، وَخَلَفَهُ الْأُسْتَاذُ الدُّكْتُوْر السَّيِّدعَبْدِ الْعَلِى الْحَسَنِي نَجلُ مَوْلَانَاالسَّيِّدْ عَبْدِ الحَىّ مُدِيْرُ نَدْوَةِالْعُلَمَاءِ الْأَسْبَق۔

ترجمہ:-انہوں نے صوبہ یوپی کی راجدھانی لکھنوء میں (شیخ اطہر علی کاکوریؒ متوفی ۱۳۲۶ھ کی دعوت پر) ایک دینی عربی مدرسہ دارالعلوم زیر نگرانی ندوۃ العلماء کی بنیاد ڈالی، اور یہ ۱۳۱۲ھ کادور تھااس مدرسہ کی صدارت اور نگرانی ایسے افراد نے کی جودین پر ثابت قدم رہے اختلافی اور فروعی امور کو سلجھانے میں انہیں مہارت حاصل تھی، اور راسخ فی علوم الدین ہونے کے باوجود زمانے کے معاملات پر گہری نظر رکھتے تھے، شریعت وطریقت پر عمل پیرا ہونے کے باوجود طبقات امت میں اتحاد پیدا کرناچاہتے ہیں وہ علم وحکمت کے منبع سے تعلق رکھتے تھے، توسب سے پہلے حضرت مولاناسید محمد علی مونگیریؒ م۱۳۴۶ھ خلیفہ اجل حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادیؒ ندوۃ العلماء کے ناظم ہوئے، ان کے بعد حضرت مولانا مسیح الزماںؒ شاہ جہاں پوری سابق استاذ نظام حیدر آباد (م۱۳۳۱ھ) ان کے بعد حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سہارنپوری ابن محدث اعظم مولانااحمد علی سہارنپوریؒ صاحب حاشیہ بخاری (م ۱۳۵۵ھ) ان کے بعد حضرت مولاناسید عبدالحی حسنی (م ۱۳۴۲ھ) صاحب نزھۃ الخواطر اور عظیم مؤلفات عربیہ سیدالامام احمد بن عرفان شہید کے خاندان سے، ان کے بعد سید مولانا حسن خاںؒ (م۱۳۵۵ھ) صاحبزادہ مؤلف عظیم سید صدیق حسن خاںؒ بھوپال، ان کے بعد ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنی صاحبزادہ مولاناسید عبدالحی حسنی سابق مدیر ندوۃ العلماء۔

وَكَانَ الإِشْرَافُ عَلٰى شُئُونِهَا التَّعْلِيْمِيَّةِ إِلَى الأُسْتَاذِ الكَبِيْرِ وَالمُؤَرِّخِ الشَّهِيْرِ الشَّيْخِ شِبْلِى النُّعْمَانِى (م١٣٣٢هـ) ثُمَّ إِلٰى تِلْمِيْذِهِ النَّابِغِ الأُسْتَاذ السَّيِّد سُلَيْمَان النَّدْوِى.

تَمَتَّعَتِ النَّدْوَةُ بِحِمَايَةِ كِبَارِ الصَّالِحِيْنَ وَرِجَالِ العِلْمِ وَالدِّيْنِ مِنْ أَوَّلِ يَوْمِهَا، كَمَوْلَانَا ظُهُور الإِسْلَام الفَتْح پُورِى، وَمَوْلَانَا نُور مُحَمَّد البَنْجَابِىْ وَمَوْلَانَا تَجَمُّل حُسَيْن البِهَارِى مِنْ كِبَارِ أَصْحَابِ الشَّيْخ سُلَيْمَان البُهلوَارِوِىْ، وَالسَّرِىِّ الفَاضِلُ مَوْلَانَا حَبِيْبُ الرَّحْمٰن الشَّرْوَانِى رَئِيْسُ الشُّؤُنِ الدِّيْنِيَّةِ فِى إِمَارَةِ حَيْدَر آبَاد سَابِقاً مِنْ أَقْدَمِ أَعْضَاءِ النَّدْوَةِ وَمِنْ كِبَارِ حَمَلَتِهَا، وَالشَّيْخُ رَحِيْم بَخْش وَصِى إِمَارَةِ بَهَاوَلْ پُور سَابِقاً، وَالعَلَّامَةُ عَبْدِالحَقّ الحَقَّانِىُّ صَاحِبُ التَّفْسِيْرِ المَشْهُوْرِ، وَالشَّيْخ سُلَيْمَان المَنْصُوْرفُورِىْ، وَالمُنْشِى اِحْتَشَام عَلِى الكَاكُورِوِىْ وَغَيْرُهُمْ.

ترجمہ:- ۱۳۳۲ھ میں تعلیمی امور کی نگرانی استاذ کبیر مؤرخ اعظم حضرت مولانا شبلی نعمانیؒ (م ۱۳۳۲ھ) نے پھر ان کے بعد انکے لائق شاگرد حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے کی۔ ندوۃ العلماء کی شروع سے ہی بڑے بڑے بزرگان دین اور صاحب علوم دینیہ کی نگرانی حاصل رہی ہے، جیسے مولانا ظہور الاسلام فتح پوری، مولانا نور محمد پنجابی، مولانا تجمل حسین بہاری، جو شیخ سلیمان پھلواری کے نمایاں ساتھیوں میں سے تھے اور فاضل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن شروانی حکومت حیدآباد کے دینی امور کے سابق صدر جو ندوہ کے پرانے رکن اور بڑے حمایتی تھے، شیخ رحیم بخشؒ سابق نگراں امارت بھاول پور۔ علامہ عبدالحق حقانی صاحب تفسیر معروف، شیخ سلیمان منصور پوری، منشی احتشام علی کاکوری وغیرہم۔

وَتَوَلَّى التَّدْرِيْسَ فِىْ دَارِالعُلُومِ عُلَمَاءُ كِبَارٌ مِنْ مَشَاهِيْرِ عُلَمَاءِ الهِنْدِ وَخَارِجِهَا كَالشَّيْخِ مُحَمَّد فَارُوْق الجَرْيَاكُوتِى وَالشَّيْخ عَبْد اللهِ التُّونْكِىْ، وَالشَّيْخ مُحَمَّد طَيِّبُ المَكِّى وَالشَّيْخ شِبْلِى عَلِى الحَيْدَر آبَادِىْ وَالشَّيْخ مُحَمَّد بْنُ الحُسَيْنِ اليَمَانِى وَالشَّيْخ أَمِيْرعَلِى الكَهنَوِى، وَالشَّيْخ

حَفِيظُ اللّٰهِ الْبَنْدَوِلِي وَالشَّيْخ شِبْلِيُّ الْأَعْظَمِيُّ وَ الشَّيْخ حَيْدَرُ حُسَين خَانَ التَّونكِي، وَالشَّيْخ تَقِيُّ الدِّينِ الْهِلَالِي الْمَرَاكِشِيُّ.

فَأَسَّسَتْ نَدْوَةُ الْعُلَمَاءِ عَلىٰ مَبْدأ التَّغْيِيرِ وَالْإِصْلَاحِ فِي نَظَامِ التَّعْلِيمِ الدِّينِيِّ وَفِي مِنْهَاجِ الدَّرْسِ الْعَرَبِيِّ، فَحَذِفَتْ وَزَادَتْ وَغَيَّرَتْ وَأَصْلَحَتْ فِي مِنْهَاجِ التَّعْلِيمِ.

ترجمہ:- ہند و بیرون ہند کے مشہور و معروف علماء کبار نے دار العلوم میں تدریسی خدمات انجام دیں، شیخ محمد فاروق چڑیاکوٹی، شیخ عبد اللہ ٹونکی، شیخ محمد طیب مکی، شیخ شیر علی حید آبادی، شیخ محمد بن حسین یمانی، شیخ امیر علی لکھنوی، شیخ حفیظ اللہ بندولی، شیخ شبلی اعظمی، شیخ حیدر حسین خاں ٹونکی، شیخ تقی الدین ہلالی مراکشی، جیسے حضرات نے تدریسی خدمات انجام دیں۔

دار العلوم ندوۃ العلماء نظام تعلیم اور درس عربی کے طریقہ میں تغیر و تبدیلی اور اصلاح کے اصول کی بنیاد پر اس کی بنیاد رکھی گئی، تو ندوہ نے نظام تعلیم میں کمی و بیشی کی، تبدیلی بھی کی اور تعلیم کے طریقے میں اصلاح بھی کی۔

حُذِفَتِ الْمِقْدَارُ الزَّائِدُ مِنْ كُتُبِ الْمَنْطِقِ وَالْفَلْسَفَةِ الْيُونَانِيَّةِ الَّتِي ضَعُفَتِ الْحَاجَةُ إِلَيْهَا فِي هٰذَا الْعَصْرِ، وَأُعْطِيَتِ الْقُرآنَ حَقَّهُ مِنَ الْعِنَايَةِ فَقُرِّرَتْ دَرْسُ مَتْنِهِ الشَّرِيفِ حَرْفًا حَرْفًا لُغَةً وَنَحْوًا وَأَدَبًا وَاجْتِمَاعًا وَفِقْهًا وَكَلَامًا، هٰذَا مَاعَدَا التَّفَاسِيرَ الْمُقَرَّرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْعَالِيَةِ، وَأُلْزِمَتْ تَدْرِيسُ الْقُرآنِ وَالْحَدِيثِ بِالتَّدْرِيجِ فِي سِنِّيهَا التَّعْلِيمِيَّةِ.

زَادَتْ مِقْدَارُ دِرَاسَةِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَآدَابِهَا لِأَنَّ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ وَالْأَدَبَ الْعَرَبِيَّ مِفْتَاحُ كُنُوزِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالرَّابِطَةِ الْأَدَبِيَّةِ فِي الشُّعُوبِ الْإِسْلَامِيَّةِ، وَوَجَّهَتْ عِنَايَتَهَا إِلىٰ تَعْلِيمِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ كَلُغَةٍ مِنْ لُغَاتِ الْبَشَرِ وَكَلُغَةٍ حَيَّةٍ يَكْتُبُ بِهَا وَيَخْطُبُ، لَا كَلُغَةٍ أَثَرِيَّةٍ عَتِيقَةٍ مَيِّتَةٍ، وَأَلَّفَتْ لِذٰلِكَ كُتُبًا تُسَاعِدُ عَلىٰ ذٰلِكَ، وَقَدْ أَقَرَّ النَّاسُ بِفَضْلِ النَّدْوَةِ فِي هٰذِهِ النَّاحِيَةِ.

قُرِّرَتْ تَدْرِيْسُ اللُّغَةِ وَبَعْضَ الْعُلُوْمِ الْعَصْرِيَّةِ كَالْجُغْرَافِيَةِ وَالتَّارِيْخِ وَالْعُلُوْمِ الرِّيَاضِيَّةِ وَالسِّيَاسَةِ وَعِلْمَ الْاِقْتِصَادِ، لِيَطَّلِعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى مُقْتَضِيَاتِ الْعَصْرِ، وَيَتَسَلَّحُوا بِالْأَسْلِحَةِ الْجَدِيْدَةِ لِلدِّفَاعِ عَنِ الدِّيْنِ ۔

ترجمہ:- اکثر منطق وفلسفہ کی کتابوں کو درس سے ختم کیا جس کی اس زمانے میں ضرورت کم پڑ گئی اور ان کی جگہ میں قرآن کریم کے درس کو مقرر کیا اس کے متن کے ہر حرف کی حرف ولغت، نحو وادب، فقہی تشریحات پر مشتمل۔ یہ اونچی جماعتوں میں مقررہ تفاسیر کے علاوہ تھا، قرآن کریم اور حدیث شریف کو بتدریج ان دو تعلیمی سالوں میں پڑھنا لازم قرار دے دیا گیا۔ عربی زبان وادب کو وسعت دی اس لئے کہ یہ کتاب وسنت کے رموز واو قاف کو سمجھنے کیلئے اور اسلامی حلقوں میں ادبی رابطوں کیلئے چابی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اور عربی زبان کی تعلیم پر زندہ وتابندہ زبان کی حیثیت سے توجہ دی جسے انسان لکھتا ہے اور خطاب کرتا ہے نہ کہ مردہ زبان کی حیثیت سے توجہ دی، اسی وجہ سے بہت ساری کتابیں تصنیف کی گئیں جو اس پر معاون ثابت ہوں، اور لوگوں نے اس سلسلہ میں ندوہ کا احسان مانا ہے۔ زبان اور بعض عصری علوم جیسے جغرافیہ، تاریخ، ریاضی، سیاست، اقتصادیات وغیرہ کی تعلیم مقرر کی تاکہ علماء زمانے کی ضرورتوں پر مطلع ہو جائیں اور دین کے دفاع کے لئے جدید ہتھیاروں سے لیس ہو جائیں۔

اَنْسَتْ مَاكَانَ بَيْنَ اَهْلِ الْمَذَاهِبِ وَالطَّوَائِفِ الْفِقْهِيَّةِ كَالْحَنَفِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَأَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنَ الْمُشَاجَرَاتِ وَدَوَاعِي الْعَصَبِيَّةِ وَنَجَحَتْ فِي ذٰلِكَ نَجَاحاً تَاماً فَلَاتَشَمُّ فِي دَارِهَا رَائِحَةَ الْخِلَافِ وَالْحِقْدَ الْمَذْهَبِي وَتَرَى الطَّلَبَةَ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ إِخْوَاناً مُتَقَابِلِيْنَ فِي قَاعَةِ دَرْسِهِمْ وَدَارِ إِقَامَتِهِمْ جَنْباً لِجَنْبٍ ۔

ترجمہ:- اہل مذاہب اور فقہی گروہوں مثلاً حنفیہ، شافعیہ، اہل حدیث وغیرہ کے درمیان جو اختلافات اور عصبی محرکات تھے اس کو پس پشت ڈال دیا اور اس میں ندوہ نے بھرپور کامیابی حاصل کی اس لئے جامعہ میں اختلاف اور مذہبی کینہ کی بو تک آپ نہیں پائیں گے،

اور ہر مسلک کے طلبہ کو درس گاہوں اور ہوسٹلوں میں ہر ایک کو بھائی بھائی پائیں گے۔

مَبْدَءُ النَّدْوَةِ وَشِعَارُهَا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مَدْرَسَتِهَا رِجَالاً مُبَشِّرِيْنَ بِالدِّيْنِ القَدِيْمِ لِأَهْلِ العَصْرِ الجَدِيْدِ شَارِحِيْنَ الشَّرِيْعَةَ الإِسْلَامِيَّةِ بِلُغَةٍ يَفْهَمُهَا أَهْلُ العَصْرِ وَبِأُسْلُوبٍ يَشْتَهِي القُلُوْبُ أُمَّةً وَسَطاً بَيْنَ الجَامِدِيْنَ وَالجَاحِدِيْنَ.

وَقَدْ أَنْجَبَتْ فِيْ مُدَّةٍ قَلِيْلَةٍ رِجَالاً هُمْ خَيْرُ مِثْلٍ لِلْعَالَمِ المُسْلِمِ العَصْرِيِّ الَّذِيْنَ قَدْ قَامَتْ بِهِمْ حُجَّةُ العُلُومِ الإِسْلَامِيَّةِ عَلَىٰ أَهْلِ العَصْرِ الجَدِيْدِ وَرَفَعُوا رَأْسَ عُلَمَاءِ الدِّيْنِ عَالِيًا بَيْنَ طَبَقَاتِ المُتَعَلِّمِيْنَ، وَلَهُمْ آثَارٌ جَمِيْلَةٌ خَالِدَةٌ فِي الأَدَبِ الإِسْلَامِيِّ وَعِلْمِ التَّوْحِيْدِ لِأَهْلِ العَصْرِ الجَدِيْدِ، وَالسِّيْرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَالتَّارِيْخِ كَكِتَابِ سِيْرَةِ النَّبِيِّ فِي سِتِّ مُجَلَّدَاتٍ كِبَارٍ وَهِيَ مَوْسُوعَةٌ إِسْلَامِيَّةٌ وَأَكْبَرُ كِتَابٍ أُلِّفَ فِي السِّيْرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَمُهِمَّاتِ الدِّيْنِ فِيْ هٰذَا العَصْرِ لِلشَّيْخِ سُلَيْمَانَ النَّدْوِيِّ، وَكُتُبٌ فِي تَرَاجِمِ الصَّحَابَةِ وَسِيَرِهِمْ لِلْمُتَخَرِّجِيْنَ مِنْ دَارِ العُلُومِ وَرِسَالَةٌ قَيِّمَةٌ فِي الدِّيْنِ وَالعُلُومِ العَقْلِيَّةِ لِلأُسْتَاذِ عَبْدِ البَارِي النَّدْوِيِّ، إِلَىٰ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الكُتُبِ وَالرَّسَائِلِ.

وَقَدْ أَنْشَأَ المُتَخَرِّجُوْنَ مِنَ النَّدْوَةِ جَمْعِيَّةَ دَارِ المُصَنِّفِيْنَ فِيْ أَعْظَمِ گَڈْه وَهِيَ مِنَ المُؤَسَّسَاتِ العِلْمِيَّةِ الكَبِيْرَةِ فِي الهِنْدِ تُصْدِرُ مَجَلَّةً عِلْمِيَّةً رَاقِيَةً شَهْرِيَّةً بِاسْمِ "مَعَارِف".

وَلِدَارِ العُلُومِ بِنَايَةٌ عَظِيْمَةٌ عَلَىٰ شَاطِئِ نَهْرِ گُوْمَتِي فِي مَدِيْنَةِ لَكْهنؤ، وَمَكْتَبَةٌ كَبِيْرَةٌ تَحْتَوِيْ عَلَى ٥٠ أَلْفَ كِتَابٍ أَكْثَرُهَا غَيْرُ مُكَرَّرٍ و١٨٠٠ مِنَ الكُتُبِ الخَطِّيَّةِ النَّادِرَةِ وَدَارُ الإِقَامَةِ الطَّلَبَةِ وَمَسْجِدٌ جَمِيْلٌ،

ترجمہ:- ندوہ کے اصول میں سے ہے کہ اس مدرسہ سے ایسے افراد نکلیں جو دین قدیم کی عصر جدید کے لوگوں کو خوش خبری سنائیں (روشناس کرائیں) اور شریعت اسلامیہ کی اشاعت اسی زبان میں کریں، جس کو موجودہ زمانے کے لوگ سمجھتے ہوں اور ایسے اسلوب

کو اپنا ئیں جس سے امت کے قلوب کو قندیلیں اور جامدین و جاحدین کے درمیان ہوں۔
ندوہ نے مختصر سی مدت میں ایسے افراد پیدا کئے جو موجودہ مسلم علماء کیلئے جیتی جاگتی مثال ہیں جن کی وجہ سے ندوہ نے عصر جدید میں دلیل قائم کر دی اور علماء دین نے طبقہ متعلمین میں اعلی مقام حاصل کر لیا ادب اسلامی اور علم توحید میں موجودہ لوگوں کے لئے ان کی بہترین خدمات ہیں، اسی طرح سیرت نبوی ﷺ اور تاریخ کے سلسلہ میں بھی جیسے سیرت النبیؐ نامی کتاب چھ بڑی جلدوں میں ہے، یہ ایک اسلامی تاریخ کی ایک اہم کتاب ہے ان کتابوں میں سے جو سیرت نبویہ اور امور دینیہ کے سلسلے میں دور حاضر میں تصنیف کی گئی جس کو حضرت مولانا سلیمان ندویؒ نے تصنیف فرمایا ہے۔ مولانا عبد الباری ندوی صاحب نے سیرت صحابہؓ اور فضلاء دار العلوم کے حالات پر کتابیں لکھیں، علوم عقلیہ اور دینی موضوعات پر رسالے لکھے مزید اس کے علاوہ کتابیں اور رسالے بھی لکھے۔
فضلاء دار العلوم ندوۃ العلماء نے ضلع اعظم گڑھ میں دار المصنفین نامی ایک عظیم تنظیم قائم کی جس کا شمار ہندوستان کے بڑے علمی اداروں میں ہوتا ہے جس سے ایک علمی دینی اور ثقافتی ماہنامہ "معارف" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ لکھنو میں نہر گومتی کے کنارے دار العلوم کی بلند و بالا اور شاندار عمارتیں ہیں اور ایک کتب خانہ ہے جس میں تقریباً ۵۰ ہزار سے زائد غیر مکرر کتابیں ہیں، اور ۱۸۰۰ ر نایاب مخطوطات ہیں، اور طلبہ کے لئے ہاسٹل ہے اور ایک خوبصورت مسجد ہے۔



عَلٰی لِسَانِ النَّدْوَةِ

ندوہ کی زبان

حل لغات:۔ الصارفة: فریاد رسی، دار خواہی کی آواز۔ تکلی: ایسی عورت جس کا بچہ گم ہو گیا ہو یا مر گیا ہو۔ ریب المنون: گردش زمانہ۔ السیل: بہنے والا پانی، سیلاب (ج) سیول۔ عصبة: مردوں کی جماعت، عُصب۔ حَشم: خدام، ہمراہی (ج)

اھشام۔ اونۃ: وقت، حالات، سیزن، واحد اون، آن۔ تشاتم: گالم گلوچ کرنا۔

عَفَی دِیَارُ عُلُوم الدِّیْنِ قَاطِبَۃً	☆	نَسج الدبُورُوَاَرْیَاحُ جَرَتْ نُقِسمَا
یَالِلْمَدَارِسِ اَضْحَتْ وَھِیَ دَارِسَۃٌ	☆	یَالِلْمَکَاتِبِ تَبْکِی الْعِلْمُ وَالْعُلَمَاءُ
اَمَاسَمِعْتُمْ بُکَاھَاوَھِیَ صَارِخَۃٌ	☆	صُرَاخُ ثَکْلیٰ عَلیٰ مَوْلُوْدِھَااِخْتَرَمَا
وَارَحْمَتَاہُ لِاَرْضِ الدِّیْنِ یَنْقُصُھَا	☆	رَیْبُ الْمَنُونِ مُمَدَّاسَیْلُھَا الْعَرَمَا
وَارَحْمَتَاہُ لِدِیْنٍ قَلَّ عُصْبَتَہٗ	☆	مِنْ کُلِّ حَامٍ حَمَاہُ رَاسِخٌ قَدَمَا
وَارَحْمَتَاہُ لِدِیْنٍ قَلَّ نَادِبُہٗ	☆	وَلِلرِّجَالِ وَ وَاسَیْفَاہُ وَاقَلَمَا
یَالِلْبَقِیَّۃِ صُونُوا الَّذِیْنَ تَنْتَصِرُوْا	☆	یَصُوْنُکُمْ وَیَعُودُ الْمَجْدُ وَالْحَشَمَا

ترجمہ:۔علوم دینیہ کے مراکز نیست ونابود ہوگئے، آدمیوں کے جھنڈ اور چلتی ہواؤں کی لہریں انتقامی رخ اپنا چکے۔

ہائے افسوس! مدارس ومکاتب قربان ہوگئے اوران کے نشانات تک مٹ گئے جو علم اور صاحب علم کے لئے روتے رہیں گے۔

کیاتم نے ان مدارس ومکاتب کی چیخ وپکار کو نہیں سنا ایسی عورت کی طرح فریادرسی کررہے ہیں جو عورت اپنے بچہ کی موت پر فریادرسی کررہی ہو جس کو موت نے چین کی نیند سلادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے دین کی اس زمین پر جس کو گردش زمانہ اور پھیلے سیلاب نے ختم کردیا۔

اے پروردگار رحم فرمااس دین پر جس کی جماعت کم ہوگئی ہر حامی دین کے قدم کو جماکر تواس سے اس دین کی حمایت کر۔

اے پروردگار! رحم فرمااس دین اور علماء دین پر جس کے نشانات ختم ہوگئے اوران کی تلواریں اور قلم بھی۔

اِنِّیْ مُحَذِّرُکُمْ مِنْ وَقْعِ وَاقِعَۃٍ	☆	یُمْسِی الْوَلِیْدُ لَدَیْھَا ھَیْبَۃٌ ھَرِمًا

أَلَا خُذُوا حِذْرَكُمْ فِيْ كل آونة	☆	فَمَا اتَّقَى النَّارَ إِلَّا كِيسٌ حَزَمَا
وَوَثِقُوا عُرْوَةَ الإِسْلَامِ أَوْهَنَهَا	☆	تَفَرُّقٌ فيكم قَدْحَلَّ مُحْتَرَمًا
هذى لِخْتلافاتكم كَمْ شَخَصَتْ بِكُمْ	☆	وَسَفَهَتْ عَرَبَ الإِسْلَامِ وَالعَجَمَا
أَلَيْسَ أَكْمَلَ هٰذَا الدِّيْنَ رَبُّكُمْ	☆	أَمَا أَتَمَّ عَلَيْكُمْ فَضْلَهُ النِّعَمَا
يَالَيْتَ شِعْرِيْ فَفِيْمَا ذَا اِخْتِصَامُكُمْ	☆	وَمَا الَّذِيْ بَعْدَهُ تَرْضَوْنَهُ حَكَمًا
كَمْ ذِي الفَتَاوىٰ وَكَمْ تَكْفِيْرُ إِخْوَتِكُمْ	☆	كَمْ ذَا التَّشَاتُمُ وَاذْلَاهُ وَانِدَامَا
هٰذَا الَّذِيْ فَتَرَ الإِسْلَامِ نَهْضَتَهُ	☆	هٰذَ الَّذِيْ قَصَرَ الأَعْزَامَ وَانْصَمَمَا
اَللّٰهُ اَللّٰهُ كُوْنُوا أَصْدِقَاءَ كَمَا	☆	كَانَتْ مُعَاشَرَةَ الأَسْلَافِ وَالقُدَمَا

اے باقی ماندہ لوگو! دین اسلام کی حفاظت کر اور اس کی حفاظت میں جان صرف کر دے وہ دین تمہیں بچائے گا۔

میں تم کو قیام قیامت سے ڈراتا ہوں جس دن کہ نوزائیدہ بچہ اس خوف کی وجہ سے بوڑھا بن جائے گا۔

یاد رکھو! ہر حال (وقت) میں تم ہوشیار و چوکنے رہو کیوں کہ تمہیں نیکی کے علاوہ کوئی چیز آگ سے نہیں بچائے گی۔

اسلام کی معمولی رسی کو بھی مضبوطی سے پکڑ لو جس کو تمہارے آپسی اختلافات نے کمزور کر دیا اور جو تمہارے درمیان واقع ہے۔

تمہارے بے کار اختلافات کتنے واضح ہو گئے ہیں اور تمہارے اختلافات نے تو عرب و عجم میں خون بہا دیئے۔

کیا تمہارے رب نے اس دین کو کامل نہیں بنایا اور کیا اس نے تم کو اپنی نعمتوں کو عنایت کر کے پورا پورا احسان کا معاملہ نہیں کیا۔

اے کاش مجھے تمہارے اختلافات اور جھگڑے کا علم ہوتا اور وہ کونسا حکم ہوگا جو تمہیں اس کے بعد راضی کرے گا۔

بہت سے صاحب فتویٰ اور بہت سے اپنے بھائیوں کی تکفیر والے اور گالی گلوچ

والے، افسوس ہے ذلت وبدنامی پر۔

یہی وہ چیزیں ہیں جس نے اسلام کی ترقی کو کم کردیا اور یہی ہے جس نے عزم و حوصلہ کو پست کردیا۔

اللہ سے خوف کھاؤ اور آپس میں دوست ہو جاؤ جیسے اسلاف اور پرانے لوگوں نے زندگی گذاری۔

اللّٰهُ اللّٰهُ إِنْ كُنْتُمْ لَهُمْ خَلَفاً	☆	فَتَابِعُوهُمْ مَعَ الإِحْسَانِ لَا جَرَمَا
وَثَقِّفُوا أَوْدَ الأَحْدَاثِ تَرْبِيَةً	☆	وَعَلِّمُوهُمْ عُلُومَ الدِّيْنِ وَالْحِكَمَا
ضَيَّعْتُمُوهُمْ إِذَا الأَقْوَامُ غَيْرُكُمْ	☆	حَازُوا الفُنُوْنَ وَفَاقُوا فِي النُّهَى أُمَمَا
غَداً سُئِلَ كُلٌّ عَنْ رَعِيَّتِهِ	☆	فَمَا جَوَابُكُمْ يَامَعْشَرَ العُلَمَاءِ؟

(أحمد بن عبد القادر لكوكني م ١٣٢٠هـ)

اگر واقعی تم ان کے اخلاف ہو تو ان کی احسان کے ساتھ لازمی اتباع کرو۔

اور نوعمروں کی تربیت کر کے ان کو مہذب بناؤ اور انہیں علوم دینیہ اور حکمت کی باتیں سکھاؤ۔

تم نے انہیں برباد کردیا تو تمہارے علاوہ دوسری قومیں فنون میں سبقت لے گئیں اور کتنی ہی قومیں کامل العقل ہوگئیں۔

کل (یوم قیامت) ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی تو اے علماء کی جماعت! تو اس دن تمہارا کیا جواب ہوگا۔

☆☆☆

ناشر: مکتبہ فیض القرآن